عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ۶ - شمارہ ۳۳

متولیانِ مساجد کے شرائط و فرائض

قادیانیوں اور لاہوریوں کا باہمی اختلاف جنگ زرگری ہے

آزادیٔ افکار ابلیس کی ایجا

کالا باغ ڈیم کے ڈیزائن پر قادیانی انجینیئروں کے اجلاس میں بحث کیوں؟

امریکہ میں قادیانیت کی تباہی

مرزا طاہر کا اعتراف

مردان میں مشہور قادیانی خاندان کا قبول اسلام

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام
دواخانہ ختم نبوت
سابقہ:- چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ سنہ ۱۹۳۵ء
هُوالشّافی
رافتخار الاطباء
قاری الحاج حکیم محمد یونس (ایم اے)
چشتی، نقشبندی، مجددی
رجسٹرڈ کلاس اے :- فون ۵۵۱۹۷۵
اوقات مطب
موسم گرما:- ۷ تا ۲ جمعۃ المبارک
نمازِ عصر تا نمازِ عشا
موسم سرما:- ۱۰ تا ۱
نمازِ عصر تا نمازِ عشا
غرباء کے لئے علاج مفت۔ طلبا و طالبات کو خاص رعایت۔ ایلوپیتھی ڈاکٹرز
انگریزی علاج سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے
وقت طے کرلیں۔ عام طور پر حکماء امراضِ مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمد للہ
ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے۔ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں۔ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر
دواخانہ ختم نبوۃ، ۱-۵۶ سرکلر روڈ نزد بنی چوک، راولپنڈی

مال آرڈر پر بھی تیار کیا جاتا ہے
اعلیٰ معیار
نفاست
شمع اسٹیل فرنیچر
مضبوط اور پائیدار
الماریاں اور اسٹیل فرنیچر
دوکان نمبر ۷ انجمن ابن سینا مارکیٹ لیاقت آباد نمبر ۴ کراچی ۱۹

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۶	۹ تا ۱۵ جمادی الثانیہ ۱۴۰۸ھ بمطابق ۲۹ جنوری تا ۴ فروری ۱۹۸۸ء	شمارہ نمبر ۳۳

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن — مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی — مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون: ۷۱۱۶۷۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے — ششماہی -/۵۵ روپے

سہ ماہی -/۳۰ روپے — فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ — ۴۲۵ روپے

افریقہ — ۳۷۵ روپے

یورپ — ۳۷۵ "

ایشیا — ۳۷۵ "

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان

مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما

حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش

شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات

حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ

حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ

حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا

حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد — عبدالرؤف جتوئی

گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب

سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکر گڑھ

مری — قاری محمد اسد اللہ عباسی

بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی

جھکڑ/کوٹ ادو — حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی

جھنگ — غلام حسین

ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی

پشاور — مولانا نور الحق نور

لاہور — طاہر رزاق، مولانا کریم بخش

مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی

فیصل آباد — مولوی فقیر محمد

لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ

ڈیرہ اسمٰعیل خان — محمد شعیب گنگوہی

کوٹ طرجپاں — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی

شیخوپورہ/ننکانہ — محمد متین خالد

ملتان — عطاء الرحمٰن

سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی

حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد طوری

گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —

امریکہ — چوہدری محمد شریف نوری • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد

دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف عابد • ایڈمنٹن — عامر رشید

ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد

لائبیریا — ہدایت اللہ شاہ • ماریشس — محمد اخلاص احمد • برما — محمود یوسف

باربڈوس — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا •

سوئٹزرلینڈ — اے، کیو، انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •

برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۴۰/۱ے سائرہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

مردان میں مشہور قادیانی خاندان کا قبول اسلام

مردان کے مشہور قادیانی قاضی خاندان سے تعلق رکھنے والے محترم قاضی نثار، ان کی اہلیہ و صاحبزادے کا قادیانیت ترک کر کے مسلمان ہونے کی خبر آپ پڑھ چکے ہوں گے۔ یہ خبر جہاں مسلمانوں کے لیے باعث مسرت ہے وہاں قادیانی حلقوں میں صف ماتم بچھ گئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ مولانا خان محمد دامت برکاتہم اور مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے قاضی نثار احمد اور ان کے خاندان کو مبارک باد دی ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرمائے۔ جماعت کے مبلغین اور کارکنان ختم نبوت نے بھی اس خاندان سے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا ہے۔ اسی طرح ان رہنماؤں اور کارکنوں نے مردان کے مسلم نوجوانوں کو جن کی جدوجہد سے اس خاندان نے اسلام قبول کیا ہے زبردست خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

ادارہ ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل بھی قاضی خاندان اور مردان کے نوجوانوں کو مبارکباد پیش کرتا ہے اور ان نوجوانوں سے توقع رکھتا ہے کہ ناموس رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر قربانی دینے سے دریغ نہیں کریں گے اور اس وقت تک اپنی جدوجہد جاری رکھیں تا آنکہ سرحد سے قادیانیت کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔

قادیانیت ـــــ ایک دھوکہ، فریب اور فراڈ ہے۔ انگریزی دور حکومت میں انگریز نے مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنے مفاد کے لیے کھڑا کیا، دعویٰ نبوت کرایا، پشت پناہی کی اور اب مسلمانوں کی جاسوسی کے لیے قادیانی گروہ کو اسرائیل اور امریکہ جیسی اسلام دشمن طاقتیں استعمال کر رہی ہیں۔

جاہل، کم فہم اور بھولے بھالے مسلمانوں کے علاوہ زن، زر پرست، حریصوں نے بھی مرزا غلام احمد قادیانی کے زمانے میں قادیانیت کی طرف رخ کیا وہ بھی بہت تھوڑی تعداد نے ـــــ اگرچہ قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ وہ اس وقت پوری دنیا میں ایک کروڑ ہیں لیکن ہمارا چیلنج ہے وہ آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ اسی لیے تو وہ اپنی مردم شماری کرانے پر تیار نہیں۔

بیرونی دنیا میں جیسے افریقہ میں جہاں تھوڑے بہت قادیانی ہیں ـــــ اگر دیکھا جائے تو انہیں قادیانیت کی حقیقت سے ناواقفی کی بنا پر پھانس لیا گیا ہے۔ ورنہ جہاں قادیانیت اپنے اصل روپ میں ظاہر ہوئے لوگ قادیانیت سے تائب ہو گئے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہ سابق امیر مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۱۹۷۴ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت کی کامیابی کے بعد جب افریقہ کا دورہ فرمایا تھا تو بڑی تعداد میں قادیانیوں نے اسلام قبول کیا تھا اور ان سب کا بیان تھا کہ وہ قادیانیت کی حقیقت سے ناواقف تھے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے زمانے میں بھی بہت سے لوگ قادیانیت سے تائب ہوئے تھے، ہماری جماعت کے ایک سابق امیر مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر بھی قادیانیت سے تائب ہوئے تھے۔ انہوں نے اسی زمانے میں ایک رسالہ "ترک مرزائیت" بھی تصنیف فرمایا۔ گزشتہ چند سالوں سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ قادیانیت ترک کر کے اسلام قبول کرنے کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ پاکستان میں الحمدللہ ہر ہفتہ میں لوگ قادیانیت چھوڑ رہے ہیں۔ بنگلہ دیش میں گزشتہ چند ماہ میں کامیابی ہوئی ہے وہ بھی آپ پڑھ چکے ہیں۔ اسی طرح دنیا کے بیشتر ممالک سے ایسی خبریں برابر مل رہی ہیں۔

ہم مرزا طاہر سمیت تمام قادیانیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے بارے میں نظر ثانی کریں اور اسلام قبول کر لینے میں اپنی بے عزتی نہ سمجھیں۔ آئیے آج ہی مرزا قادیانی پر لعنت بھیج کر دامن مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستہ ہو جائیں۔ اسی میں نجات ہے۔

کالاباغ ڈیم کے ڈیزائن پر قادیانی انجنیئروں کی بحث کیوں؟

لاہور سے ایک صاحب نے ہمیں ایک رپورٹ ارسال کی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۷ء کو ماڈل ٹاؤن لاہور میں واقع ایک قادیانی عبادت گاہ جس کا نام بیت النور ہے میں قادیانی انجنیئروں کا اجلاس ہوا۔ اس اجلاس میں یوں تو کئی مسائل زیر بحث آئے لیکن اس اجلاس میں ڈاکٹر مشتاق احمد نامی ایک شخص نے کالاباغ ڈیم کے ڈیزائن کے متعلق اہم معلومات قادیانی انجنیئروں کو فراہم کیں۔

کالاباغ ڈیم کے سلسلہ میں مختلف رائے ہیں، سیاست دانوں میں بھی اتفاق رائے نہیں، یہ حکومت کا اپنا مسئلہ ہے۔ ہم اس مسئلہ پر بحث کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتے۔ ہمارا کہنا تو یہ ہے کہ ملکی مفاد اور قومی یکجہتی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس مسئلہ کا حل کرے، لیکن یہ کہاں کی دانشمندی ہے کہ ایک ایسا مسئلہ جس کو نہایت خفیہ رکھا جانا چاہیئے اس پر ہر خاص و عام مجالس میں غیر متعلقہ لوگوں کو آگاہ کیا جائے۔ کالاباغ ڈیم اپنی نوعیت کے لحاظ سے ملک کا ایک اہم ترین پروجیکٹ ہے۔ اس پروجیکٹ کی دستاویز کو یقیناً سرکاری راز کا درجہ حاصل ہے۔ ہمیں حیرت ہے کہ ڈاکٹر مشتاق احمد نے غیر ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے اس ڈیزائن سے متعلق قادیانی انجنیئروں کو کیوں آگاہ کیا!

اول تو حکومت سے ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر مشتاق احمد کون ہیں؟ اور کہاں کے رہنے والے ہیں؟ اور قادیانیوں سے ان کا کیا تعلق ہے جو قادیانیوں کے انجنیئروں کے اجلاس میں گئے؟ کیا یہ شخص قادیانی ہے؟ اگر نہیں تو پھر قادیانی انجنیئروں کو کالاباغ ڈیم کے ڈیزائن سے کیوں آگاہ کیا؟ یہ کام محکمہ سراغرسانی کا ہے کہ اس کا پتہ چلائے۔ انٹیلی جنس کا محکمہ علماء کرام کی رپورٹنگ کے لیے تو فوراً حرکت میں آتا ہے لیکن اسلام دشمن عناصر کے لیے ان کو حرکت کرنے میں دیر لگتی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ محکمہ اپنی ذمہ داری پوری کرے گا اور پتہ چلائے گا کہ قادیانی انجنیئروں کے اجلاس کا مقصد کیا ہے؟۔

ڈاکٹر مشتاق احمد اگر قادیانی ہیں تو پھر ان کو فوری طور پر معطل کیا جائے۔ ورنہ یہ ممکن ہے کہ کہوٹہ کے ایٹمی پلانٹ یا اس جیسے اہم محکموں میں ملازمت کرنے والے قادیانی، بلاخوف و خطر قادیانیوں کے اجلاس میں اہم راز پہنچائیں گے۔ اس لیے ہماری حکومتِ پاکستان سے استدعا ہے کہ اس مسئلہ پر تحقیقات میں کوتاہی نہ برتے۔

کراچی کے علماء کرام کی رہائی

مولانا مفتی احمد الرحمٰن و دیگر علماء کرام کو تین ماہ قبل جھوٹے مقدمات میں گرفتار کر لیا گیا تھا، وہ گذشتہ دنوں وزیراعلیٰ سندھ جناب غوث علی شاہ کے حکم کے تحت رہا ہوئے، ہم حکومتِ سندھ کے ان اقدامات کی تعریف کرتے ہیں لیکن انہیں یہ بتانا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ علماء کرام کو پابند سلاسل اور قید رکھنا ایک اسلام کی نام لیوا حکومت کے لیے کوئی اچھا کام نہیں ہے۔ علماء کرام کو انتظامیہ نے قید کر کے جو دینی کاموں کا نقصان کیا ہے ہمارے خیال میں اس کی تلافی بہت مشکل ہے۔ کراچی کے جو علماء کرام گرفتار کیے گئے تھے وہ اپنی اپنی جگہ اہم ذمہ داری و فرائض ادا کر رہے تھے۔ انتظامیہ کے لیے بہتر تو یہ تھا کہ وہ ٹھنڈے دل کے ساتھ علماء کرام سے مذاکرات کرتے اور ان کے جائز مطالبات کو پورا کرتے تو مسئلہ یہاں تک نہ پہنچتا۔ حکومتِ سندھ سے ہمارا مطالبہ ہے کہ آئندہ اس طرح کے اقدامات سے گریز کرے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا

والدین کی نافرمانی اور قطع رحمی کرنے والا جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنیؒ

حضرت حسنؓ سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا گیا کہ جب لوگ علوم کو ظاہر کریں اور عمل کو ضائع کر دیں اور زبانوں سے محبت ظاہر کریں اور دلوں میں بغض رکھیں اور قطع رحمی کرنے لگیں تو اس وقت اللہ جل شانہٗ ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیتے ہیں اور اندھا بہرا کر دیتے ہیں۔ (درمنثور) کہ پھر نہ سیدھا راستہ ان کو نظر آتا ہے نہ حق بات ان کے کانوں میں پہنچتی ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جنت کی خوشبو اتنی دور تک جاتی ہے کہ وہ راستہ پانچ سو برس میں طے ہو۔ والدین کی نافرمانی کرنے والا اور قطع رحمی کرنے والا جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔ (احیاء)

حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عرفہ کی شام کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حلقہ کے طور پر چاروں طرف بیٹھے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجمع میں کوئی شخص قطع رحمی کرنے والا ہو تو وہ اٹھ جائے ہمارے پاس نہ بیٹھے۔ سارے مجمع میں سے صرف ایک صاحب اٹھے جو دور بیٹھے ہوئے تھے اور وہ تھوڑی دیر میں واپس آ کر بیٹھ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ میرے کہنے پر مجمع میں سے صرف تم اٹھے تھے اور پھر آ کر بیٹھ گئے، یہ کیا بات ہے۔ انہوں نے عرض کیا حضورؐ کا ارشاد سن کر میں اپنی خالہ کے پاس گیا تھا، انہوں نے مجھ سے قطع تعلق کر رکھا تھا، میرے جانے پر اس نے کہا کہ تو خلاف عادت کیسے آ گیا۔ میں نے اسے آپ کا ارشاد مبارک سنایا، اس نے میرے لیے دعاء مغفرت کی، میں نے اس کے لیے دعاء مغفرت کی (اور آپس میں صلح کر کے واپس حاضر ہو گیا) حضورؐ نے ارشاد فرمایا تم نے بہت اچھا کیا، بیٹھ جاؤ۔ اس قوم پر اللہ کی رحمت نازل نہیں ہوتی جس میں کوئی قطع رحمی کرنے والا ہو۔

فقیہ ابواللیثؒ نے اس کو نقل کیا لیکن صاحب کنز نے اس کے ایک راوی کے متعلق ابن معین سے کذب کی نسبت کی نقل ہے (کنز) فقیہ ابواللیثؒ فرماتے ہیں کہ اس قصہ سے معلوم ہوا کہ قطع رحمی اتنا سخت گناہ ہے کہ اس کی وجہ سے اس کے پاس بیٹھنے والے بھی اللہ کی رحمت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ جو شخص اس میں مبتلا ہو، وہ اس سے توبہ کرے اور صلہ رحمی کا اہتمام کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک ارشاد ہے کہ کوئی نیکی کا کام جس کا ثواب بہت جلد ملتا ہو صلہ رحمی سے بڑھ کر نہیں ہے۔ اور کوئی گناہ جس کا وبال دنیا میں اس کے علاوہ ملے جو آخرت میں ملے گا قطع رحمی اور ظلم سے بڑھ کر نہیں ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

متعدد روایات میں یہ مضمون وارد ہوا ہے کہ قطع رحمی کا وبال آخرت کے علاوہ دنیا میں بھی پہنچتا ہے اور آخرت میں جو کچھ ہے اس کا تو خود اس آیت شریفہ ہی میں ذکر ہے۔ فقیہ ابواللیثؒ نے ایک عجیب قصہ لکھا ہے وہ فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ایک نیک شخص امانت دار خراسان کے رہنے والے تھے۔ لوگ ان کے پاس اپنی امانتیں رکھوایا کرتے تھے۔ ایک شخص ان کے پاس دس ہزار اشرفیاں امانت رکھوا کر اپنی کسی ضرورت سے سفر میں چلا گیا۔ جب وہ سفر سے واپس آیا تو اس خراسانی کا انتقال ہو چکا تھا۔ ان کے اہل وعیال سے اپنی امانت کا حال پوچھا۔ انہوں نے لاعلمی ظاہر کی۔ ان کو بڑا فکر ہوا کہ بہت بڑی رقم تھی۔ علماء مکہ مکرمہ سے کہ اتفاق سے ایک مجمع ان کا موجود تھا مسئلہ پوچھا کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ وہ آدمی تو بڑا نیک تھا، ہمارے خیال میں تو جنتی آدمی تھا۔ تو ایک ترکیب کر، جب آدھی یا تہائی رات گذر جائے تو زمزم کے کنویں پر جا کر اس کا نام لے کر پکار کے اس سے دریافت کر۔ اس نے تین دن تک ایسا ہی کیا۔ وہاں سے کوئی جواب نہ ملا۔ اس نے پھر جا کر ان علماء سے تذکرہ کیا۔ انہوں نے اناللہ پڑھا اور کہا کہ ہمیں تو یہ ڈر ہو گیا کہ وہ شاید جنتی نہو۔ تو فلاں جگہ جا، وہاں ایک وادی ہے جس کا نام برہوت ہے اس میں ایک کنواں ہے، اس کنویں پر آواز دے۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ وہاں سے پہلی ہی آواز میں جواب ملا کہ تیرا مال ویسا ہی محفوظ رکھا ہوا ہے مجھے اپنی اولاد پر اطمینان نہ ہوا۔ اس لیے میں نے فلاں جگہ مکان کے اندر اس کو گاڑ دیا ہے۔ میرے لڑکے سے کہہ کہ تجھے اس جگہ پہنچا دے، وہاں سے زمین کھود کر اس کو نکال لے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور مال اس کو مل گیا۔ اس شخص نے وہاں بہت تعجب سے اس سے یہ بھی دریافت کیا کہ تو تو بہت نیک آدمی تھا تو یہاں کیوں پہنچ گیا۔ کنویں سے آواز آئی کہ خراسان میں میرے کچھ رشتہ دار تھے، جن سے میں نے قطع تعلق کر رکھا تھا۔ اسی حال میں میری موت آ گئی۔ اس کی گرفت میں میں یہاں پکڑا ہوا ہوں۔ (تنبیہ الغافلین)

حضرت علیؓ سے نقل کیا گیا کہ سب سے بہترین وادی تمام وادیوں میں مکہ مکرمہ کی وادی ہے اور ہندوستان کی وہ وادی کہ جہاں حضرت آدم علیہ السلام جنت سے اترے تھے اسی جگہ ان خوشبوؤں کی کثرت ہے جن کو لوگ استعمال کرتے ہیں اور بدترین وادی احقاف ہے اور وادی حضرموت جس کو برہوت کہتے ہیں اور سب سے بہترین کنواں دنیا میں زمزم کا ہے اور بدترین کنواں برہوت کا ہے جس میں کفار کی روحیں جمع ہوتی ہیں (درمنثور) ان روحوں کا کسی وقت ان مواقع میں ہونا شرعی حجت نہیں ہے، کشفی امور سے تعلق رکھتا ہے جو حق تعالیٰ شانہٗ جس پر چاہے کسی وقت منکشف فرماتے ہیں لیکن کشف شرعی حجت نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے چھ باتوں میں انبیاء پر فضیلت دی گئی۔ اوّل یہ کہ مجھے جامع اور مختصر بات کہنے کی صلاحیت دی گئی۔ دوسرے یہ کہ مجھے رعب کے ذریعے نصرت بخشی گئی۔ تیسرے یہ کہ اموال غنیمت میرے لئے حلال کئے گئے جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے جائز نہ تھے، (چوتھے یہ کہ) میرے لئے تمام زمین نماز پڑھنے کے لئے جگہ بنا دی گئی اور زمین کی مٹی میرے لئے پاک کرنے والی بنا دی گئی یعنی بوقت ضرورت تیمم جب تک کیا گیا۔ جو پہلی امتوں کے لئے جائز نہ تھا۔ پانچویں یہ کہ میں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں چھٹے یہ کہ میرے اوپر انبیاءؑ کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

متولیانِ مساجد کے شرائط و فرائض

مولانا مفتی ذاکر حسن بنگلوری، (انڈیا)

عزت و وجاہت کے لئے مسجد کا متولی بننا حرام ہے۔ اگر آپ اس نیت سے متولی بنے ہوئے ہیں تو یاد رکھیے کہ یہ بڑی بلا ہو گی۔ جس سے چھٹکارا پانا ناممکن ہو جائے گا۔ متولی بننے کے لئے اہلیت ہونا ضروری ہے۔ اگر آپ اس کے اہل ہیں تو فبہا ورنہ اس کام کو اہل کے سپرد کر کے علیحدگی اختیار کر لیجیے۔ متولی میں مندرجۂ ذیل اوصاف ہونے چاہئیں۔

(۱) اس کو حقِ تولیت پہنچتا ہو۔ کسی وقف کی تولیت کا حقدار اول خود واقف ہے۔ پھر اس کا وصی پھر بادشاہ اسلام یا اس کا مقرر کردہ حاکم پھر قاضی۔ پھر وہ شخص جس کو اہلِ محلہ یا اہلِ محلہ کو منتخب کریں۔ (شامی صفحہ ۳۴۳/۵۸ کتاب الوقف) (۲) بالغ و عاقل ہو۔ (۳) مسائل و مصارف اوقاف سے واقف ہو۔ (۴) انتظامِ وقف پر قادر ہو علماً و عملاً (درمختار و شامی) یعنی اتنا جاہل نہ ہو کہ امام اور موذن مقرر کرنے میں اہل اور نا اہل کی تمیز نہ کر سکے یا نہ کرا سکے، دوسرے اہلِ علم سے مشورہ بھی نہ لے سکے اور معذور نہ ہو، عدیم الفرصت نہ ہو۔ (۵) امین ہو کہ ایک پائی کی بھی خیانت نہ کرے (۶) کسی ایسے مشغلے میں نہ ہو جس میں عموماً آدمی اپنا مال برباد کر دیتا ہے جیسے جوا، ریس، کیمیا کا خبط وغیرہ (۷) متقی پرہیزگار ہو، فاسق معلن نہ ہو۔ (مرتکب گناہ کبیرہ فاسق ہے۔ جیسے شرابی، زانی، سود خوار، ڈاڑھی منڈا، بے نمازی، تارک نماز، بطریق حرام کسب معاش کرنے والا) اگر متولی کا اس قسم کے گناہوں میں مبتلا ہونا ظاہر ہو جائے تو اس سے تولیت لے لینا اور اس کو معزول کرنا واجب ہے اگرچہ وہ خود واقف کا مقرر کیا ہوا ہو۔ درمختار صفحہ ۳۸۵/۵ج مع شامی مجتبائی میں ہے۔ وینزع وجوباً ولو الواقف فغیرہ بالاولیٰ (غیر مامون) او عاجز او ظهر فسقه کشرب خمر و نحوه او کان یصرف ماله فی الکیمیا

الخ (۸) وہ شخص از خود متولی بننے کی خواہش نہ رکھتا ہو۔ قال فی الدر طالب التولیة لا یولیٰ صفحہ ۳۱۰/۳ج درمختار یہ اوصاف اگر واقف کے اقارب میں ہوں تو اول ان میں سے کسی کو متولی بنانا چاہیے اگر ان میں یہ سب اوصاف نہ ہوں تو ایسے شخصوں کو متولی بننا اور بنانا دونوں ناجائز ہے اور باعث گناہ ہے۔

یہ بھی سمجھ لیجیے کہ متولی مساجد کے فرائض کیا ہیں۔ آمدنی اور املاکِ مسجد کی حفاظت کرنا۔ ضروری اخراجات کرنا، غیر ضروری اخراجات سے مالِ مسجد کا محفوظ رکھنا۔ (آج کل مسجدوں میں عموماً مالِ مسجد کو ایسے امور میں خرچ کیا جا رہا ہے جو شرعاً ضروری نہیں ہیں۔ لیکن جاہل متولیانِ مساجد نے ان کو ضروری سمجھ رکھا ہے۔ ایسے لوگوں کو خدا سے ڈرنا چاہیے۔ قیامت میں ایک ایک پائی کے متعلق حساب دینا پڑے گا۔ متولیانِ مساجد کو چاہیے کہ وہ اولین فرصت میں مسجد کے ضروری اخراجات اور مصارف کی تفصیل علماء کرام سے معلوم کریں۔) (۲) آمد و خرچ کا حساب باقاعدہ رکھنا۔ (۳) بقدرِ وسعت لائق امام کو مقرر کرنا۔ لائق کے ہوتے ہوئے کسی نالائق کو بلکہ افضل کے ہوتے ہوئے غیر افضل کو کوئی دینی اور جماعتی خدمت سپرد کرنے پر حدیث میں سخت وعید آئی ہے ارشاد ہے کہ جس شخص نے کسی کو کسی منصب پر مقرر کیا، حالانکہ ان کے حلقۂ اثر میں اس سے زیادہ لائق آدمی موجود تھے، تو اس نے اللہ اور اس کے رسولؐ اور سب مسلمانوں کے حق میں خیانت کی۔ (فتح القدیر) (۴) واقف اوقات موذن کو مقرر کرنا (۵) عمارتِ مسجد و ضروریاتِ مسجد کو پوری کرنا اور حفاظت کا خیال رکھنا (۶) صفائی، روشنی اور پانی کا انتظام رکھنا (۷)

مسجد کو نماز باجماعت اور نمازیوں کی کثرت سے آباد رکھنا وغیرہ ہر متولی کو چاہیے کہ وہ ان وظائف کو پورا کرنے کی کوشش کرتا رہے۔ عموماً متولیانِ مساجد اپنی ذمہ داری کو پوری طرح ادا نہیں کرتے، جس سے وہ گنہگار ہوتے ہیں۔ امام کو منتخب کرنے میں بہت احتیاط سے کام لیں کیونکہ اس ایک غلطی سے ہزاروں غلطیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جو قوم مسلم کی گمراہی کا باعث بنتی ہیں۔ جس کا باپ امام تھا۔ اس کے بیٹے کو امامت کا حق نہیں پہنچتا امامت کوئی میراث نہیں ہے۔ جو شخص اہل ہو اس کو امام بنایا جائے۔ اور اس کو اسی کے معیار پر رکھا جائے۔ اگر آپ کو پھر بھی اس کی تمیز نہ ہو سکے تو کسی قابل عالم حقانی سے اس شخص کا امتحان کرا لیں۔ امام کے انتخاب میں خوش آوازی اور معیار بنا لینا خالص جہالت ہے۔ ہاں مذکورہ اوصاف کے ساتھ اگر یہ چیزیں بھی ہوں تو مضائقہ نہیں ورنہ ان کی کوئی پرواہ نہ کریں

جس کو آپ امام بنانا چاہتے ہیں۔ نیز جب اہل اسلام مل جائے تو آپ اس کی پوری عزت کریں۔ اس کو اپنا ذاتی ملازم نہ سمجھیں۔ وہ مقتداء آپ مقتدی ہیں۔ اس کا ہمیشہ خیال رکھیں۔ تنخواہ ہمیشہ اتنی مقرر کریں کہ وہ متوسط طریقہ پر اطمینان زندگی گذار سکے اور اس بارے میں ہرگز ہرگز بخل سے کام نہ لیں۔ دوسرے خرچ مسجد کے کم کریں مگر امام اور موذن کی تنخواہ ہرگز کم نہ کریں۔ ورنہ یاد رکھیے کہ آدمی ضروریات پوری کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے اگر جائز طریقے سے پوری نہ ہوں گی تو اندیشہ ہے کہ وہ غلط طریقے پر اپنی ضروریات پوری کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ فقہاء رحمہم اللہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی قوم کیلئے اپنے کو پابند بنا لے، اس کا نفقہ اس قوم پر واجب ہے۔ نیز جب آپ کا لائق امام قوم کی اصلاح کیلئے کوئی قدم اٹھائے تو آپ پر واجب ہے کہ ہر حق بات میں اس کا ساتھ دیں اور اس کو ان مقاصد دینیہ میں کامیاب بنائیں۔ ایسی حالت میں جاہل پبلک کی طرف سے حق گو امام پر اعتراضات کی بوچھاڑ ہوا کرتی ہے۔ آپ کو چاہیے کہ اس کو دیکھیں اگر اس کی تبلیغ حق سے لوگ ناراض ہو کر نمازیوں میں کمی ہو جائے

باقی صفحہ ۱۹

تیری عظمتوں پہ نثار ہم
خواتین اسلام

نصرت جبیں
جوہر آباد ضلع خوشاب

اللہ عزوجل فرماتا ہے: "العزۃ للہ ولرسولہ وللمؤمنین" یعنی عزت اللہ تعالیٰ اس کے رسول مقبول اور مومنوں کے لئے ہے۔ لہٰذا اس عالم رنگ و بو پر حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس معزز و مقدس ترین ہستی ہے اور ان ہی کے ساتھ قلبی وابستگی سے باعزت ہستیاں عالم وجود میں آتی ہیں، جن کے اسم گرامی سنتے ہی ہمارے سر تعظیماً خم ہو جاتے ہیں۔ اسی زمرہ میں چند بلند مرتبہ پروقار خواتین اسلام کا مختصر سا تعارف پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتی ہوں تاکہ میری عزیز بہنیں ان کے کردار کی روشنی میں لائحہ عمل تجویز فرما کر اور ان کے نقشِ قدم پر چل کر رفیع الشان منازل طے کر سکیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ محترمہ اور مومنوں کی بلند مرتبت ماں حضرت خدیجۃ الکبریٰ طاہرہ رضی اللہ عنہا ہی وہ ہستی ہیں جن کو بلا تردد سب سے پہلے اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہے۔ حضور اکرمؐ کو جب بھی کسی معاملہ میں فکر مند پایا تو ان کو تسلی و تشفی دی اور اپنا تمام سرمایہ آپؐ کے قدموں پر نچھاور کر دیا۔ اسی پر اکتفا نہیں بلکہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں بھی گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ انہی کی تبلیغ پر رسول اکرمؐ کی نیک سیرت بیٹیاں مشرف بہ اسلام ہوئیں اور اپنے زیر کفالت حضرت علیؓ کو اسلام کی طرف راغب کیا۔ ان سب کو السابقون الاولون میں شامل کرنے کی سعادت حضرت خدیجہؓ کے حصہ میں آئی۔ حضور اکرمؐ نے ان کی وفات کے سال کو عام الحزن قرار دیا۔ انہی کے جذبۂ صالح سے حضور اکرمؐ بڑے متاثر تھے کہ ان کی زندگی میں ہی نہیں بلکہ وفات کے بعد بھی ہمیشہ بڑی عزت و احترام سے ان کا ذکر فرماتے بلکہ ان کی سہیلیوں تک کا اکرام فرماتے تھے۔ فتح مکہ کے بعد سب سے پہلے انہی کی قبر اطہر پر آپؐ تشریف فرما ہوئے اور اسلام کا جھنڈا وہاں ہی گاڑ دیا۔

اسلام کی راہ میں سب سے پہلے درجہ شہادت پر فائز ہونے والی بھی ایک محترم خاتون حضرت ام عمار سمیہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ جو کفار مکہ کے ظلم و ستم کا نشانہ بنتی رہیں اور بالآخر ابوجہل کے نیزہ سے شہید ہو کر فائز المرام ہوئیں۔ جنگ بدر میں جب ابوجہل واصل جہنم ہوا تو حضور اکرمؐ نے فرمایا: "اے آل یاسرؓ آج اللہ تعالیٰ نے تمہاری والدہ کا بدلہ لے لیا۔"

اسلام میں سب سے پہلی صورت اپنے خاوند عثمان غنیؓ کے ساتھ ہجرت کرنے والی حضرت رقیہؓ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھیں۔ ان کی تیمارداری کو بدری صحابی کے برابر مرتبہ دیا گیا، ان کی وفات پر حضرت عثمانؓ سے حضرت ام کلثومؓ کا نکاح ہوا تو دو بہنوں کے شرف کی وجہ سے حضرت عثمان غنی ذوالنورین قرار پا گئے۔

حضور اکرمؐ کی بڑی صاحبزادی حضرت زینبؓ کو بوقت ہجرت مشرکین مکہ نے نیزہ مار کر زخمی کر دیا، جس کی وجہ سے وہ موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہو گئیں اور چند یوم بعد بڑی مشکل سے مدینہ منورہ پہنچیں تو حضور اکرمؐ ان کے حالات سن کر آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا "اَفْضَلُ بَنَاتِیْ اُصِیْبَ بِھَا فِیَّ" میری صاحب فضیلت صاحبزادی جو میری وجہ سے ستائی گئی حضرت زینب انہی زخموں کی تاب نہ لا کر درجۂ شہادت کو پہنچیں۔ ان کے بچے رسول اکرمؐ کے زیر پرورش رہے۔ ان کے لڑکے حضرت علیؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ پر اپنے کاندھوں پر اٹھایا جو جنگ یرموک میں کفار مکہ سے نبرد آزما ہو کر شہید ہوئے اور ان کی لڑکی حضرت امامہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی محبوب تھیں۔ بعض اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو کاندھوں پر اٹھا کر نماز ادا کی۔ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد ان کی وصیت کے مطابق حضرت علیؓ کے نکاح میں آئیں جنہوں نے حضرات حسنینؓ کی پرورش کی۔

خطیب حضرات جمعہ کے خطبوں میں حضرت علیؓ کے اسم گرامی کے ساتھ زوج بتولؓ پڑھتے ہیں، غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ حضرت بتول فاطمۃ الزہراءؓ کا اسم گرامی حضرت علیؓ کے اعزاز میں اضافہ کا موجب ہے۔

حضرت بی بی فاطمہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لاڈلی بیٹی ہیں لیکن اپنے خاوند کے گھر میں انتہائی تنگدستی کی زندگی گزاری، اپنے نازک ہاتھوں سے محنت شاقہ فرمائی، اپنے بچوں کی پرورش اور تربیت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اور اپنی تکالیف کا شکوہ نہ کیا۔ ان کے اسی بہترین کردار نے ان کو بلند مرتبہ، باوقار محترم خاتون کا درجہ دیا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان کی بہت تعریف کرتی تھیں۔

حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کو اللہ تعالیٰ نے تمام مومنوں کی ماں قرار دیا اور ان کو رفیع المقام پاکیزہ ترین ہستیاں بنا کر سب سے ممتاز کر دیا، انہوں نے اپنی زندگی عسرت و تنگدستی میں گزاری۔ بے انتہا آمدنی اور فتوحات کے مواقع پر بھی اپنی ذات پر غربا اور مساکین کو ترجیح دی اور مال و زر ان پر نثار کر کے خود فقر و فاقہ اختیار کئے رکھا۔ یہ ان کا مقام عظمت نشان ہے کہ خلفائے راشدین تک اہم معاملات میں ان سے صرف مشورہ ہی نہ لیتے بلکہ ان کی رائے کو مقدم تصور فرماتے۔

انہی میں سے ایک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ حضور اکرمؐ کا فرمان ہے کہ عائشہ کی حیثیت عورتوں میں ایسی ہے جیسے کھانوں میں ثرید کی (یعنی سب سے ارفع و اعلیٰ)۔ آپ حافظۂ قرآن، مفسرۂ قرآن، محدثۂ اعظم، فقیہ بے بدل اور بہت بڑی عالمہ تھیں۔ ایک باوقار، وفا شعار بیوی کی

باقی صـ۳۰

دارالعلوم دیوبند کا آغاز

ذوِ محمودؔ کی جلو میں جب وہ ساعتِ محمود آئی

بچپن میں جب ہوش سنبھالا تو اپنے نانا حاجی مولوی عبدالرشید مرحوم نور اللہ مرقدہٗ (جو حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمت اللہ علیہ کے مرید خاص اور معتقد تھے) کی زبانی سنا کہ میرا بچہ "مسعود" جب جوان ہوگا تو اس کو دینی تعلیم کے لئے دارالعلوم دیوبند میں داخل کراؤں گا۔ اور اکثر دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میرے بیٹے کو اکابرین دیوبند کا صحیح جانشین بنا۔ ایک مرتبہ بندہ نے معصومیت سے پوچھا بڑے اباجان آپ ہمیشہ دیوبند بھیجنے کی بات کرتے ہیں۔ کیا پاکستان میں دینی مدارس نہیں ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ بیٹے پاکستان میں مدارس تو بہت ہیں۔ لیکن دارالعلوم دیوبند دنیا کی مشہور ترین اسلامی یونیورسٹی ہے۔ میرے پیرو مرشد حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمتہ اللہ علیہ اکابرین دیوبند کے تقویٰ و طہارت کے بہت معترف تھے۔ چنانچہ شیر محمد صاحب شرقپوری رحمہ اللہ کی سوانح حیات "خزینہ معرفت" میں صوفی محمد ابراہیم قصوری لکھتے ہیں کہ میاں صاحبؒ نے فرمایا کہ دیوبند میں چار نوری وجود ہیں۔ جن میں ایک انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ (غالباً باقی تین مولانا قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی کی طرف اشارہ تھا)

جب شعور کو پہنچا تو ۱۹۷۰ء میں میرے نانا خالق حقیقی سے جا ملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے اور اپنی رحمت کا ملہ کا معاملہ فرمائے ان کی وفات کے بعد ان کی یہ آرزو پوری نہ ہو سکی۔ البتہ میرے دل میں دارالعلوم دیوبند کی محبت اور دیکھنے کا اشتیاق بڑھتا چلا گیا۔ آخر ۱۹۸۰ء میں جب میں جامعہ اشرفیہ لاہور میں دورہ حدیث کا طالب علم تھا تو اللہ تعالیٰ نے دعا سن لی کہ دارالعلوم دیوبند والوں نے صد سالہ جشن کا اہتمام کیا تو بندہ نے شرکت کی پُر زور تیاری شروع کر دی الحمدللہ اجازت ملی تو اس دارالعلوم کی زیارت کا شرف حاصل ہوا جس کے لئے میرے نانا سجدوں میں دعا کیا کرتے تھے۔ اور حجاز مقدس میں دارالعلوم دیوبند کے قیام کی اطلاع جب حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کو دی گئی تو ان کی زبان سے بے اختیار یہ مبارک دعا نکلی۔

"اے اللہ اس ادارے کو اسلام اور علم دین کی حفاظت کی حفاظت کا ذریعہ بنا۔" (سوانح قاسمی جلد دوم صفحہ ۲۲۳)

دیوبند پہنچکر دارالعلوم کو دیکھ کر حیران رہ گیا کہ سیکڑوں اساتذہ ہزاروں طلباء لاکھوں کتابیں بہترین نظم و ضبط اور پاکیزہ ماحول جس میں قال اللہ وقال الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ میں نے بڑی جستجو اور محبت سے مولانا حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ علیہ کے جانشین مولانا اسعد مدنی صدر جمعیت علمائے ہند سے دارالعلوم کے آغاز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے بڑی محبت سے ایک پمفلٹ دیا کہ اس کا مطالعہ کرو جس میں لکھا تھا، دہلی کے ایک واعظ تھے۔ مولوی عبدالرب ایک دفعہ انہوں نے اپنے وعظ میں اہل دیوبند کو ترغیب دی کہ وہ قصبہ دیوبند میں ایک جامع مسجد تعمیر کریں۔ اور اپنے پُر اثر بیان سے چندہ کی تحریک بھی کر دی چنانچہ مجلس وعظ ہی میں سات آٹھ سو روپے جمع ہو گئے۔

اور قریباً اسی قدر رقم کے مزید وعدے بھی ہو گئے لیکن یہ رقم بطور امانت رکھ دی گئی اور یہ طے پایا کہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ جب نانوتہ سے دیوبند تشریف لاویں گے تو اس وقت حضرت کے مشورے سے جامع مسجد کے لئے جگہ کا انتخاب ہوگا۔ حضرت نانوتویؒ اس واقعے کے تین چار ماہ بعد دیوبند تشریف لائے معززین شہر مسجد چھتہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے جامع مسجد کی اسکیم سے روشناس کرایا جمع شدہ رقم بھی پیش کر دی حضرت نے ارشاد فرمایا بھائی تمہارے قصبہ میں ۱۰۰ سے اوپر مساجد ہیں اب اگر جامع مسجد نہ بھی ہو تو کوئی گناہ تھوڑا ہے حاضرین کو اس جملہ سے مایوسی ہوئی مگر حضرت کے انداز سے انہوں نے اندازہ قائم کیا کہ حضرت کے پیش نظر کوئی دوسرا پروگرام ہے۔ چنانچہ جب انہوں نے پوچھا اور کہا کہ حضرت کا جو منشاء مبارک ہو ارشاد فرمائیے ہم سب اس کے لئے موجود ہیں تو فرمایا کہ دیوبند میں اگر ایک مسجد کا اضافہ ہو گیا تو اس سے کیا ہوا۔ کوشش اس کی کرو کہ احکام الٰہی بتانے والے بن سکیں جن سے مسجد کی بھی آبادی ہے اور دین کی بھی بقاء ہے اس کے بعد حضرت نے فرمایا "میرا مطلب یہ ہے۔ کہ مسجد تو خیر بناؤ یا نہ بناؤ لیکن آج سب سے بڑی ضرورت مدرسہ بنانے کی ہے کہ دین کے مبلغ پیدا ہوں گے۔" حاضرین نے خوشی و مسرت اور جوش و خروش کے ساتھ اس رائے گرامی کا استقبال کیا اور عرض کیا کہ سبحان اللہ اس سے بہتر اور کیا بات ہو سکتی ہے۔ حضرت مدرسہ قائم فرما دیں۔ حضرت ہم سب ممد و معاون رہیں گے۔

گونجے گا چار کھونٹ میں نانوتوی کا نام
بانٹا ہے اس نے بادۂ عرفانِ مصطفےٰ
(شورش کاشمیری)

قضائے قدرت سے اسی دن ملا محمود دیوبندیؒ رخصت یا تعطیل میں میرٹھ سے دیوبند تشریف لائے ہوئے تھے۔ جاتے گئے علیک سلیک کے بعد حضرت نانوتویؒ نے ملا صاحب سے پوچھا آپ کو کیا تنخواہ ملتی ہے؟ ملا صاحب نے کہا "پندرہ روپے" اگر ہم یہاں پر آپ کو پندرہ روپے دے دیں تو۔ ملا صاحب بولے مجھے تو یہاں دس روپے ہی کافی ہیں۔ حضرت نانوتویؒ نے فرمایا دس نہیں پندرہ روپے ماہانہ آپ کو ملیں گے۔ بس آپ آج ہی سے پڑھانا شروع کر دیجئے۔ اس طرح جس دن مدرسہ کے قیام کا فیصلہ ہوا۔ وہ جمعرات کا دن تھا۔ محرم کی پندرہ تاریخ سنہ ہجری ۱۲۸۳ مطابق ۳۰ مئی ۱۸۶۶ء اور در کار خیر استخارہ نیست کے مصداق، اسی دن مدرسہ کا افتتاح بھی عمل میں آ گیا نہایت سادگی کے ساتھ کسی رسمی تقریب کے بغیر۔ افتتاح کے

وقت جو لوگ موجود تھے ان کی نگاہیں دیکھ رہی تھیں کہ چھتہ کی قدیم مسجد کا کھلا صحن ہے۔ اس صحن میں انار کا ایک چھوٹا سا درخت ہے (جسے دیکھنے کا شرف الحمد للہ مجھے بھی نصیب ہوا) اس درخت کے سایہ میں بلند پایہ عالم حضرت مولانا ملا محمود دیوبندی بحیثیت استاد رونق افروز ہوئے ان کے سامنے دیوبند ہی کا ایک طالب علم نہایت ادب و احترام کے ساتھ کتاب کھول کر بیٹھا ہے۔ حسن کرشمہ الٰہی نام اس کا بھی محمود ہے (جو بعد میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسنؒ کے نام سے مشہور ہوئے)

دو محمود کے جلوہ میں جب افتتاح کی ساعت آئی تو اس وقت بعض لوگوں نے یہ نیک فال لیا کہ یہ مدرسہ محمود ہوگا۔ احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کا یہ درخت خوب برگ و بار لائے گا۔ بعد کے واقعات نے اندازہ کو صحیح ثابت کیا۔ ایک استاذ اور ایک طالب علم سے جس مدرسے کا آغاز ہوا تھا وہ آج ازہر ہند دار العلوم دیوبند کے نام سے پوری دنیا میں مشہور و معروف ہے۔ الحمد للہ ایک استاذ اور ایک طالب علم کی آواز ہزاروں تک پہنچ گئی ہے علم نبوت کی اس جھیل سے ہزاروں شیریں چشمے دنیا کے چپہ چپہ کو سیراب کر رہے ہیں۔ سچ ہے کہ اخلاص خدمت دین اور توکل علی اللہ کے جذبات میں بڑی قوت ہے۔ بڑی طاقت ہے بڑا پھیلاؤ ہے بڑا تموج ہے بڑی ہمہ گیری ہے دیوبند ان صفات کا مظہر جمیل ہے جس پر اس کی زائد از صد سالہ تاریخ شاہد عدل ہے۔ ؎

اٹھائے کچھ ورق لالہ نے کچھ نرگس نے کچھ گل نے
چمن میں ہر طرف بکھری ہوئی ہے داستاں میری

آئیے ہم سب مل کر حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ جیسی تاریخی شخصیت ہی کے الفاظ میں دل کی گہرائی سے یہ دعا کریں کہ "اے اللہ اس ادارے کو قیامت تک کے لئے اسلام اور علم دین کی حفاظت کا ذریعہ بنا" آمین "اور اس ادارے کو نظر بد سے محفوظ فرما" (آمین)

معلم کے فرائض

اساتذہ کے نام ایک پیغام

قاری مسعود الحسن مجبور ایم اے چونیاں

قوموں کی تاریخ میں علمی ترقی کو ایک خاص مقام حاصل ہوتا ہے۔ اور یہی وہ بنیاد ہے جس پر کسی قوم کی ترقی کی عمارت استوار ہوتی ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ اس بنیادی ضرورت سے صرف نظر کر کے کوئی قوم ترقی کے میدان میں ایک قدم بھی آگے بڑھ سکے یا اپنے وجود کو دنیا سے تسلیم کرا سکے۔ علامہ اقبال مرحوم نے زوال ملت کا ماتم کرتے ہوئے جس چیز کو سب سے زیادہ اہمیت دی تھی اور جس کا انہیں سب سے زیادہ دکھ ہوا وہ اس لازوال علمی خزانے کا لٹ جانا ہے۔ اگر ہم آج سے پچاس ساٹھ ہزار برس قبل کے کسی بھی ادارے کے فارغ شدہ طالبعلم کی تعلیمی حالت کا جائزہ لیں تو آج کے اور اس وقت کے طالبعلم میں تعلیمی لحاظ سے زمین و آسمان کا فرق نظر آتا ہے، جس کی متعدد وجوہ قرار دی جا سکتی ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اس وقت کے والدین، معاشرہ، استاد اور طالبعلم زیادہ ذمہ داری کے ساتھ اپنے اپنے فرائض ادا کرتے تھے جس کا نتیجہ یہ تھا کہ ہر مستقبل کا صحت مند فرض شناس، مفید محب وطن، ہمدرد، پُر وقار، عالم اور صلاحیت فرد ثابت ہوتا تھا۔ اس میں شک نہیں کہ وہ آج کے طالب علم کی نسبت علم و فن۔ تاریخ و جغرافیہ زبان و ادب، علم ہندسہ اور رسم الخط کا بہت زیادہ پختہ شعور رکھتا تھا۔ مگر کتنے دکھ کی بات ہے کہ آج کے ہر سطح کے فارغ شدہ طالب علم کی اخلاقی، تعلیمی، جسمانی اور ذہنی زبوں حالی اور پست معیار تعلیم ہمارا منہ چڑا رہا ہے۔ ان حالات میں ایک فرض شناس معلم جو کردار ادا کر سکتا ہے۔ وہ طلباء کی تعلیم کے ساتھ تربیت یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ تعمیر و تشکیل ملت کے لئے اساتذہ کی خدمات اور ذمہ داریوں کو ایک اہم و ممتاز مقام حاصل ہے۔ کیونکہ وہ ایک باقاعدہ ادارہ ہے ان کی ذمہ داری ہی یہی ہے کہ وہ قوم کی امانت کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کریں، انکی جسمانی، اخلاقی، ذہنی اور تعلیمی تربیت و اصلاح اور نماز روزہ کی تلقین نہایت ذمہ داری سے سر انجام دیں۔ وہ خود ذی علم، متقی پرہیزگار ہوں ان کی سیرت اور کردار اسلامی اقدار کی آئینہ دار ہو۔ وہ عالم باعمل ہوں وہ محب وطن اور نظریہ پاکستان کے شیدائی ہوں۔ وہ اپنے فن کے ماہر ہوں ان کا مطالعہ وسیع ہو، اپنے مضامین پر ان کو پورا عبور ہو۔ ان کا انداز تکلم دلکش اور ان کی تحریر موثر ہو۔ انہیں اپنے پیشے سے قلبی لگاؤ ہو اور انہیں اپنے علم میں اضافہ کا سودا ہو۔

جملہ اساتذہ کرام! قانع، سیر چشم، مشفق و شفیق، مستقل مزاج، سادہ و بلند خیال ہوں! وہ خوددار و خود اعتماد ہوں۔ وہ حق و صداقت کے علمبردار اور علم و معرفت کے روشن مینار ہوں۔ ان کا دل تعمیر قوم کے درد میں ڈوبا ہوا ہو۔ ان کو ہر آن قوم کا دھیان ہو۔ ان کو ہر وقت یہ فکر دامن گیر ہو کہ انہوں نے قوم و ملت کی تعمیر و تربیت کس طرح کرنی ہے۔ وہ اپنے اوقات کا ایک ایک لمحہ تعمیر ملت کیلئے عملی طور پر وقف کئے ہوئے ہوں اور اپنے اپنے اداروں میں نظم و ضبط اور قواعد و قوانین کے پابند ہوں۔ محنت لگن اور خلوص کے ساتھ اپنا فریضہ سر انجام دیتے ہیں۔ تاکہ وہ قوم کی روایات اور امنگوں کو نو عمر اور جواں سال ذہنوں میں کامیابی سے منتقل کر سکیں۔ علوم و فنون کی پیچیدگیاں اور باریکیاں اپنے شاگردوں کے اعماق جان میں موثر انداز میں اتار سکیں اور انہیں عملی زندگی کیلئے تیار کر سکیں سرکاری اوقات کار کے بعد بھی وہ بلا معاوضہ تشنگان علم کی سیرابی کا باعث بنیں ان کی ہر ایک ادا طلبا کیلئے قابل رشک اور قابل دید نمونہ ہو۔ ان کی امیدیں قلیل اور ان کے مقاصد جلیل ہوں اور وہ ایسی شمع محفل ہوں جس کے نور سے ماحول جگمگا اٹھے مگر!

؎ تلخ اک بات کہوں جان برادر تم سے
قابل دار سبھی حافظ دیوانہ مزاج (حافظ)

بہرحال ہمارے اساتذہ کو ہر بے رنگی اور سرد مہری کے باوجود اپنے اعلیٰ حکام اور ذمہ داری کو پہچانتے ہوئے اپنے فرائض منصبی سے احسن انداز سے عہدہ برآ ہونا چاہئے تاکہ تعمیر ملک و ملت میں وہ معمار قوم کی حیثیت سے اپنا علم اور مطلوبہ کردار ادا کر کے ایک مضبوط ناقابل تسخیر اور اعلیٰ سیرت و کردار کی حامل قوم کو جنم دے سکیں، تو قوم سے ان کا یہ گلہ بجا ہو گا کہ

؎ خیال تک نہ کیا اہل انجمن نے کبھی
تمام رات جلی شمع انجمن کے لئے

طالبعلم۔ اساتذہ کے کردار و اخلاق کا عکس ہوتے ہیں۔ وہ اپنے اساتذہ کی عادات و اطوار کردار و گفتار تعلیم و اخلاق۔ اور پندو نصائح کو بہت جلد اپناتے ہیں۔

لہٰذا آج کے اس نازک اور ترقی پذیر دور میں جبکہ ہمیں ذہنی اخلاقی اور جسمانی طور پر ایک ممتاز اور صحت مند قوم پیدا کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ اساتذہ کرام کو اپنے فرائض سے بلا تامل آگاہ ہو کر معکوس راہوں پر چل نکلنے کی بجائے درست جہتوں میں عملی اقدام کرنا ہو گا۔ اور طلباء کو منبوق کا مفہوم سمجھانا ہو گا۔ تاکہ ان کا کھویا ہوا وقار و اعتبار بحال ہو سکے اور وہ عزت و احترام سے یاد کئے جائیں۔

آخر میں علامہ شبیر بخاری کے ان اشعار پر قلم بند کرتا ہوں

جس کی ٹھوکر میں ہو تاج مغفور دکے
وہ مدارس بنے وہ معلم بنے
زندگی جس کی چراغ شمع پہ نور ہو۔
نور سے جس کی ہر تیرگی دور ہو۔
قلب جس کا غم دو جہاں سہہ سکے ....
آنکھ سے جس کی خون جگر بہہ سکے
دار پر بھی جو پیغام حق کہہ سکے
وہ مدارس بنے وہ معلم بنے

شاہ جی کی ولولہ انگیز تقریر سے اقتباس

محمد ندیم طاہر — رحیم یار خان

یہ تقریر سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے سلطان پور لودھی ریاست کپور تھلہ (بھارت) میں معروف دینی درسگاہ "تعلیم القرآن" کے سالانہ جلسہ میں کی۔ یہ اُن دنوں کی بات ہے جب دوسری جنگ عظیم کے دوران ہٹلر کے زیر قیادت جرمن فوجیں بر اعظم یورپ کے تقریباً تمام ممالک پر قبضہ کر کے اشتراکی روس کی جانب حملہ آور تھیں جرمن کی ہمہ گیر اور ناقابل شکست طاقت سے گھبرا کر روس ملحد اور وجود باری تعالیٰ کے منکر حکمرانوں نے بھی اپنے ملک کے مذہبی مراکز مسجدوں گرجوں اور کلیساؤں میں جرمن کی شکست اور روس کی کامیابی کے لئے خداوند قدوس کے حضور گڑگڑا کر دعائیں مانگنے کی پر زور اپیلیں کی۔

جلسہ گاہ میں فرزندان اسلام کے دوش بدوش ہزاروں ہندو سکھ اور انگریز بھی موجود تھے۔ اچانک امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے جلسہ گاہ گونج اٹھی۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے فضا کے در و دیوار ہل گئے ہوں۔ سٹیج پر ایک پر جلال، سراپا حسن و جمال کالے سیاہ گھنگھریالے بالوں پر غازی امان اللہ افغانی کے پہ اور ترک رہنماؤں کے انداز میں ترچھی ٹوپی پہنے، اور ہاتھ میں چمکدار کلہاڑی لئے ایک شخصیت نمودار ہوئی، شاہ جی کا خوبصورت نورانی چہرہ دیکھتے ہی مقدس ہستیوں کے تصوراتی نقوش آنکھوں کے سامنے گردش کرتے دکھائی دینے لگے۔

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری سٹیج کی کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ دائیں اور بائیں مجمع پر ایک نگاہ ڈالی تو حد نگاہ تک پھیلے ہوئے انسانوں کے سمندر میں مکمل سکوت طاری تھا۔ شاہ صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں لحن داؤدی کے ساتھ الحمد للہ پڑھتے ہوئے۔ خطبہ مسنونہ کا آغاز کیا۔ حضرت امیر شریعت نے خطبہ و تلاوت کے بعد تقریر کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا۔

دنیا میں بڑے بڑے فرعون گذرے ہیں جو خدا تعالیٰ کے وجود اقدس کا نہ صرف انکار کرتے تھے بلکہ اپنے آپ کو خدا کہہ کر پکارتے تھے مگر جب دریا کی تند و تیز موجوں نے اس کی شہ رگ کو دبوچا تو موت سامنے دیکھ کر وہی فرعون خدائی کا دعویٰ کرنے والا گڑگڑا کر التجا کرنے لگا کہ میں اب حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ کے پروردگار پر ایمان لاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں فرمایا۔ آج ہم تیرے بدن کو تا قیامت لوگوں کے لئے نشان عبرت و نصیحت کے طور پر باقی رکھیں گے۔ چنانچہ اس منکر خدا کی لاش آج بھی مصر میں کائنات انسانی کیلئے عبرت کے طور پر موجود ہے۔ فرعون منکر کی طرح آج منکر خدا روس نے بھی ہٹلر اور جرمن قوم کے ہاتھوں جب موت کا منظر سامنے دیکھا تو اب لگے ہیں اسی خداوند قدوس کے حضور گڑگڑا کر فتح و نصرت کی اپیلیں کرنے۔ روسیو تم تو خالق کائنات کی ہستی اور دینی و مذہب کے سخت دشمن تھے اور تمہارا نعرہ تھا۔

ہم نے زمین سے سرمایہ دار کو
اور آسمان سے خدا کو نکال دیا ہے، (العیاذ باللہ)

تم نے تو بلخ و بخارا تاشقند و سمرقند اور روسی ترکستان کی مسجدوں دینی مدرسوں اور مذہبی اداروں کو ختم کر دینے کے اقدامات کئے ہیں۔ تم نے تو خدا کے مقدس گھروں کو آہنی زنجیروں میں جکڑا اور ان کے دروازوں پر قفل لگوا دیئے ہیں۔

آج منہ سے انہی دینی اداروں اور خدا کے انہی مقدس گھروں کا سہارا ڈھونڈ رہے ہو۔ پھر شاہ جی نے اپنی سر کی سیاہ زلفیں جھٹکتے ہوئے قلندرانہ آواز میں کہا۔

خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار کرنے والو سن لو وہ ذات اقدس کسی کی محتاج نہیں کہ اپنا وجود منوانے کے لئے کبھی

عدالت کا انوکھا سفر

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں مسجدِ نبوی ہی ایوانِ حکومت تھا۔ اسی کے کچے فرش پر بیٹھ کر ایشیا اور افریقہ کی قسمتوں کے فیصلے ہوا کرتے تھے۔ پانچوں وقت کی نماز بھی خلیفۂ وقت اسی مسجد میں پڑھایا کرتے تھے۔ غرض مسجد ہر وقت آنے جانے والوں سے بھری رہتی تھی۔

حضرت عباسؓ عمِ رسول کریمؐ کا مکان مسجدِ نبوی کے متصل تھا اور اس کا پرنالہ مسجد میں گرتا تھا۔ بعض اوقات اس میں سے پانی آتا تو نمازیوں کو تکلیف ہوتی۔ حضرت عمرؓ نے اپنے زمانۂ خلافت میں مسجد کے احترام اور نمازیوں کے آرام کی خاطر اس پرنالے کو اکھڑوا دیا اور حضرت عباسؓ مالکِ مکان اتفاق سے اس وقت موجود نہ تھے۔ جب حضرت عباسؓ باہر سے واپس آئے تو یہ دیکھ کر نہایت برافروختہ ہوئے، اور فوراً مفتیٔ شہر کے ہاں خلیفۂ وقت پر دعویٰ دائر کر دیا۔

اس پر حضرت سید الانصار اُبی ابن کعبؓ نے دنیا کے سب سے بڑے حکمران کے نام فرمان جاری کر دیا کہ آپ کے خلاف عباسؓ بن عبدالمطلب نے مقدمہ دائر کیا ہے اور انصاف چاہتا ہے۔ لہٰذا آپ حاضر ہو کر مقدمے کی پیروی کریں۔ کوئی معمولی حاکم یا بادشاہ ہوتا تو اس طلبی کو اپنی سخت توہین سمجھتا مگر عرب و عجم کا بادشاہ نہایت سادگی کے ساتھ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو گیا۔ اندر آنے کی اجازت بہت دیر سے ملی کیونکہ اُبی بن کعبؓ نہایت مصروف تھے اتنی دیر امیر المومنین باہر کھڑے انتظار کرتے رہے۔

جب مقدمہ پیش ہوا تو پہلے حضرت عمرؓ خلیفۂ وقت نے کچھ کہنا چاہا مگر فاضل منصف نے فوراً روک دیا۔ اور فرمایا کہ مدعی کا حق ہے کہ پہلے اپنا دعویٰ پیش کرے مہربانی فرما کر آپ خاموش رہیں۔ بات چونکہ قاعدہ کی تھی امیر المومنین خاموش ہو گئے اور مقدمہ کی کارروائی شروع ہو گئی۔

بیانِ عباسؓ: جناب میرے مکان کا پرنالہ شروع سے مسجدِ نبوی کی طرف تھا۔ آنحضرتؐ کے زمانہ میں بھی یہیں تھا اور خلیفۂ اوّل سیدنا صدیق اکبرؓ کے دور میں بھی اسی جگہ رہا۔ مگر اب امیر المومنینؓ نے اسے اکھاڑ کر پھینک دیا جس سے میرا نقصان بھی ہوا اور مجھے تکلیف بھی پہنچی میری عرض ہے کہ میرا انصاف کیا جائے۔

حضرت اُبی بن کعبؓ: نے فرمایا بیشک آپ کا انصاف کیا جائے گا۔ فرمایئے اے امیر المومنین آپؓ صفائی میں کیا کہنا چاہتے ہیں۔

حضرت عمرؓ: بے شک میں نے ان کا پرنالہ اکھڑوا دیا ہے اور میں ہی اس کا ذمہ دار ہوں۔

حضرت اُبی بن کعبؓ: آپ کو دوسرے کے مکان میں اجازت کے بغیر مداخلت سے اجتناب کرنا چاہیے تھا وجہ بتایئے کہ آپ نے ایسا کیوں کیا!

حضرت عمرؓ: اے محترم ابوالفضل پرنالہ میں سے بعض اوقات پانی آتا تو چھینٹیں اڑ کر نمازیوں کے کپڑوں پر پڑتی تھیں اس لئے لوگوں کی سہولت و آرام کے لئے میں نے پرنالہ اکھڑوا دیا اور اس معاملہ میں جہاں تک میں سمجھتا ہوں میں نے کوئی ناواجب بات نہیں کی۔

حضرت اُبی بن کعبؓ: بولے ابوالفضل آپ اس کے جواب میں کیا کہنا چاہتے ہیں۔

حضرت عباسؓ: واقعہ یہ ہے کہ حضرت رسول کریمؐ نے میرے لئے خود اپنی چھڑی مبارک سے زمین پر نشانات قائم کئے اور میں نے اُنہی نشانات پر اپنا مکان بنایا جب مکان بن چکا تو یہ پرنالہ آنحضرتؐ نے اپنے حکم سے اسی جگہ رکھوایا حضورؐ نے مجھ سے فرمایا کہ میرے کندھوں پر کھڑے ہو جاؤ اور یہاں پرنالہ لگاؤ میں نے ادباً انکار کیا مگر حضورؐ نے بہت اصرار فرمایا چنانچہ حضورؐ نیچے کھڑے ہو گئے اور میں حضورؐ کے ارشاد کی تعمیل کرتے ہوئے حضورؐ کے کندھوں پر چڑھ کر یہ پرنالہ یہاں لگا دیا تھا جہاں سے اب امیر المومنین عمر بن خطابؓ نے اسے اکھاڑ دیا ہے۔

حضرت اُبی بن کعبؓ: ابوالفضل کیا آپ اس واقعہ کا کوئی گواہ پیش کر سکتے ہیں۔

حضرت عباسؓ: ایک دو نہیں بلکہ متعدد گواہ پیش کئے جا سکتے ہیں۔

حضرت اُبی بن کعبؓ: اچھا گواہ لایئے اور ابھی لایئے تاکہ جھگڑے کا فیصلہ ابھی ہو جائے۔ حضرت عباسؓ باہر نکلے اور چند انصاریوں کو تلاش کر کے لائے جنہوں نے شہادت دی کہ ہمارے سامنے آنحضرتؐ نے حضرت عباسؓ کو اپنے مونڈھوں پر چڑھا کر پرنالہ لگوایا تھا۔ گواہی ختم ہوتے ہی دنیا کا سب سے بڑا حکمران، آگے بڑھا اور حضرت عباسؓ سے کہنے لگا۔ اے ابوالفضل خدا کے لئے میرا قصور معاف کر دیجئے مجھے ہرگز علم نہ تھا کہ آنحضرتؐ نے خود یہ پرنالہ یہاں لگوایا تھا۔ ورنہ بھول کر بھی یہ فعل مجھ سے سرزد نہ ہوتا بھلا میری مجال کیا تھی کہ آنحضرتؐ کے لگوائے ہوئے پرنالہ کو اکھڑواتا جو کچھ ہوا لاعلمی میں ہوا اور اب اس کی تلافی اس طرح ہو سکتی ہے کہ آپ میرے کندھوں پر کھڑے ہو کر پرنالے کو پھر اپنی جگہ پر لگا دیں۔

حضرت اُبی بن کعبؓ: ہاں امیر المومنین انصاف یہی چاہتا ہے اور آپ کو ایسا ہی کرنا چاہیے۔ تھوڑی دیر کے بعد لوگوں نے دیکھا کہ قیصر و کسریٰ جیسے بادشاہوں کو شکست دینے والا جرنیل نہایت مسکینی کے ساتھ دیوار کے نیچے کھڑا ہے اور حضرت عباسؓ اس کے کندھوں پر چڑھ کر پرنالہ کو اسی جگہ لگا رہے ہیں۔ دنیا بھر کی تاریخ ٹٹول ڈالو اپنے مطالع کی ایسی اطاعت و محبت انصاف و عدل اور مساوات کا ایسا محیر العقول کارنامہ تم کہیں لکھا ہوا نہیں پاؤ گے۔

جب پرنالہ نصب ہو چکا تو حضرت عباسؓ فوراً نیچے کود پڑے اور کہنے لگے۔ امیر المومنین!! یہ جو کچھ ہوا اس حق کے لئے ہوا جو کہ واقعی میرا تھا اب جب کہ آپ کی انصاف پسندی

باقی ص ۳۰

گستاخوں کا انجام

محمد یوسف آسی نواں جنڈانوالہ۔

محبوبِ خدا فخرِ دوجہاں سید المرسلین رحمت اللعالمین۔ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف کے طواف میں معروف ہیں، سردار کائنات کی سردار ملائکہ سے ملاقات ہوئی آپ نے حضرت جبرائیل امین علیہ السلام سے کافر لوگوں کے استہزاء اور تمسخر کی شکایت فرمائی اتنے میں ولید سامنے سے گذرا محبوبِ خدا نے فرمایا یہ ولید ہے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ولید کی شہ رگ کی طرف اشارہ کیا محبوب آقا نے دریافت فرمایا جبرائیلؑ یہ تو نے کیا کیا جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ولید سے کفایت کئے گئے اتنے میں اسود بن مطلب وہاں سے گذرا محسنِ کائنات نے ارشاد فرمایا یہ اسود بن مطلب ہے۔ حضرت جبرائیل ع نے اس کی آنکھوں کی طرف اشارہ کیا محسن انسانیت نے پوچھا یہ کیا کیا جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی اللہ کے پاک پیغمبرؐ آپ اسود بن مطلب سے کفایت کئے گئے اس کے بعد اسود بن عبد یغوث کا وہاں سے گذر ہوا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس کے سر کی طرف اشارہ کیا کالی کملی والے آقا نے ارشاد فرمایا جبرائیلؑ یہ کیا کیا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی آقائے دو عالمؐ! آپ اس سے کفایت کئے گئے اس کے بعد حارث گذرا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس کے پیٹ کی طرف اشارہ کیا خاتم النبیینؐ نے ارشاد فرمایا جبرائیل! یہ کیا کیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی۔ سرورِ دو عالمؐ! آپ اس سے کفایت کئے گئے اس کے بعد عاص بن وائل گذرا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اس کے پیر کی تلوؤں کی طرف اشارہ کیا۔ سید البشرؐ کے پوچھنے پر عرض کی محبوبؐ آقا آپ اس سے کفایت کئے گئے۔

چنانچہ ولید کا قصہ یوں ہوا کہ ولید ایک مرتبہ قبیلہ خزاعہ کے ایک شخص کے پاس سے گذرا جو تیر بنا رہا تھا اتفاق سے اس کے کسی تیر پر ولید کا پاؤں پڑ گیا جس سے خفیف سا زخم ہو گیا اس زخم کی طرف اشارہ کرنا تھا کہ خون جاری ہو گیا اور ولید اس زخم کو روتا پیٹتا مر گیا۔

اسود بن مطلب کا حال یوں ہوا کہ ایک کیکر کے درخت کے نیچے جا کر بیٹھا ہی تھا کہ اپنے لڑکوں کو زور زور سے بلانا شروع کر دیا کہ مجھے بچاؤ بچاؤ میری آنکھوں میں کوئی شخص کانٹے چبھو رہا ہے۔ لڑکوں نے پریشان ہو کر کہا ہمیں تو کوئی نظر نہیں آتا اسود بن مطلب بچاؤ بچاؤ کہتے کہتے اندھا ہو گیا۔

اسود بن یغوث پر یہ گذری کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا اس کے سر کی طرف اشارہ کرنا تھا کہ تمام سر میں پھوڑے اور پھنسیاں نکل پڑیں۔ اور اس اذیت میں تڑپ تڑپ کے مر گیا۔

حارث کا انجام تو بڑا عبرت ناک ہوا کہ دفعۃً پیٹ میں ایسی بیماری پیدا ہوئی کہ منہ سے پاخانہ آنے لگا۔ جس طرح مرزا دجال کے دونوں راستوں سے نجاست نکل رہی تھی۔ اسی حالت میں جہنم واصل ہوا۔ عاص بن وائل کا حشر یہ ہوا کہ وہ گدھے پر سوار ہو کر طائف جا رہا تھا راستہ میں گدھے نے کود کر کہا جا کم بخت دفع ہو مجھ پر کیوں چڑھ بیٹھا گدھے نے اس کو نیچے پھینک دیا اور وہ کسی خاردار گھاس پر جا گرا جس سے اس کے پاؤں میں ایک معمولی سا کانٹا چبھ گیا۔ مگر اس معمولی کانٹے کا زخم اس قدر شدید ہوا کہ جانبر نہ ہو سکا اور یونہی ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گیا۔

مرزائیو چشم کوری چھوڑ کر تعصب کا زہر تھوک کر بغور دیکھو محبوبِ خدا سے گستاخیاں کرنے والوں کا انجام کتنا عبرتناک ہوا ہم تحفظ ختم نبوت کے ادنیٰ سپاہی یہ عبرتناک داستان سنا کر عبرت پکڑنے کے اسباب مہیا کرتے ہیں انہیں قصے کہانیاں مت سمجھو یہ عبرت کے انجام کا منظر کسی کا تعصب کسی کی کم عقلی کسی جاہل پن کسی کی شقی القلبی دور کر کے نور ریحان کی اعظم بخشے تو ہم بھی گے کہ قلم کے اشکوں کا نذرانہ درگاہ عالی میں قبولیت کا شرف پا چکا ہے مگر تمہیں تمہارے تعصب نے ہمارے بزرگوں کی تحریر کردہ کتابوں سے نفرت دے کر گستاخیاں کرنا سکھا دیا۔ یہ بہت بُرا ہے تم اپنے ہی گرو گھنٹال بے ایمان کی تحریریں پڑھ کر منصف مزاجی سے غور کرو کتنا تضاد ہے اس پر فریب بہروپئے کی بے ڈھنگی تحریروں میں مگر میرا نظریہ یہ ہے کہ تعصب پسند انسان ہم سے تو کیا خود اپنی ذات سے بھی انصاف نہیں برت سکتے۔ خداوند کریم پوری انسانیت کو کامل ہدایت دے۔ آمین۔

علوم دینیہ کی شائقین طالبات کیلئے
نادر موقع

بچیوں کے لئے ترجمہ قرآن، حدیث و فقہ کے سہ سالہ نصاب میں داخلہ جاری ہے میٹرک، ایف اے، بی اے کے عربی نصاب پڑھانے کا بھی معقول انتظام ہے۔

مدرسہ تعلیم القرآن للبنات، محمدی محلہ حضوری باغ روڈ ملتان

ضروری تصحیح

جلد نمبر ۶ شمارہ نمبر ۲۹ صفحہ ۱ کالم نمبر ۱ سطر ۵ کو اس طرح پڑھا جائے علی بیتا کالنون فی لنا جلد نمبر ۶ شمارہ نمبر ۲۹ صفحہ ۹ سطر ۴ اور ۵ کو اس طرح پڑھا جائے۔ ۲۰ صفر ۹۹ھ میں خلیفہ سلیمان بن عبدالملک کا انتقال ہوا۔ مدت خلافت ۲ برس پانچ مہینے پانچ دن ہے تاریخ کامل ابن اثیر صفحہ ۱، ج ۵۔ اسی طرح حضرت عمر بن عبدالعزیز کی مدت خلافت ۲ برس پانچ مہینے ۱۴ دن ہے۔ براہ کرم قارئین کرام اس غلطی کی تصحیح کریں۔

مسرت ڈائجسٹ

قادیانیوں کا ماہنامہ ہے

اس کا بائیکاٹ کریں

ضبط وترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

بستی میں جمعہ

محمد افضل ——— شجاع آباد

س:۔ ہمارے گاؤں کی مسجد میں عرصہ تیس سال سے جمعہ ہوتا چلا آ رہا ہے، لیکن بدقسمتی سے اس مسجد میں نماز پنجگانہ ادا نہیں ہوتی اور اس بستی کا کوئی آدمی مستقل نمازی نہیں ہے اور اب کسی وجہ سے ایک دفعہ اس مسجد میں نماز جمعہ ادا بھی نہیں ہو سکا، لیکن اب نماز جمعہ ادا کی جاتی ہے اور اب اس گاؤں کے نزدیک دوسری جگہ نماز جمعہ ادا نہیں ہوتا۔ یہ گاؤں بیس گھروں پر مشتمل تھا، لیکن چھ گھر اب دوسری جگہ منتقل ہو گئے ہیں جو نماز جمعہ میں شریک ہوتے تھے۔ اس گاؤں میں چار مختلف اقسام کی دکانیں بھی ہیں۔

ج:۔ چھوٹی بستی میں جمعہ نہیں ہوتا، ظہر کی نماز پڑھی جائے۔

ایک مسئلے کی تصحیح

ختم نبوت جلد ۶ شمارہ ۳۰ کے صفحہ ۱۲ پر "جائیداد کا مسئلہ" کا جواب غلط چھپ گیا ہے، صحیح جواب یوں ہے:

مرحوم کا ترکہ (تجہیز و تکفین، ادائے دیون و نفاذ وصیت کے بعد) ۷۲ حصوں پر تقسیم ہوگا، ان میں سے بیوہ کو ۹، ہر لڑکی کو ۸، بھائی کو ۱۰ اور بہن کو ۵ حصے دیئے جائیں گے۔ یا ۱۴۴ حصے کر کے مسئلے کی صورت یوں بنائی جائے:

مسئلہ ۲۴ × ۶ = ۱۴۴

بیوی	لڑکی	لڑکی	لڑکی	لڑکی	لڑکی	لڑکی	بھائی	بہن
۱۸	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۲۰	۱۰

مسئلے کی تصحیح کر لی جائے تاکہ کسی کی حق تلفی نہ ہو۔

رضاعت کا مسئلہ

غلام یٰسین ——— کراچی

س:۔ میرے بڑے بھائی محمد یونس نے میری دادی کا دودھ پیا ہے، اس طرح میری دادی اس کی رضاعی ماں ہو گئی اور میری دادی کی جتنی بھی اولاد ہے کیا وہ سب یونس کے بہن بھائی ہو گئے اور کیا میرے چچا کی لڑکی اس کے بھائی کی لڑکی کہلائے گی اور کیا وہ اس سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

ج:۔ آپ کے جس بھائی نے اپنی دادی کا دودھ پیا ہے وہ اپنی دادی کا رضاعی بیٹا بن گیا۔ اور اپنے چچاؤں اور پھوپھیوں کا رضاعی بھائی بن گیا، اس لئے کسی چچا یا پھوپھی کی لڑکی سے اس کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ اس کا رشتہ باہر کیا جائے۔

بیوی اور باندی میں کیا فرق ہے

محمد سلیمان ———

س:۔ بیوی اور باندی میں کیا فرق ہے؟ بیوی تو نکاح سے بنتی ہے اور باندی کیسے بنتی ہے؟

ج:۔ جس زمانے میں شرعی جہاد تھا، اس زمانہ میں جہاد میں جو کافر عورتیں گرفتار ہو جاتی تھیں، اگر ان کو آزاد کرنا یا ان کا تبادلہ قیدیوں کے ساتھ نہ ہوتا ہو تو ان کو باندیاں بنا لیا جاتا تھا۔ اور وہ جس کے حصے میں آتی تھیں اس کی ملکیت ہوتی تھیں۔ ان سے نکاح کی ضرورت نہیں تھی۔ اگر وہ اہل کتاب ہوتیں یا مسلمان ہو جاتیں تو ان سے صحبت بھی جائز تھی ——— اس زمانہ میں شرعی لونڈیوں کا وجود نہیں رہا۔

ایصالِ ثواب کا مسئلہ

محمد صبیح ——— ماڈل کالونی

س:۔ میرے والد صاحب کا گزشتہ دنوں انتقال ہو گیا تھا، میں نماز اور قرآن پاک پڑھ کر ان کی ذات کو بخشنا چاہتا ہوں، آپ سے یہ معلوم کرنا ہے کہ نماز اور قرآن پاک پڑھ کر ان کو کس طرح بخشا جا سکتا ہے۔

ج:۔ نفلی عبادات، صدقہ، نوافل، تلاوت وغیرہ کے بعد دعا کی جائے کہ یا اللہ اس کو قبول فرما کر اپنی رحمت سے اس کا ثواب فلاں کو عطا فرما۔

نماز کے مسائل

محمد شفیق الرحمٰن بھٹی ——— کارساز کراچی

س:۔ صبح جو فجر کی نماز پڑھی جاتی ہے، ۲ سنت نیت کر لی پھر کہاں سے پہلی رکعت شروع کرنی ہے اور کہاں تک پڑھنی ہے اسی طرح دوسری رکعت بھی کہاں سے شروع کرنی ہے اور کہاں تک پڑھنی ہے؟

ج:۔ پہلی رکعت میں ثنا، تعوذ، تسمیہ، فاتحہ اور کوئی سورہ اور دوسری میں تسمیہ، فاتحہ اور کوئی سورہ پڑھی جاتی ہے۔

س:۔ ظہر کی سنت کس طرح پڑھیں۔ پہلی رکعت میں کیا پڑھنا ہے اور کہاں تک پڑھنا ہے؟

ج:۔ پہلی رکعت میں وہی جو اوپر لکھ چکا ہوں اور باقی رکعتوں میں وہی جو دوسری رکعت کے بارے میں لکھ چکا ہوں۔

س:۔ عصر کی سنتوں اور فرضوں کو کس طرح پڑھنا ہے؟

ج:۔ عصر کی چار سنتوں کی ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ بھی ملائی جاتی ہے۔ اور فرض کی صرف پہلی دو رکعتوں میں سورۃ ملائی جاتی ہے، باقی دو میں صرف فاتحہ بسم اللہ کے ساتھ پڑھیں۔

س:۔ ۳ فرض، ۲ سنت، ۲ نفل کس طرح پڑھیں؟

ج:۔ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ کے بعد سورۃ پڑھی جاتی ہے اور بعد میں صرف فاتحہ۔ سنت و نفل کا طریقہ وہی ہے جو سنت فجر میں لکھ چکا ہوں۔

قبر میں سوال وجواب

محبوب علی خاں ——— کراچی

س:۔ ہمارے رسول کریمؐ نے فرمایا ہے کہ جب مردہ کو دفن کیا جاتا ہے تو اس کے بعد منکر ونکیر قبر میں آتے ہیں اور مردے کو بٹھا کر کچھ سوال وجواب کرتے ہیں۔ براہ کرم مطلع فرمائیں کہ ان سوالات کا صحیح جواب کیا ہے؟ حدیث کی روشنی میں اظہار فرمادیں اور کیا مرنے کے بعد ہماری زبان قدرتاً عربی ہوجائیگی

ج:۔ سوال تو آپ نے کیا نہیں، حدیث نقل کردی ہے جس میں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ مردے سے مندرجہ ذیل سوالات کئے جاتے ہیں:

(۱) تیرا رب کون ہے؟

(۲) تیرا دین کیا ہے؟

(۳) تو اس شخص (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا تھا؟

مسلمان یہ جواب دیتا ہے:۔

(۱) میرا رب اللہ ہے۔

(۲) میرا دین اسلام ہے

(۳) یہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اور منافق ہر سوال کے جواب میں کہتا ہے ہاہا! میں نہیں جانتا۔ زبان جنت میں تو بعض روایات کے مطابق عربی ہوگی، قبر کی زبان کا مجھے علم نہیں۔

فجر کی نماز

وسیم ——— کراچی

س:۔ کیا اخبار میں دیئے گئے سورج طلوع ہونے کے وقت سے ۲۰، ۲۵ منٹ پہلے ہم فجر کی نماز ادا کرسکتے ہیں؟ جبکہ صبح کی روشنی پھیل چکی ہوتی ہے، اس بارے میں ہم لوگ الجھن کا شکار ہیں کیونکہ صبح اٹھنے میں اکثر دیر ہوجاتی ہے اور اکثر لوگوں سے سنا ہے کہ روشنی ہوجانے پر نماز ادا نہیں کی جاسکتی۔

ج:۔ سورج نکلنے سے پہلے اگر فجر کی نماز پڑھ لی جائے تو ہوجاتی ہے۔ خواہ روشنی پھیلی ہوئی ہو۔

جہیز کا مسئلہ

ایک صاحب ——— کراچی

س:۔ ہمارے معاشرے میں جہیز اور بری کی مذہبی اور قانونی حیثیت کیا ہے؟

ج:۔ جہیز کی اصل ہدیہ اور تحفہ ہے جو بچی کو رخصت کرتے ہوئے دیا جاتا ہے اپنی ہمت اور توفیق کے مطابق دینا سنت ہے آج کل جو رواج ہے وہ محض ریاکاری اور دکھلاوا ہے۔ اس لئے جائز نہیں۔

نماز قصر کا مسئلہ

صلاح الدین ——— ڈگری

میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں انجینیرنگ یونیورسٹی کا طالب علم ہوں، اور اس پڑھائی کے سلسلے میں حیدر آباد میں رہتا ہوں جو میرے گاؤں سے تقریباً ۱۰۰ کلومیٹر دور ہے۔ یہاں پر ہاسٹل میں رہتا ہوں۔ اب آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ میں یہاں یعنی حیدر آباد میں مسافر ہوں یا نہیں؟ کیونکہ مجھے تقریباً چار سال یہاں پر رہنا ہے، لیکن میں حیدر آباد کبھی بھی ۱۵ دن نہیں ٹھہرتا، اب آپ یہ بتائے کہ میں یہاں قصر نماز پڑھوں یا پوری نماز؟ کیونکہ تقریباً چار مولوی صاحبان سے یہ مسئلہ پوچھا تو دو نے یہ جواب دیا کہ آپ پوری نماز پڑھیں اور دو نے یہ جواب دیا کہ آپ قصر نماز پڑھیں ورنہ گناہ ہوگا۔ اس وجہ سے یہاں ہاسٹل میں کافی پریشانی رہتی ہے، اب تو میں قصر نماز پڑھ رہا ہوں۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر قصر نماز واجب ہوجائے اور پھر بھی اگر نماز پوری پڑھی جائے تو کیا اس سے گناہ ہوگا؟

اگر مجھ پر ہاسٹل میں رہتے ہوئے قصر نماز واجب تھی اور وہ میں نے لاعلمی میں پوری پڑھیں تو اس کا کیا ہوگا؟

ج:۔ اگر آپ ایک مرتبہ پندرہ دن قیام کرلیں تو جب تک حیدر آباد ٹھہرنا ہے آپ وہاں مقیم ہوں گے اور پوری نماز پڑھیں گے ایک دفعہ پندرہ دن قیام کے بعد اگر دوبارہ تھوڑے دنوں کا بھی قیام ہو تب بھی آپ پوری نماز پڑھیں گے اور اگر آپ نے حیدر آباد پندرہ دن کا قیام کبھی نہیں کیا تو آپ وہاں مسافر نہیں، اگر کسی کو تردد ہو کہ میں مسافر ہوں یا مقیم تو اس کو پوری نماز پڑھنی چاہئے اس لئے آپ نے جو پوری نمازیں پڑھیں وہ صحیح ہوگئیں۔ مسافر کو پوری نماز پڑھنے کی اجازت نہیں۔

عدت کے ایام میں زینت

مہتاب احمد ——— کراچی

س:۔ بیوی کو شوہر کی وفات کے بعد ریشمی کپڑا پہننا منع ہے۔ کیا نائلون اور دوسرے تمام مصنوعی دھاگے سے بنے ہوئے کپڑے جو عموماً سوتی کپڑے کے بھاؤ میں مل جاتے ہیں اور موجودہ دور میں بہت عام ہیں لیکن خالصتاً سوتی کپڑے نہیں ہیں، بلکہ سوتی اور مصنوعی دھاگے کی آمیزش سے بنائے جاتے ہیں یا خالصتاً نائلون اور مصنوعی دھاگے کے تیار شدہ ہیں ممنوع ہیں؟

ج:۔ عورت کو عدت کے ایام میں زینت لگانا منع ہے نئے اور رنگ دار اور پھول دار کپڑے نہ پہنے، بلکہ پرانے میلے کچیلے پہنے۔

فالج زدہ معذور کی نماز

ایک صاحب ——— راولپنڈی

س:۔ میرے والد صاحب فالج زدہ ہیں، انہیں تقریباً ہر گھنٹے یا آدھے گھنٹے بعد پیشاب کی حاجت ہوتی ہے اور ہر نماز کے لئے استنجا کرانے میں ان کے لئے بھی کافی تکلیف دہ عمل ہے اور ہم لوگوں کے لئے بھی، تو کیا وہ استنجا کرکے نماز پڑھا کریں یا بغیر اس کے بھی پڑھ سکتے ہیں؟

ج:۔ ٹیشو پیپر سے پیشاب خشک کرادیا کریں، پانی سے استنجا ضروری نہیں۔

س:۔ اس کے علاوہ کیا وہ وضو کیا کریں یا نہیں جبکہ وہ استنجا نہ کریں اور وضو میں اگرچہ کوئی آدمی چاہے تو ان کا وضو کراسکتا ہے۔ مثلاً ان کا منہ دھودے، ان کا بازو دھودے اور پاؤں بھی دھودے، اگرچہ یہ بھی کافی تکلیف دہ عمل ہے؟

باقی ص۲۹

قادیانیوں اور لاہوریوں کا باہمی اختلاف
جنگِ زرگری ہے

مسٹر محمد علی لاہوری ایم اے اور اس کی پارٹی کا عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی حقیقی نبی تو نہیں مگر مجازی اور لغوی نبی ہیں اور مسیح موعود حقیقی ہیں۔ لاہوری جماعت کے بارے میں لوگ سوال کرتے ہیں کہ یہ کیوں کافر ہے۔ جبکہ یہ جماعت مرزا کو نبی نہیں مانتی ۔ ۔ ۔ ۔ جواب یہ ہے کہ کسی جماعت کا مسلمان یا کافر ہونا اس پر موقوف نہیں کہ وہ مرزا کو نبی مانتی ہے یا نہیں۔ اول دیکھنا یہ ہے کہ مرزا خود کیا کہتا ہے؟ سو دعوئ نبوت کے متعلق خود مرزا کی عبارتیں ایسی موجود ہیں جنہیں مرزا قادیانی نے صاف الفاظ میں با آوازِ بلند یہ کہہ دیا کہ میں خدا کا نبی اور رسول ہوں اور بہر بات میں تمام انبیاء سے بڑھ کر ہوں اور دعوئ نبوت کے بارے میں مرزا کی صدہا عبارتیں ایسی صریح موجود ہیں کہ جن کی مراد اور مفہوم بالکل واضح ہے۔ مرزا قادیانی نے بار بار اس بات کا اعلان کر دیا کہ جو میری نبوت کو نہ مانے یا میرے بارے میں متردد ہو وہ کافر اور جہنمی ہے۔ اس سے بیاہ شادی کے تعلقات جائز نہیں اور نہ اس کی نماز جنازہ میں شرکت جائز ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی اعلان کیا کہ اپنے دعویٰ کے انکار کرنے والوں کو کافر کہنا انہی نبیوں کی شان ہے جو خدا کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لے کر آئے ہوں۔

پس لاہوری جماعت مرزا کے قول اور فتوے کے مطابق کافر اور جہنمی ہوئی۔ کیونکہ لاہوری جماعت والے مرزا کو نبی نہیں مانتے بلکہ محض مجدد مانتے ہیں۔ دوم یہ کہ اگر لاہوری جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتی ہے اور آپ کے بعد کسی کے لئے نبوت جائز نہیں مانتی تو سوال یہ ہے کہ جب ایسی بے شمار صریح عبارتوں سے مرزا کا دعوئ نبوت ثابت ہو گیا تو ختم نبوت کے عقیدہ کی بنا پر مرزا دائرۂ اسلام سے خارج ہو گیا تو ایسی صورت میں مرزا کو ادنیٰ درجہ کا مسلمان سمجھنا بھی کفر ہے۔ جس شخص کا کفر ثابت ہو جائے تو اس کو مسلمان سمجھنا بھی کفر ہے۔ چہ جائیکہ اس کو مجدد یا مسیح موعود مانا جائے۔ مدعی نبوت کو تو مسلمان سمجھنا بھی کفر ہے اور اس کو مجدد سمجھنا تو اس سے بڑھ کر کفر ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص مسیلمۂ کذاب کو نبی تو نہ مانے لیکن اس کو مجدد مانے تو یہ شخص بھی بلا شبہ کافر ہے۔ مدعی نبوت اور یقینی کفر کرنے والوں کے قول میں کسی قسم کی تاویل کرنا یا اس کی طرفداری کرنا یہ بھی بلا شبہ کفر ہے نیز یہ کہ مرزا قادیانی صرف دعوئ نبوت کی وجہ سے ہی کافر نہیں بلکہ اور وجوہ سے بھی کافر ہے، اور مرزا کے یہ عقائد کفریہ صریح اور صاف ہیں اور اردو زبان میں ہیں جس کے سمجھنے میں کوئی دشواری نہیں اور یہ ہر کفر تشو تشو عنوان اور تشو تشو تعبیر سے مرزا کی کتابوں میں مذکور ہے جس میں تاویل کی کوئی گنجائش نہیں۔ ایسے صریح کافر اور مرتد کو تو ادنیٰ درجہ کا مسلمان سمجھنا بھی کفر ہے، چہ جائیکہ اس کو مجدد یا مسیح موعود مانا جائے۔ لاہوری جماعت اگرچہ بظاہر مرزا کو نبی نہیں مانتی اور اس کی نبوت کی قائل نہیں۔ لیکن سوائے نبوت کے دعوے کے مرزا کی ان تمام باتوں کی تصدیق کرتی ہے اور دل و جان سے ان پر ایمان رکھتی ہے کہ جو بلا شبہ کفر ہیں۔ قرآن و حدیث اور اجماع امت کے خلاف ہیں۔“

خلاصۂ کلام یہ کہ لاہوری جماعت اگرچہ مرزا کے دعوئ نبوت کی تصدیق نہیں کرتی۔ لیکن دیگر عقائدِ کفریہ میں تو اس کی ہمنوا ہے۔ بالفرض اگر مرزا نبوت کا دعویٰ نہ کرتا تب بھی وہ ان عقائد کفریہ کی بنا پر کافر اور مرتد تھا تو اس بنا پر بھی لاہوری جماعت کافر ٹھہرتی ہے، اس لئے کہ کفریات کا دعویٰ ہمنوائی بھی کفر ہے۔ مثلاً کوئی شخص نبوت کا دعویٰ تو نہ کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صدقِ دل سے خاتم النبیین بھی مانے لیکن وہ شخص ان امور کا انکار کرے جو آیاتِ قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے ثابت ہیں۔ مثلاً (۱) انبیاء کرام کی توہین کرے (۲) ان کے معجزات کا انکار کرے (۳) ان کے حسب نسب میں طعن کرے تو ایسا شخص بلا شبہ کافر ہے۔ اور جو شخص ان عقائدِ کفریہ میں اس کا ہمنوا ہے تو وہ بھی کفر میں ان کے ساتھ برابر کا شریک ہے یہی حال لاہوری جماعت کا ہے کہ اگرچہ بظاہر مرزا کو نبی نہیں مانتی لیکن مرزا کے دوسرے عقائد کفریہ کو دل و جان سے حق سمجھتی ہے۔ علاوہ ازیں لاہوری جماعت کے پیشوا محمد علی لاہوری نے انگریزی اور اردو میں قرآن کریم کی تفسیر لکھی ہے جس میں بہت سی آیاتِ قرآنیہ کی تحریف کی ہے۔ یہ تحریفات بھی اس جماعت کے کفر کے مستقل وجوہ ہیں۔ خواہ یہ جماعت مرزا قادیانی کو مانے یا نہ مانے یہ تحریفات اس جماعت کے کفر و الحاد کے مستقل وجوہ ہیں۔

پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ مرزا قادیانی صاف اور صریح الفاظ میں با آوازِ بلند یہ کہتے ہیں کہ جو مجھ کو نہ مانے وہ کافر اور جہنمی ہے تو مرزا کے اس فتوے کی بنا پر لاہوری جماعت کافر اور جہنمی ٹھہرتی ہے، کیونکہ لاہوری جماعت مرزا کو نبی نہیں مانتی، محض مجدد یا محدث مانتے ہیں ان کو کفر سے نجات نہیں ملتی۔ بہرحال لاہوری جماعت مرزا قادیانی کے فتوؤں کی رو سے بھی کافر اور جہنمی ہے۔

لاہوری مرزائیوں سے سوال

اکرم مرزا صاحب

حقیقی نبوت کے مدعی نہ تھے تو یہ بتلایا جائے کہ حقیقی نبوت کا دعویٰ کن الفاظ سے ہوتا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو مرزا کے نزدیک بھی حقیقی نبی تھے۔ جو الفاظ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے لئے قرآن کریم میں آئے ہیں وہی الفاظ

مرزا قادیانی نے اپنے لئے استعمال کئے ہیں، لہٰذا یہ کہنا کہ مرزا قادیانی حقیقی نبوت کے مدعی نہ تھے صریح مکابرہ اور مجادلہ ہے، ایک شخص صراحۃً علی الاعلان یہ کہہ رہا ہے کہ میں وزیر اعظم ہوں، اور آپ یہ کہتے ہیں کہ اس کی مراد ظلی اور بروزی، مجازی اور لغوی وزارت ہے۔ مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کی عبارتیں عموماً اردو زبان میں ہیں۔ کیا سوائے محمد علی لاہوری کے کوئی اردو زبان سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا؟

اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ مرزا قادیانی نے نبوت حقیقیہ کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ ظلی، بروزی اور مجازی نبوت کے مدعی تھے تو یہ بتلایا جائے کہ کیا ظلی اور مجازی نبوت پر ایمان لانا فرض ہے اور کیا اس کا انکار کفر ہے؟

نیز یہ بتلایا جائے کہ لاہوری جماعت اس گروہ کو جو مرزا کو حقیقۃً نبی مانتی ہے جیسے بشیر الدین محمود وغیرہ اس کی تکفیر کیوں نہیں کرتی؟ لاہوری جماعت کو چاہیئے کہ قادیانی جماعت کے کفر کا اعلان کرے اور ان سے شادی بیاہ اور میراث کے عدم جواز کا فتویٰ دے۔ لیکن معاملہ برعکس ہے جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صحیح معنی میں خاتم النبیین مانتے ہیں۔ لاہوری جماعت ان سے کافروں کا سا سلوک کرتی ہے اور کسی مرزائیہ لڑکی کا نکاح غیر مرزائی سے جائز نہیں سمجھتی اور نہ ان کے پیچھے نماز درست سمجھتی ہے اور قادیانی جماعت سے شادی، میراث وغیرہ سب کو جائز اور حق سمجھتی ہے، حالانکہ یہ جماعت ختم نبوت کی منکر ہے اور خاتم النبیین کے بعد مرزا کو نبی مانتی ہے جو سراسر عقیدہ ختم نبوت کے خلاف ہے۔

نیز اگر آپ کے نزدیک مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تو کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں بھی نہیں دیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضلیت کا دعویٰ بھی نہیں کیا اور کیا مرزا نے اسلام کے قطعی اور اجماعی امور میں تاویل اور تحریف بھی نہیں کی۔ لاہوری مرزائی اگرچہ ظاہراً مرزا صاحب کو نبی نہیں کہتے، لیکن دعویٰ نبوت کے علاوہ تو مرزا کی تمام کفریات کو حق سمجھتے ہیں، جو شخص صریح کافر کو کافر نہ سمجھے وہ بھی کافر اور مرتد ہے۔ لاہوری جماعت کا عجیب حال ہے کہ مرزا کو ملہم اور مامور من اللہ بھی سمجھتی ہے اور مرزا کے دعویٰ نبوت کا انکار بھی کرتی ہے۔ قادیان کے متنبی سے بھی وابستہ رہنا چاہتی ہے اور مسلمان بھی رہنا چاہتی ہے۔۔۔ ایں خیال است و محال است و جنوں۔

قادیانی جماعت سے سوال

جب آپ کے نزدیک مرزا حقیقۃً نبی ہے تو پھر آپ لاہوری جماعت کی تکفیر کیوں نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ آپ کے اعتقاد کے مطابق ایک حقیقی نبی اور رسول کے منکر ہیں، حیرت ہے کہ مرزا محمود وغیرہ کے نزدیک تمام دنیا کے مسلمان جو کہ مرزا کو نبی نہ مانیں تو وہ کافر اور مرتد ہیں، مگر محمد علی لاہوری اور ان کے متبعین اگرچہ مرزا قادیانی کی نبوت کا انکار کریں وہ کافر اور مرتد نہیں۔ بھائی بھائی ہیں، آخر قادیانی حضرات بتلائیں کہ وہ لاہوریوں کو کیوں کافر نہیں کہتے، آخر وہ بھی مرزا کو نبی نہیں مانتے اور مرزا غلام احمد کا فتویٰ ہے "جو مجھے (مرزا) نبی نہ مانے وہ کافر ہے" اور جو نبی کے منکر اور مکذّب کو کافر نہ جانے تو وہ بھی کافر ہے۔

معلوم ہوا کہ قادیانیوں کا یہ اختلاف سب جنگ زرگری اور نفاق ہے۔ آخر اس کا مطلب کیا ہے کہ لاہوری مرزا قادیانی کو نبی نہ مانیں تو کافر نہیں اور تمام دنیا کے مسلمان مرزا کو نبی نہ ماننے کی وجہ سے کافر اور مرتد ہوں۔ معلوم ہوا کہ قادیانی اور لاہوری در پردہ سب ایک ہیں (والکفر ملۃ واحدۃ) اصل وجہ یہ ہے کہ جب لاہوری جماعت نے مرزا کو مسیح موعود اور مامور من اللہ مان لیا تو گویا نبی مان لیا۔ ہمارے نزدیک محمد علی لاہوری منافق تھا اور مرزا محمود منافق نہیں، صاف کہتا ہے کہ میرا باپ حقیقۃً نبی تھا، اور لاہوری جماعت بہ نسبت قادیانی جماعت کے زیادہ خطرناک ہے۔ نفاق کے پردہ میں اپنے کفر کو چھپاتی ہے۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

بقیہ: بزم ختم نبوت

لاجواب رسالہ

اشفاق احمد کہروڑ پکا ——— ملتان

میں دوسری جماعت کا طالب علم ہوں۔ جمعہ کے دن میں اپنی دکان پر بیٹھا ہوا تھا تو کہروڑ پکا کے تالاب والی مسجد کے خطیب حضرت مولانا غلام محمد نے جمعہ کی تقریر میں کہا: ہر ہفتے ایک رسالہ آتا ہے جس کا نام "ختم نبوت" ہے۔ اس دن سے میں ہر ہفتے اس رسالہ کا بے چینی سے انتظار کرتا ہوں، مجھے یہ رسالہ بہت پسند ہے کیونکہ ہم ابھی طالب علم ہیں اور ابھی شروع ہی سے دین اسلام کے متعلق علم ہونا چاہیے۔ یہ ایک لاجواب رسالہ ہے، اللہ تعالیٰ اس کو مزید ترقی دے آمین۔

رسالہ ختم نبوت کا عظیم شاہکار ہے

قاری نوید مسعود ہاشمی ——— ساہیوال

ہفت روزہ ختم نبوت کا تعارف قاری خبیب الرحمٰن جو بلدیہ ساہیوال سے ہوا۔ آپ کو اس پرفتن دور میں ختم نبوت کی اشاعت پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ساہیوال میں تو ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۵ء کے بعد سے مرزائیوں کو بدتر سمجھا جاتا ہے کیونکہ ۲۶ اکتوبر کا دن وہ دن تھا جب مرزائی غنڈوں نے ہمارے دو مسلمان بھائیوں قاری بشیر اور اطہر رفیق کو اپنے مرزائی دوستوں کے سامنے شہید کر دیا تھا اور پھر ہم نے اسی دن سے مرزائیوں کے خلاف ایک منظم تحریک شروع کر دی ہے۔ آپ کا ہفت روزہ ختم نبوت واقعی تحفظ ختم نبوت کا عظیم شاہکار ہے، اب تو مجھے انتظار رہتا ہے کہ کب پہلا ہفتہ جائے اور دوسرا ہفتہ آئے اور کب ہفت روزہ ختم نبوت کی زیارت نصیب ہو۔

میں کھلے دل کے ساتھ آپ جیسے عظیم مجاہدوں کے ختم نبوت کے سلسلہ میں خدمات کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ خدا آپ جیسے عظیم مجاہدوں کو تادیر سلامت رکھے۔

آزادیٔ افکار ابلیس کی ایجاد

محمد اقبال رنگونی، مانچسٹر

سابق وفاقی وزیر تعلیم اور انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے مدیر ڈاکٹر محمد افضل نے "نگار" کی ۶۲ ویں سالگرہ سے خطاب کرتے ہوئے علمائے کرام پر شدید تنقید کی انہوں نے مسلمانانِ پاکستان کو علماء سے بیزار ہوجانے کی تلقین کرتے ہوئے کہا کہ:

اہل عقل و دانش حقیقی مسائل کی تعبیر پیش کرنے کے لئے میدانِ عمل میں آئیں، ہمیں ایک اور اقبال اور نیاز فتحپوری کی ضرورت ہے، ان کے مجاوروں کی نہیں۔

ڈاکٹر صاحب کے بعد رویت ہلال کمیٹی کے سربراہ مولوی غلام مصطفیٰ نے یوں گوہر فشانی کی کہ:

جاہلانہ مذہبی عقائد کا جمود توڑنے کی ابتدا سر سید احمد خان نے کی اور اس کام کو علامہ نیاز فتحپوری نے بڑی خوبی سے آگے بڑھایا۔ (جنگ یکم دسمبر ۱۹۸۸ء لندن)

قارئین کرام اس امر سے واقف ہوں گے کہ "نگار" ایک رسالہ کا نام تھا، اس کے مدیر جو نیاز فتحپوری صاحب تھے، جو اپنے آپ کو قرآن و حدیث کی تفسیر و تشریح کا سب سے زیادہ ماہر سمجھتے تھے۔ اور ڈاکٹر محمد افضل و مولوی غلام مصطفیٰ نے بھی نیاز فتحپوری صاحب کو اس انداز میں قوم کے سامنے پیش کیا، گویا قرآن و حدیث کی اصل تفسیر و تشریح جو کچھ نیاز فتحپوری نے کی ہے، اس پر چل کر ہی مسلمانانِ پاکستان حقیقی مسائل پر غور کر کے ان سے کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

سابق وفاقی وزیر تعلیم اور رویت ہلال کمیٹی کے سربراہ نے جس شخص کو اتنی اہمیت کے ساتھ پیش کیا ہے، ہم بھی ذرا اس کے خدوخال سے واقف ہونا چاہتے ہیں، بجائے اس کے کہ ہم کچھ کہیں، خود ہی اس کے نظریات ملاحظہ فرمائیے۔

نیاز فتحپوری قرآن و حدیث کا زعم خویش ماہر ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے قرآن و حدیث میں تحریف اور عقائد اسلامیہ کی من مانی تفسیر کرنے لگا تو علماء کرام نے انہیں متنبہ فرمایا۔ قرآن و حدیث کے حوالے سے اس کے عقائد کا باطل ہونا ثابت کیا۔ بجائے اس کے کہ نیاز صاحب صحیح عقائد اختیار کر لیتے، الٹے علمائے کرام پر برس پڑے اور یوں گویا ہوئے!

"اگر مولویوں کی جماعت واقعی مسلمان ہے تو میں یقیناً کافر ہوں اور اگر میں مسلمان ہوں تو یہ سب نامسلمان ہیں۔"

(من و یزداں حصہ اول ص۶۰)

گویا مسلمان یا تو علمائے حقانی ہیں یا پھر میں ہوں اگر وہ ہیں تو میں نہیں یعنی علمائے حقانی سے جان چھڑانا نیاز صاحب کا اصل الاصول تھا کہ جب تک علماء حقانی کی جماعت رہے گی، دین میں من مانی نہیں کی جا سکتی اسلئے ان سے پیچھا چھڑانا ہوگا اور یہی بات سابق وفاقی وزیر ڈاکٹر محمد افضل صاحب فرما رہے ہیں کہ انہیں اہل عقل و دانش (یعنی مغربی تعلیم سے آراستہ و پیراستہ) کی ضرورت ہے، علماء کی نہیں۔

اس کے ساتھ ہی ہمیں اس امر پر شدید حیرت ہوتی ہے کہ علامہ محمد اقبال اور نیاز فتحپوری میں کیا جوڑ اور مناسبت ہے؟ میں یہ بات اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ علامہ محمد اقبال مرحوم تو علماء حقانی پر فدا اور ان کے عاشق تھے اور علماء کرام سے شدید محبت کرتے تھے، جبکہ نیاز فتحپوری علمائے کرام سے شدید نفرت کرتا ہے۔ اگر علامہ اقبال اور نیاز فتحپوری کو ایک جگہ رکھ دیا جائے تو ظاہر ہے دونوں کے نظریات میں شدید تفاوت ہوگا اور حقیقی مسائل کے حل میں علامہ اقبال مرحوم پھر آڑے آجائیں گے، اس لئے ڈاکٹر محمد افضل اور رویت ہلال کمیٹی کے سربراہ کو چاہیے تھا کہ وہ علامہ اقبال مرحوم کا نام لینے کے بجائے مسٹر عبداللہ چکڑالوی، مسٹر غلام پرویز یا غلام قادیانی کا نام پیش کر دیتے تا کہ کم از کم نظریات کا تو اتفاق ہوتا۔ فتحپوری صاحب کے نظریات آپ نے پڑھے۔ اب علامہ محمد اقبال مرحوم کا علماء کے بارے میں نظریہ پڑھیے! جناب شبیر بخاری صاحب کے نام لکھتے ہیں کہ:

"اسلام نام ہے علماء باعمل کی صحبت کا۔" (صحیفہ اکتوبر ۱۹۷۳ء ص۲۴)

ایک موقع پر صاف صاف کہا کہ: دین کی اصل حقیقت ائمہ اور علماء کی کتابیں پڑھنے سے ہی کھلتی ہے۔

(مکاتیب اقبال ص۲)

ایک موقع پر کہا: ہم مذہب کو تمام چیزوں سے بالاتر سمجھتے ہیں اور علمائے کرام کو اپنا حَکَم سمجھتے ہیں۔

(اقبال اور انجمن حمایت اسلام ص۹۰)

علامہ سید سلیمان ندوی مرحوم کے نام ایک خط میں تحریر فرمایا کہ:

"اس وقت مذہبی اعتبار سے دنیائے اسلام کو رہنمائی کی سخت ضرورت ہے اور میرا یہ عقیدہ ہے کہ ہندوستان کے علماء اس کام کو با احسن وجوہ انجام دے سکتے ہیں" الخ

(اقبال نامہ حصہ اول ص۱۴۲)

غور فرمائیے! نیاز فتحپوری اور علامہ اقبال مرحوم کے نظریات میں کس قدر نمایاں فرق ہے۔ اس لئے علامہ مرحوم کو نیاز فتحپوری کے ساتھ ایک جگہ بٹھانا علامہ مرحوم کی گستاخی اور حد درجہ توہین ہے۔

(۲) نیاز فتحپوری صاحب کا حدیث شریف کے بارے میں کیا نظریہ تھا، اسے ملاحظہ فرمائیے!

"قصہ مختصر یہ کہ اولین بیزاری اسلامی لٹریچر کی طرف سے مجھ میں احادیث نے پیدا کی" الخ۔

(من و یزداں حصہ اول ص۵۰)

ظاہر ہے کہ جب احادیث پاک سے ہی انسان بیزار ہوجائے تو پھر اس کے نزدیک نہ مذہب کوئی چیز ہے اور نہ ہی اسلامی عقائد و نظریات — کیونکہ یہ تمام اسلامی عقائد و نظریات قرآن و حدیث کے ذریعہ ہی بتلائے گئے ہیں، اگر احادیث

ہی سے جان بچھڑالی جائے تو دین بچوں کا کھیل بن جائے گا۔ نیاز فتح پوری نے احادیث سے بیزاری اختیار کی تو ان پر کون کون سے علوم کھلے اس کی ایک جھلک دیکھیے:

"اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خدا کے متعلق قرآن کے بتائے ہوئے تصورات... دوزخ و جنت، حشر و نشر وغیرہ عقائد ان سب کا مفہوم میرے لئے کچھ سے کچھ ہو گیا ہے کیونکہ اب مجھے نہ صرف یہ عقائد بلکہ خود مذہب کا وجود بچوں کا کھیل نظر آنے لگا۔" (من و یزداں حصہ اول صفحہ ۱۰)

آگے چل کر لکھتا ہے:

"اب پھر اس کا اعادہ کرتا ہوں کہ جب تک مذہب کا وجود باقی ہے، دنیا کا امن و سکون خطرے میں ہے۔" (ایضاً صفحہ ۹۴)

اور آگے لکھتا ہے:

"مذہب کسی زمانہ میں مفید ہو یا مضر۔ بحالات موجودہ اس کے نقصانات کھلے ہوئے ہیں اور اس کو ذریعہ نجات قرار دینا حماقت ہے" (ایضاً صفحہ ۹۵)

غور فرمائیے! احادیث کریمہ سے بیزاری، علماء کرام سے شدید نفرت نے فتح پوری صاحب کو کس جگہ لا کر کھڑا کر دیا: انہیں مذہب کا وجود بچوں کا کھیل نظر آنے لگا۔ مذہب کو ذریعۂ نجات بتانا پاگل پن نظر آیا۔ مذہب کو سکونِ عالم کے لئے خطرے کا الارم سمجھا گیا۔ یہ ہے وہ نظریہ جو سابق وفاقی وزیر اور رویت ہلال کمیٹی کا سربراہ مسلمانانِ پاکستان کو پیش کرنا چاہتا ہے۔ (استغفر اللہ)

مگر علامہ محمد اقبال تو صاف فرماتے ہیں کہ:

"ہم مذہب کو تمام چیزوں سے بالاتر سمجھتے ہیں"

اب یہ اہلِ عقل و دانش ڈاکٹر صاحب مرحوم کے ارشاد سے حقیقی مسائل کا حل نکالیں گے، یا نیاز فتح پوری جیسے منکرِ حدیث و منکرِ دین کے نظریات سے؟ ڈاکٹر صاحب مرحوم کی منکرینِ حدیث پر ضربِ کاری ملاحظہ کیجئے:

کون ہے تارکِ آئینِ رسولِ مختار
مصلحت وقت کی ہے کس کے عمل کا معیار
کس کی آنکھوں میں سمایا ہے شعارِ اغیار
ہو گئی کس کی نگاہ طرزِ سلف سے بیزار
قلب میں سوز نہیں روح میں احساس نہیں
کچھ بھی پیغامِ محمد کا تمہیں پاس نہیں

غور فرمائیے! منکرینِ حدیث خصوصاً نیاز فتح پوری پر ڈاکٹر صاحب مرحوم نے کیسی ضربِ کاری لگائی ہے؟ جو لوگ حدیث و سنت سے بیزار اور اس کا انکار کرتے ہیں وہ مصلحتِ وقت کا راگ الاپ کر ملحدوں کے ہاتھ میں دین کی باگ ڈور دینا چاہتے ہیں اور پھر ان کے ذریعہ اسلام کا ڈھانچہ تبدیل کر دیتے ہیں، علامہ مرحوم سوال کرتے ہیں کہ آخر یہ تمہارے آنکھوں میں غیروں کا طور طریق کس طرح سما گیا ہے؟ الحاصل سلف صالحین سے تعلق اور احادیثِ پاک سے تمسک اقبال کے نزدیک بہت ہی اہم ہے، جبکہ نیاز فتح پوری نہ صرف حدیث بلکہ مذہب کے وجود سے ہی بیزار ہے۔

غالباً ایسے ہی موقع کے لئے علامہ مرحوم نے فرمایا تھا: ؎

تری نگاہ میں ثابت نہیں خدا کا وجود
مری نگاہ میں ثابت نہیں وجود ترا

ہماری ڈاکٹر محمد افضل سابق وفاقی وزیر تعلیم اور رویت ہلال کمیٹی کے سربراہ سے گذارش ہے کہ مغربی ذہنیت سے قطع تعلق کیجئے اور قرآن و حدیث اور سلف صالحین کا دامن تھام کر اپنی عاقبت درست فرمائیے! دین کی باگ ڈور علماء حقانی کے پاس ہی رہے تو یہ اس کی زندگی کی علامت ہے اور خدانخواستہ ایسے ملحدوں اور زندیقوں کے ہاتھ میں چلی جائے تو سمجھئے دین و اسلام بازیچۂ اطفال بن جائے گا، اس لئے کہ مغربی تہذیب سے آراستہ کی ذہنیت نہایت پست ہوا کرتی ہے، اور دین و اسلام کا اسی ذہنیت سے خاکہ بنانا چاہتی ہے... خود علامہ محمد اقبال مرحوم نے کہا تھا:

"مسلمانوں کا مغرب زدہ طبقہ نہایت پست فطرت ہے" (سید سلیمان ندوی مرحوم کے نام)

اور جن امور کے بارے میں آپ کا یہ گمان ہے کہ علماء کرام ان چیزوں سے بے خبر اور ناواقف ہیں، یہ بھی غلط ہے۔

ایک موقع پر جب یہ بات آئی تھی تو علامہ اقبال مرحوم نے کہا تھا:

"یہ کہنا کہ علماء اسلام ان حقائق سے بے خبر تھے صحیح نہیں وہ اس سلسلے میں بہت کچھ لکھ چکے ہیں، ان کی نظر ہر بات پر تھی وہ تہذیب و تمدن اور اجتماع و عمران کے مسائل سے غافل نہ تھے نہ علم و حکمت اور مابعد الطبیعی افکار سے۔ جس میں قرآن مجید نے ان کی رہنمائی کی، یہ انہیں کا کہنا تھا کہ قرآن مجید خلاصہ کائنات ہے۔" (اقبال کے حضور صفحہ ۱۱)

کاش کہ یہ بات سابق وفاقی وزیر تعلیم اور رویت ہلال کمیٹی کے سربراہ کو بھی معلوم ہو جاتی تو کبھی ایسے ملحد اور بے دین کو اس انداز میں پیش نہ کرتے۔ ہماری تو آپ کے حق میں یہی دعا ہے: ؎

خدا تجھے کسی طوفان سے آشنا کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں (اقبال)

بقیہ :- مولانا ندوی

کوئی نفع کی تجارت ہے۔ کوئی بتا سکتا ہے؟ اللہ کے بندو! مسلمانو! تم کو اس ملک میں رکھا گیا ہے۔ تمہاری دوہری ذمہ داری ہے۔ جو بد قسمت خدانخواستہ مرتد ہوگا اس کا سوال پوری قوم پر ہے اور وہاں ہرگز یہ سوال نہیں آئے گا کہ تم نے مسجد بنائی تھی یا نہیں یاد رکھنا۔ مسجد بنانا بڑے ثواب کا کام ہے مگر ایک مسلمان بھی اس ملک میں مرتد ہو گیا ایک مسلمان کا بھی اگر عقیدہ خراب ہو گیا اور اس کا ایمان جاتا رہا اس کا سوال آپ سے ہوگا ہرگز یہ بات کام نہیں آئے گی کہ ہم اپنے دینی کاموں میں حصہ لیتے تھے! اور ہم اتنی نمازیں پڑھتے تھے اور ہم فلاں فلاں محفلیں کرتے تھے اور فلاں فلاں جلسے کرتے تھے۔ اور اسلام کی فلاں فلاں رسمیں ادا کرتے تھے ہرگز یہ جواب نہیں سنا جائے گا۔ پوری قوم سے اس کا سوال ہوگا جو میں نے ابھی بتلایا تھا اور اسی طرح سے یہ جو غیر مسلموں کی اتنی بڑی قوم جو آپ کے چاروں طرف رہتی ہے اس کا سوال بھی اگر اللہ آپ سے کرے تو کچھ بعید نہیں وہ فرما سکتے ہیں کہ ہم نے تم کو موقع دیا تھا اور تم ان سب کو مسلمان کر سکتے تھے۔ تم نے کیا کیا؟

(جاری ہے)

قسط دوم

ضبط و ترتیب منظور احمد الحسینی

ہدایت و تبلیغ کے موضوع پر حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کی ایمان افروز تقریر

قسطنطنیہ (استنبول) کا دارالخلافہ کا محاصرہ ہو رہا تھا اسلامی فوج اس کے دروازے پر پڑی ہوئی تھی برابر جنگ جاری تھی۔ فیصلہ نہیں ہوتا تھا کہ ایک مرتبہ عین لڑائی میں مسلمانوں کے لشکر میں سے ایک آدمی نکلا اس پر اس وقت ایسا شجاعت کا جذبہ غالب ہوا کہ وہ عیسائیوں کی فوج کی صفیں چیرتا پھاڑتا ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچا۔ جدھر اس کی تلوار چمکتی بادل کی طرح لوگ پھٹ جاتے کسی نے دیکھا داد دی کچھ صاحب کہنے لگے کہ دیکھو یہ اللہ کا بندہ خودکشی کر رہا ہے یہ بالکل خدا کے حکم کے خلاف کر رہا ہے یہ اپنے آپ کو موت کے منہ میں ڈال رہا ہے خواہ مخواہ کیا ضرورت ہے اس کو اس طرح جان دینے کی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہے کہ ایک آدمی ہزاروں کے مجمع میں گھس جائے اور آدمیوں کے بیچ میں کود پڑے۔ یہ نہیں چاہیے۔ پھر ان صاحب نے یہ آیت پڑھی ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ کہ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔ سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان رہ چکے ہیں۔ جو بڑے جلیل القدر صحابی اور عالم دین تھے۔ وہ بے چین ہو گئے کہنے لگے لوگو! اس آیت کا مطلب ہم سے پوچھو یہ ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ میں تمہیں اس کی تفسیر بتاتا ہوں تم بالکل غلط اس کے معنی لے رہے ہو یہ آیت اس وقت نازل ہوئی۔ کہ ہم انصاری حضرات جو باغوں کے مالک تھے اور تجارت جن کا پیشہ تھا ہم لوگ جو مدینہ طیبہ میں رہتے تھے کچھ عرصہ گذر جانے کے بعد جب اسلام کی ترقی کا دور شروع ہو گیا تو ہم نے یہ خیال کیا اور ہمارے دل میں یہ بات آئی اور مشورہ کیا کہ اب اسلام کی خدمت کرنے والے بہت ہوگئے ہیں اب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ دن کی چھٹی لے لیں۔ آپ بڑے شفیق ہیں آپ ہمیں چھٹی دے دیں گے ہم عرض کریں گے کہ ہمیں ہوش نہیں تھا سوائے دین اسلام کے ہم اسی لئے جان ہتھیلی پر لئے پھرتے تھے اب اللہ کا شکر ہے کوئی قریبی خطرہ نہیں ہے اس لئے ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ دنوں کی چھٹی لے لیں۔ اپنے ذاتی کاروبار سنبھالتے اور ایک حد تک پہنچانے کے بعد ہم پھر حاضر ہو جائیں گے اور خدمت کریں گے بس اسی خیال کا ہمارے دل میں آنا تھا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیت نازل کر دی ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ لے اللہ کے بندو! کیا سوچ رہے ہو کیا اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑنا چاہتے ہو دیکھو اس وقت اپنی دکان کو نہ دیکھو ایمان کی دکان دیکھو۔ ایمان کے سودے کو دیکھو اس وقت اپنی جان کو نہ دیکھو اس وقت انسانوں کی جان کو دیکھو کہ یہ کروڑوں انسان جو اس وقت دنیا میں بستے ہیں سب کفر کے خطرے میں ہیں اور سب خطرے میں ہیں اس بات کے کہ بغیر ایمان کے اٹھ جائیں اور قیامت میں جہنم کی آگ میں ہزاروں لاکھوں کروڑوں برس تک جلتے رہیں۔ ایسی حالت میں تم کو اپنی جان کو دیکھنا اپنے مال کو دیکھنا اپنے کاروبار کو دیکھنا جائز نہیں تم اپنے ہاتھوں ہلاکت میں پڑنا چاہتے ہو ہلاکت کے غار میں کودنا چاہتے ہو تو تم ہی نہیں کودو گے بلکہ ساری دنیا تمہارے ساتھ اس ہلاکت کے غار میں گر جائے گی۔ اور پھر انسانیت کے لئے اور کوئی وقت نہیں آئے گا۔ تم انسانیت کا آخری سہارا ہو سینکڑوں برس سے تمہاری جماعت کا آسمان کو انتظار تھا فرشتوں کو انتظار تھا۔ سارے انسانوں کو انتظار تھا ساری دنیا کو انتظار تھا کہ ایک جماعت ایسی آئے مخلصوں کی جان بازوں کی، دیوانوں کی۔ جو اپنے مال کی اپنے کاروبار کی دکان کی پرواہ نہ کرے اور انسانیت کو صحیح راستے پر لگانے کے لئے اپنی ہر چیز کو خطرے میں ڈال دے۔ اب تم باغوں کو دیکھتے ہو۔ دیکھو! اگر یہ باغ تمہارے اجڑ جائیں گے تو تمہارا کیا نقصان ہوگا۔ چند درخت سوکھ جائیں گے۔ اور چند سو روپے کا نقصان ہوگا ایک انسان کا باغ ہے یا ایک خاندان کا باغ ہے لیکن اگر اس وقت تم نے پہلو تہی کی اور تم انسانیت کے مسئلے کو بھول گئے اور اپنے مسئلے کو دیکھا تو نتیجہ یہ ہوگا کہ انسانوں کی ہدایت صدیوں کے لئے اور شاید ہزاروں برس کے لئے ملتوی ہو جائے یہ وقت روز روز نہیں آتا حضرت مسیح علیہ السلام کے بعد آج پانچ چھ سو برس کے بعد یہ وقت آیا ہے یہ وقت ہے اپنے مسئلے سے آنکھ بند کر لینے کا اور انسانیت کے مسئلے پر سوچنے کا۔ ہم اس خیال سے باز آئے ہم نے توبہ کی اور ہم نے کہا ہم نے کچھ نہیں کرنا ہے ہمیں حضور علیہ السلام جیسا حکم کریں گے ویسا ہم کریں گے چنانچہ انہی مہاجرین وانصار نے یہ عرض کیا یا رسول اللہ! اگر آپ کہیں ہم سمندر میں گھوڑے ڈال دیں اگر آپ کہیں دنیا کے پرلے سرے تک ہم بھاگتے چلے جائیں۔ گھوڑے دوڑاتے چلے جائیں آپ جو کہیں اسے ہم کرنے کو تیار ہیں۔ کیا نتیجہ ہوا اس کا دوستو! کہ دنیا میں ایمان وہدایت کی ہوا چلی۔ ایمان وہدایت کی ہوا نہیں آندھی چلی، آندھی چلی، آندھی چلی اتنے زور سے آندھی چلی کہ دنیا میں کوئی درخت ایسا نہ تھا جس کا پتہ ایک بار ہل نہ گیا ہو۔ اور اس سے مردہ زندہ ہو گئے ہوں وہ ایسی باد بہاری تھی ایسی زندگی بخشنے والی ہوا تھی۔ ایسا ٹھنڈا جانفزا جھونکا تھا۔ کہ اس سے دنیا میں جان پڑ گئی ساری دنیا میں اس مردہ انسانیت میں جان پڑ گئی وہ دنیا جو شرک کی طرف گٹ گٹ بھاگی چلی جا رہی تھی سرپٹ دوڑ رہی تھی اور کوئی گھوڑی تھی۔ کہ وہ اس میں جا پڑتی اس کا رخ شر سے خیر کی طرف، کفر سے ایمان کی طرف، مادیت سے اطاعت کی طرف اور اللہ تعالیٰ کے بغض سے اور اللہ تعالیٰ کے مغضوب ہونے سے محبوبیت اور مقبولیت کی طرف ہو گیا ان کی ان کوششوں کا نتیجہ کیا ہوا

کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ کرم انسانیت پر دوبارہ ہوگئی اور اللہ نے انسانوں کو دوبارہ ہدایت دینے کا اور ترقی دینے کا اور انسانوں کو روحانی کمالات سے مالا مال کرنے کا فیصلہ فرمایا وہ انسانی نسل جس میں سانپ بچھو پیدا ہو رہے تھے مائیں سانپ اور بچھو جنم دے رہی تھیں۔ بھیڑیے چیتے اور درندے وغیرہ جن رہی تھیں وہ مائیں جو بندر اور سور جن رہی تھیں۔ وہ مائیں اولیاء اللہ جننے لگیں۔

وہ مائیں اب بڑے بڑے عالم اور بڑے بڑے عارف اور بڑے بڑے ولی اللہ جننے لگیں یہ ان لوگوں کی کوششوں کا نتیجہ ہوا کہ وہ انسانیت جو بالکل بانجھ ہوگئی تھی کہ اس کے اندر خدا کا ایک فرمانبردار بندہ، ایک اپنی ماں کا لال پیدا نہیں ہوتا تھا۔ جو پیدا ہوتے تھے خونخوار درندے بدمست، خدا کو بھولنے والے، ظلم کرنے والے آج اسی انسانیت میں سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں اولیاء اللہ پیدا ہونے لگے۔

اماموں میں سے ایک امام ابوحنیفہؒ کا نام سن لو۔ اولیاء اللہ میں سے ایک سید عبدالقادر جیلانی کا نام سن لو اور ایک سیدنا عبدالقادر جیلانی نہیں اپنے رتبے میں تو بے شک بہت بڑے تھے لیکن کونسا ملک ہے کونسا قصبہ ہے کونسا گاؤں ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے پیدا نہ ہوتے ہیں جہاں مردان خدا پیدا نہ ہوتے ہوں۔ جہاں بڑے بڑے دانشور، دولتیں پیدا نہ ہوتے ہیں۔ یہ سب ان حضرات کی کوششوں کا نتیجہ تھا اگر صحابہ کرام اس وقت اپنا باغ دیکھتے اپنی دکان دیکھتے اپنے مسئلے دیکھتے اپنی حکومت دیکھتے اپنی عزت دیکھتے تو انسانیت میں یہ انقلاب، دنیا میں انقلاب نہ آتا۔ اور دنیا جہاں تھی وہیں کی وہیں رہتی بلکہ روز بروز تباہ ہوتی چلی جاتی اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کی طرف سے ساری مخلوق کی طرف سے ان حضرات پر ان بلند ہستیوں پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور ان کی روحوں کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے کہ انہوں نے ہمارے اور آپ کی خاطر اپنی جان کی بازی لگائی اور اپنی اولاد اور اپنے گھر بار کو اپنے دیس اپنے وطن کو اپنی خواہشات کو اپنے نفس کے تقاضوں کو سب کو انہوں نے بالکل نظر انداز کیا اور بالکل وہ بھول گئے اور کچھ برس تک انہوں نے ایسی محنت کی، ایسی محنت کی کہ ساری یہ دنیا دوبارہ زندہ ہوگئی آج کسی بھی ملک میں چلے جاؤ خدا کے فضل و کرم سے بڑے بڑے عالم بڑے بڑے زاہد بڑے بڑے ولی اللہ بڑے بڑے مدرسے بڑی بڑی خانقاہیں، بڑے بڑے کتب خانے ملیں گے۔ ہر جگہ اللہ کے نام کا چرچا ہے اللہ کے راستے کی طرف بلانے والے مسجدیں آباد، کہاں یہ ریگزار کہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ شہر دیکھئے کیسی کیسی خوبصورت مسجدیں، کیسی کیسی وسیع مسجدیں بنی ہوئی ہیں اور کتنے ہزاروں کی تعداد میں لوگ نماز پڑھتے ہیں۔ ابھی ہم نے عشاء کی نماز پڑھی اور اس سے پہلے مغرب کی نماز بڑی دھوم دھام سے پڑھی تھی۔ یہ سب نتیجہ ہے ان حضرات کی محنت کا۔ اب آئیے اس کے

آج مسلمان موم ہو رہا ہے، موم کی ناک کی طرح ہر طرف مڑنے اور جھکنے کے لئے تیار ہے۔ اس کو تو فولاد بنا دو اور غیر مسلم جس کا دل لوہے اور پتھر کی طرح ہو رہا ہے اس کو موم کر دو۔

بعد پھر اسی طریقے سے ان کے جانشین پیدا ہوتے رہے کچھ لوگ اللہ کے بندے سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں ہر زمانے میں ایسے رہے کہ سب کچھ وہ لے سکتے تھے ان کو وزارت مل سکتی تھی، ان کو حکومت اور ان کی کرسیاں مل سکتی تھیں مگر انہوں نے کہا کہ ہم کو یہ نہیں لینا ہے ہم اپنے نامۂ اعمال میں اپنے لئے ہم صرف انسانوں کو کمانا چاہتے ہیں انسانیت کی کمائی چاہتے ہیں کہ صرف خدا کے نیک بندے ہمارے حصے میں آئیں۔ ہم تو ہدایت اور تبلیغ کا کام کریں گے اور ہمیں کسی سے سروکار نہیں وہ اللہ کے بندے گھر بار چھوڑ کر، اپنی دکانیں اپنے مکان اور کارخانے چھوڑ اور تمام ترقیاں جو ان کو مل سکتی تھیں۔ ان کو بھول کر اور وہ اس راستے پر دیوانہ وار چل پڑے اور کسی نے کسی ملک کا انتخاب کر لیا اور وہاں انہوں نے اللہ کا نور پھیلایا اور دین اسلام کی تبلیغ کی اس طریقے سے ہر نسل کے بعد ایک نسل، ہر نسل کے بعد ایک اور نسل آتی رہی چراغ سے چراغ جلتا رہا ایک برس کا زمانہ ایک مہینے کا زمانہ ایک ہفتے کا زمانہ ایک دن کی مدت بھی ایسی نہیں گزری کہ اس امت میں ہدایت کا تبلیغ کا کام کرنے والے دنیا کے مختلف حصوں میں نہ رہے ہوں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کوئی ملک کی یاد سے اور اللہ تعالیٰ کے پہنچانے والوں سے خالی نہیں اب اس کے بعد یہ سلسلہ چلتے چلتے ہم تک پہنچا۔

دوستو! ایک ایک آدمی ایک ملک میں چلا جاتا تھا وہ ملک کے ملک کو مسلمان کر لیا کرتا تھا حضرت سید علی ہمدانیؒ نے ملک کشمیر کے تین دورے کئے ہیں ایک مرتبہ آئے اور ایک جگہ اور ایک شہر میں ٹھہر کر چلے گئے دوسری مرتبہ آئے گاؤں، گاؤں شہر شہر کا دورہ کیا تیسری مرتبہ آئے اور گھر گھر کا دورہ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آج اس زمانے میں بھی کشمیر میں نوے فیصدی مسلمانوں کی تعداد ہے یہ ایک شخص سید علی ہمدانی کی کرامت ہے ان کی محنت ہے کہ سارا کا سارا ملک مسلمان ہوگیا۔ اور اب اتنے بہت سے علماء ہیں مدرسے ہیں۔ ایسے پڑھے لکھے لوگ ہیں اور اس میں دولت والے لوگ ہیں۔ لیکن جو تعداد دس برس پہلے تھی وہی تعداد آج غیر مسلموں کی ہے۔ اور بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ شاید اس سے بڑھے اور مسلمانوں کی خدانخواستہ تعداد گھٹ جائے میں نے جو آیت آپ کے سامنے پڑھی ثم جعلناکم خلٰئف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون

یہ پوری تاریخ ہمارے اسلام کی کھلی ہوئی کتاب ہے ہر قرن ہر دور میں اللہ کے بندے دنیا میں ایسے تھے انہوں نے تبلیغ اور ہدایت کا کام کیا۔ اب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے تم کو ان کا جانشین بنایا ہے اب ان کی جگہ پر تم ہو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ تم کیا کر کے دکھاتے ہو تمہارے اسلاف نے تو یہ کر کے دکھایا کہ اٹھارہ آدمی شروع میں آتے ہوں گے ان کی محنت اور خلوص کا نتیجہ ہے کہ آج اٹھارہ لاکھ بیس لاکھ مسلمان ہیں اب یہ بیس لاکھ مسلمان کیا کرتے ہیں کیا ان بیس لاکھ مسلمانوں نے ان میں سے چند سو بھی ایسے نہیں ہیں کہ جن کی محنت سے چند سو مسلمان ہو جائیں۔ یا انہی مسلمانوں کا ایمان محفوظ ہو جائے۔ دوستو! یہ رغبت کا اور آگے بڑھنا کا میدان ہے۔ فی ذٰلک فلیتنافس المتنافسون اس میدان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے تم تجارت میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ گئے پیسوں میں آگے بڑھ گئے کیا تیر مارا تم نے وہ لاکھ پتی تھا تم کروڑوں پتی بن گئے۔ نہ وہ اپنا سرمایہ قبر میں لے جائے گا نہ تم لے جاؤ گے۔ وہ بھی خالی ہاتھ

جائے گا تم بھی خالی ہاتھ جاؤ گے۔ لیکن کروڑ پتی کو زیادہ صدمہ ہوگا۔ زیادہ حسرت ہوگی۔ لاکھ پتی کو کم ہوگا اور ہزاروں کا جو مالک ہوگا اس کو اس سے کم ہوگا۔ اور سینکڑوں کا جو مالک ہوگا اس کو اس سے کم ہوگا اور جو بے چارہ خالی ہاتھ ہوگا۔ اس کو تو کوئی افسوس ہی نہ ہوگا۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ لاکھوں سے جو کروڑ بنا رہے ہو وہ حسرت ہی تو بڑھا رہے ہو اور کیا کر رہے ہو۔ حسرت کا سامان کر رہے ہو لیکن اگر تم نے اپنے نامۂ اعمال میں اسلام کی ترقی لکھوائی اور تمہارے حصہ میں کچھ مسلمان آگئے اور اس ملک میں دین پھیلایا تو پھر اللہ تعالیٰ تمہارے لئے پھر ایسا انعام ہے کہ یہ دنیا تو اس کی گنجائش ہی نہیں رکھتی یہ تو اس عالم ہی میں دیا جاسکتا ہے۔ جس وقت خواجہ معین الدین اجمیریؒ کو خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کو حضرت مولانا محمد الیاسؒ کو جب ان کی محنتوں کا کام اور ان کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو دین کی دولت عطا فرمائی جب ان کے اعمال کا ثواب ملے گا تو دوستو! وہ وقت تماشہ دیکھنے کا ہوگا۔ جب خواجہ اجمیریؒ کو ان کی نیکیوں کا ثواب ملنے لگے گا جو ان کی محنت اور دعوت کی وجہ سے لوگوں میں پھیلا یعنی جب لاکھوں آدمیوں کی نماز کا ثواب حضرت خواجہ معین الدین کو دیا جائے گا تو سب حیرت زدہ رہ جائیں گے۔ اسی طرح اوروں کا حال ہوگا۔ مگر ہمارا کیا ہوگا۔ جب پوچھا جائے گا کہ ہم نے ان کو دعوت و تبلیغ کا اتنا بڑا میدان تھا اور ان اللہ کے بندوں نے کچھ نہیں کیا میرے دوستو! یہ دنیا فانی ہے۔ اس زندگی کی ہر چیز فانی ہے، دولت فانی عزت فانی، حکومت فانی، اہل حکومت سن لیں! یہ ان کی حکومتیں جانے والی ہیں، دولت والے سن لیں کہ دولت ان سے بیوفائی کرنے والی ہے صحت والے سن لیں کہ یہ صحت ان سے منہ چرانے والی ہے۔ جو چیز باقی رہے گی۔ وہ صرف اللہ کا نام ہے۔ اور اللہ کے راستے میں محنتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دین کے لئے حفاظت کی کوشش اور جدوجہد ہے بڑا غنیمت وقت ہے جو گزر رہا ہے اس میں اگر تم نے اپنے کاروبار سے وقت نکال کے ہدایت و تبلیغ کا اپنے اندر طریقہ پیدا کیا اور پھر اس کے لئے کوشش کرلی تو اللہ تبارک و تعالیٰ تمہارے انعام میں دنیا میں تم کو بہت دے دے گا اور آخرت میں تم کو جنت عطا فرمائے گا اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو یاد رکھو تم اس ملک میں رہ نہیں سکتے۔ یہ میں آج سیاسی آدمی کی حیثیت سے نہیں بلکہ اس روشنی میں جو

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر مسلمان کو عطا فرمائی ہے۔ اس روشنی میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس ملک میں تمہارا رہنا مشکل ہو جائے گا اگر تم نے دین کے لئے خلوص کے ساتھ کام نہ کیا اور جب وہ حالت پیدا ہوگی تو اس وقت نہ تمہاری دکانیں محفوظ رہیں گی نہ تمہارے کارخانے محفوظ رہیں گے یاد رکھو حفاظت کا سامان اوپر سے ہوتا ہے کسی ملک میں مسلمانوں کی حفاظت کا ذریعہ صرف یہ ہے کہ وہ دین کے لئے جدوجہد کرے اور دین کو اتنا طاقت ور بنائے کہ پھر اللہ تبارک و تعالیٰ اس قوم کی حفاظت اپنی طرف سے فرمائے ان کی نصرت خدا کی طرف سے ہوتی ہے۔ پھر ان کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا تم اس ملک برما میں کس لئے آئے تم تو اس لئے آئے تھے کہ اس قوم میں تمہاری محنتوں اور کوششوں سے اولیاء اللہ پیدا ہوں بڑے بڑے عارف اور امام پیدا ہوں بڑے بڑے محدث اور مجتہد پیدا ہوں تم اس لئے آئے کہ جو خدا کا نام نہیں جانتے خدا کے آستانے

ایمان کی ٹرالی کو تم ایک گنہ دھکا دے دو یہ تم کو سو گنہ تک خود لے جائے گی

پر ان کے سر جھکیں اور ان کے دل اللہ کی یاد سے اور اللہ کی معرفت سے روشن ہوں اور ان کے دماغ اللہ کے لائے ہوئے علوم سے منور ہوں تم اس لئے یہاں آئے تھے کہ ان غریبوں کو جہنم کی آگ سے بچاکر جنت کی بہاروں، جنت کی رونقوں اور جنت کی نعمتوں کا مستحق بناؤ تم ان سے فائدہ اٹھانے لگے بجائے اس کے کہ ان کی جان کو بچاؤ اور ان کی جھولی بھرو تم ان کی جھولی سے اپنی جھولی بھرنے لگے تم نے ان کو گاہک بنالیا حالانکہ تم ان کے مبلغ اور گاہک بناکر بھیجے گئے تھے جو شخص استاد بناکر کے بھیجا گیا مدرسے میں رکھا گیا کہ وہ پڑھائے مدرس ہے وہ اپنے طالب علموں کو گاہک سمجھ لے اور کہے کہ ہمارے لئے کیا لاتے ہو۔ ہمیں کیا دیتے ہو ہمیشہ اس کی نظر ان کی جیبوں پر رہے کہ ان میں کیا ہے ان کے ماں باپ کی جیبوں میں کیا ہے کہ ہم نکال لیں کتنی پستی ہے انسانیت کی۔ اور کتنی تذلیل ہے تم یہاں ان کو گاہک سمجھنے کے لئے نہیں آئے تھے ان کو دینے کے لئے آئے تھے تم یہاں ان کو ہدایت کا تحفہ دینے نبوت کے علوم عطا کرتے اللہ تعالیٰ کا راستہ بتاتے اور

ہندو دیار غیر میں رہنے والوں کی دوہری ذمہ داری ہے۔ ایک اپنے مسلمانوں کی دوسرے برادران وطن کی۔

ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے کھلوانے کے لئے آئے تھے تم یہاں اپنے دھندوں میں پڑ گئے تجارت میں پڑ گئے تمہیں تجارت سے فرصت نہیں اپنے مکانوں اور کوٹھیوں کے بنانے سے فرصت نہیں اپنے کاروبار کے بڑھانے سے فرصت نہیں اللہ تعالیٰ نے تم کو اس لئے تو نہیں بھیجا تھا اس سے کوئی بڑی کمائی ہو سکتی ہے میرے دوستو! سچ بتاؤ اگر ایک گھوڑا تم کو مل جائے تم کتنے خوش ہوتے ہو ایک موٹر تم کو مل جائے کتنے خوش ہوتے ہو حالانکہ ٹوٹ پھوٹ جائے گی۔ پرانی ہو جائے گی بیکار ہو جائے گی انسان جس کو ملے اور ایک انسان نہیں ہزاروں آدمی جس کو ملیں اور اس کے نامۂ اعمال میں لکھے جائیں ان کی ساری نیکیاں عبادتیں لکھی جائیں ان سے بڑھ کر خوش نصیب کون ہو سکتا ہے؟ حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ کی تجارت سامنے آگئی کہ اس زمانے کا جو سب سے بڑا سوداگر تھا۔ چاہے مسلمان رہا ہو وہ اپنی تجارت میں زیادہ کامیاب رہا۔ سچ سچ بتاؤ انصاف سے بتاؤ اجمیر میں اس وقت کتنے مسلمان دکاندار ہوں گے، ہندو دکاندار ہوں گے؟ دہلی میں ہوں گے غزنی اور کابل میں ہوں گے بغداد اور قاہرہ میں ہوں وہ بڑے بڑے تاجر اپنی تجارت میں کامیاب رہے یا خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ جن کے نامۂ اعمال میں کروڑوں مسلمان لکھے ہوئے ہیں۔ ان کے نامۂ اعمال میں ان سب کی نمازیں لکھی ہوئی ہیں سب تسبیحیں لکھی ہوئی ہیں اور اولیاء اللہ کی ولایت لکھی ہوئی ہے جو ان کے بعد ان کی محنتوں کے نتیجے میں پیدا ہوئے ان کی ساری ولایت ان کی ساری معرفت، ان کی ساری عبادت ان کا سارا ذکر ان کی تسبیح ان کا راتوں کو اٹھنا ان کا دن کو روزہ رکھنا۔ ان کا قرآن شریف کا پڑھنا ان کا نوافل کا پڑھنا ان کا سحر کے وقت اٹھ کر کے اپنے منہ کو آنسوؤں سے دھونا اور آنسو بہانا یہ سب کچھ خواجہ معین الدین اجمیریؒ کے حصے میں ہے اور ان کے نامۂ اعمال میں مسلسل لکھا جا رہا ہے بتاؤ کوئی اس سے بڑھ کر

باقی صفحہ 19

بزمِ ختم نبوت

قادیانی، قادیانیت چھوڑ کر اسلام میں داخل ہو جائیں

حافظ موسیٰ ——— لندن

جناب ایڈیٹر صاحب!

قادیانی آج کل شور مچا رہے ہیں کہ ہم پر کلمہ پڑھنے کی پابندی کیوں ہے۔ ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ پابندی تو قرآن مجید نے لگائی ہے۔ منافقین بھی کلمہ و قرآن پڑھتے تھے مگر اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے فرمایا وما ھم بمؤمنین (یہ لوگ ایمان والے نہیں ہیں) ان کی مسجد ضرار کو جلایا گیا۔ قرآن پاک کے فیصلے کے بعد ان کا شور مچانا بے سود ہے۔ ہم قادیانیوں سے کہیں گے کہ قادیانیت پر دو حرف بھیج کر سچے مذہب اسلام میں داخل ہو جائیں۔

ختم نبوت تاخیر سے ملنے پر باز پرس ہوتی ہے

ریاض الحق شیخ ——— ایبٹ آباد

ایبٹ آباد اور اس کے قرب و جوار کے علاقہ ریں میں ختم نبوت کی بے پناہ مقبولیت ہے۔ ختم نبوت کے پروانے "ہفت روزہ ختم نبوت" کا بے چینی سے انتظار کرتے ہیں۔ اگر پرچہ وقت پر بکسٹالوں پر نہ پہنچے تو گاہک بکسٹالوں کے چکر لگاتے ہیں۔

پرچہ ختم نبوت گھر گھر اور کاروباری مراکز پہنچانے والے کارکن کسی عذر پر پرچہ تقسیم کرنے میں تساہل سے کام لیں تو ان کی سختی سے باز پرس کی جاتی ہے۔ ادارہ ختم نبوت ایبٹ آباد کے قارئین کرام کا قوم کی آواز "ختم نبوت" کا بھرپور تعاون کرنے پر شکریہ ادا کرتا ہے اور امید ظاہر کرتا ہے کہ قارئین اس قومی و ملی جریدہ سے مستقبل میں بھی اسی طرح تعاون جاری رکھیں گے۔

شیزان کا بائیکاٹ کریں

وحید گولڈ فلاور جنرل سٹور ... ننکانہ صاحب

الحمد للہ میں کافی عرصہ سے پرچہ "ختم نبوت" کا قاری ہوں پرچہ ماشاء اللہ پابندی سے ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پرچہ ختم نبوت جاری کرنے والوں کو اپنی خصوصی رحمتوں سے نوازے۔

میں ایک دکاندار ہوں۔ ریلوے روڈ پر اسٹیشن کے قریب میری دکان ہے۔ پان، سگریٹ اور بوتلیں رکھتا ہوں۔ مجھے شروع سے ہی مرزائیوں سے نفرت ہے اس لئے کہ یہ اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں اور ختم نبوت کے ڈاکو ہیں، میں نے اپنی دکان پر مرزائیوں اور مرزائی نوازوں کا داخلہ بند کر رکھا ہے اور پورے شہر ننکانہ میں شیزان کا مکمل بائیکاٹ ہے۔ میں تمام مسلمانوں سے بھی اپیل کروں گا کہ وہ مرزائیوں سے معاشی، معاشرتی و سماجی بائیکاٹ کر کے عشق مصطفیٰ کا ثبوت دیں۔

مرزائے قادیان کی تصویر

محمد عبداللہ لدھیانوی ——— ٹوبہ ٹیک سنگھ

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب! سلام مسنون

امید ہے خیریت سے ہوں گے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں میرے قیام پذیر ہونے سے قبل یہاں کے ایک مشہور وکیل میاں محمود صاحب ہوا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ رحمت خاصہ سے نوازے۔ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے تعارف میں ایک نظم لکھی تھی جو مکمل تو کسی کے پاس محفوظ نہیں ہے اس کے تین شعر مجھے رفیق مخلص مولانا سلمان احمد عباسی صاحب سے ملے جو ہفت روزہ ختم نبوت میں اشاعت کے لئے بھیج رہا ہوں، براہ کرم شائع فرمائیں۔

میرزا غلام احمد قادیانی لعنۃ اللہ علیہ

مرزائے قادیان کی تصویر دیکھئے
انسان کے لباس میں خنزیر دیکھئے

روتا رہا محمدی بیگم کے عشق میں
ہوئی نہ کیسں آہ میں تاثیر دیکھئے

ابلیس اس کو دیکھ کر کہتا تھا رشک سے
بازی یہ مجھ سے لے گیا تقدیر دیکھئے

شہدائے سیالکوٹ کو خراج عقیدت

مطیع اللہ اعوان ——— کراچی

الحمد للہ ختم نبوت کا مطالعہ پابندی سے جاری ہے۔ تازہ رسالہ (شمارہ ۳۳) خاص طور پر بہت ہی پسند آیا۔ اس میں گستاخ صحابہؓ کی شکل مسخ ہو جانے والا عبرت انگیز واقعہ پڑھ کر مجھے بار بار یہ سوچنا پڑ رہا ہے کہ اعداء صحابہؓ پھر بھی نہیں سمجھتے۔ حق تعالیٰ شانہ صحابہؓ کی گستاخی کرنے والوں کو ہدایت دیں۔ آمین۔

اس سلسلے میں ضرور آواز مزید اٹھائیں ... شمارہ ۳۳ میں قاری عظیم میر اور سلیم میر شہیدان کی شہادت کا پڑھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے کہ ایک گلشن کے دو پھول یکا یک ایک بدطینت قادیانی نے ختم کر دیئے، اگرچہ قادیانی ملعون نے ناپاک حرکت کی ہے لیکن ہم گذارش کرتے ہیں کہ میر شہیدین کے والدین کو وہ اپنے ان دو لخت جگر کی شہادت کو اللہ کی راہ میں وسیلہ پیش کر سکتے ہیں، لہٰذا ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ میر شہیدان کے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ سیالکوٹ ان تک رسائی نہیں، آپ ازراہ کرم یہ چند الفاظ شائع فرما دیجئے تاکہ ہم بھی ان کے ساتھ اس غم میں برابر کے شریک ہو جائیں۔

باقی ص۲۸

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب : سہیل باوا

بچے ، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

تالیفِ قلوبِ مخلوق

ملک عبدالباسط ضیاء ، ھارون آباد ،

حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ ایک دن دہلی میں وعظ فرما رہے تھے ، اختتام وعظ پر جب ہزارہا لوگوں کا مجمع منتشر ہوگیا تو ایک دیہقان دوڑتا ہوا آیا اور آپ سے عرض کی کہ میں آپکے وعظ سننے کیلئے بڑی دور سے حاضر خدمت ہوا تھا لیکن بدقسمتی میری کہ آپ وعظ ختم کر بیٹھے ۔ آپنے فرمایا کہ میں تم کو بھی وہی وعظ سنا دیتا ہوں لفظ بہ لفظ جو ہزاروں کو سنایا تھا دیہقان نے عرض کیا کہ آپ محض ایک آدمی کی خاطر اتنی قدر تکلیف کیوں گوارا فرماتے ہیں ۔ آپ نے فرمایا کہ پہلے بھی ایک کو خوش کرنا مقصود تھا اور اب بھی اسی ایک کو خوش کرنا ہے ۔ چنانچہ آپ نے پہلے کی طرح کھڑے ہو کر تمام کا تمام طویل وعظ از سرِ نو دہرا کر دیہقان کو سنا دیا جو حصول خوشنودی کی بہترین مثال ہے ۔ ۞

ماں کی گود

محمد شریف سہتو ٹنڈو غلام علی ضلع بدین سندھ

ماں کی گود ہی اولاد کی اصل تربیت گاہ ہوتی ہے ۔ ماں شب بیدار ہو تو بیٹا ولی اللہ پیدا ہوتا ہے ۔ ماں نیک ہو بیٹا شاہ اسماعیل شہید پیدا ہوتا ہے ماں عابدہ ہو بیٹا حسین احمد مدنی پیدا ہوتا ہے ۔ جو روضہ رسولؐ پر کھڑے ہو کر سلام عرض کرے تو قبر سے سلام کا جواب آتا ہے ۔ ماں زاہدہ ہو تو بیٹا انور شاہ کاشمیری پیدا ہوتا ہے ۔ ماں حافظ قرآن ہو بیٹا عطاء اللہ شاہ بخاری پیدا ہوتا ہے ۔ جس کی سوز قرات سُن کر انگریز سپرنٹنڈنٹ جیل کو کہنا پڑے شاہ جی بس کریں اس سے زیادہ سننے کی مجھ میں سکت نہیں ہے ۔ میرا دل پھٹ جائیگا ۔ ماں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی ہو ۔ علیؓ کی بیوی ہو تو حضرت حسینؓ پیدا ہوتے ہیں ۔

تمام کمالات حضورؐ کو عطا ہوئے

محمد شریف سہتو ، ٹنڈو غلام علی

حضرت آدم علیہ السلام کا خلق ، حضرت شیث کی معرفت ،
حضرت نوح علیہ السلام کی شجاعت ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دوستی ،
حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زبان ، حضرت اسحاق علیہ السلام کی رضا ،
حضرت صالحؑ کی فصاحت حضرت لوطؑ کی حکمت
حضرت موسیٰؑ کی سختی حضرت ایوبؑ کا صبر
حضرت یونسؑ کی اطاعت حضرت داؤدؑ کی آواز
حضرت الیاسؑ کا وقار حضرت یحییٰؑ کی پاک دامنی
حضرت عیسیٰؑ کا زہد حضرت یعقوبؑ کی امید

اور تو کیا عرض کروں جو کچھ انبیاؑ کو متفرق طور پر عطا ہوا وہ سب کچھ مجموعی طور پر آنحضرت تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہُوا ۔

اقوالِ بزرگاں

مرسلہ : حافظ عبدالماجد ھارون آباد

شرم مردوں سے خوب ہے مگر عورتوں سے خوب تر ہے ۔ (حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ)

ظالموں کو معاف کرنا مظلوم پر ظلم ہے (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ)

اگر تو گناہ پر آمادہ ہے تو کوئی ایسا مقام تلاش کر جہاں خدا نہ ہو (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

جو شخص حق کیخلاف کرتا ہے اللہ تعالیٰ خود اس کا مقابلہ کرتا ہے ۔ (حضرت علی کرم اللہ وجہہ)

توبہ کرنا آسان ہے اور گناہ چھوڑنا مشکل ہے (حضرت سیدنا جعفر صادق رضی اللہ عنہ)

متکبروں کے ساتھ تکبر کرنا صدقہ ہے (حضرت مجدد الفِ ثانی)

عقلمندوں کے ساتھ جنگ کرنا بے وقوفوں کے ساتھ صلح کرنے سے زیادہ آسان ہے ۔ (حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ)

عمر کے کسی حصے میں بھی عورت کو اپنی مرضی پر نہیں چھوڑنا چاہئے (حضرت یحییٰ برمکی)

علم کا مطالعہ کیا کرو اور وہ علم اپنے دل کے حالات جاننے کا ہے ۔ (حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

دولت کے بھوکے کو کبھی راحت نہیں ہو سکتی (حضرت معروف کرخیؒ)

جو شخص احسان کرتا ہے اسے چپ رہنا چاہیے ، لیکن جس پر احسان کیا گیا ہو اسے چپ رہنا چاہئے (حضرت شفیق بلخی)

ریاکاری درحقیقت کفر کی سخت قسموں سے ہے (شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ)

چند اقوالِ زریں

محمد اسحاق صدیقی دھاڑی

(۱) جس کو مسلمانوں کو غم نہ ہو وہ میری امت میں سے نہیں ۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام)

(۲) موت ایک بے خبر ساتھی ہے (حضرت علی کرم اللہ وجہہ)

(۳) توبہ کرنا آسان لیکن گناہ چھوڑنا مشکل ہے (حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

(۴) کوئی جاہل ولی نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔ (حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ)

(۵) دولت کے بھوکے کو کبھی راحت نصیب نہیں ہو سکتی۔ (حضرت معروف کرخی)

(۶) کوئی گناہ کسی کی رضامندی سے حلال نہیں ہوتا۔ (حضرت شفیق بلخیؒ)

(۷) نیک لوگوں کو دشمنوں سے بھی نفع حاصل ہوتا ہے (جالینوس)

---

(۸) دوستی میں شبہ زہر ہے۔ (فیثا غورث)

(۹) دردِ سر کا علاج تاج سے نہیں ہوتا۔ (بطلیموس)

منافقت کا زور

محمد نوید علی نور ——— مظفر گڑھ

آج کل معاشرہ اتنا بگڑ گیا ہے کہ بعض دین سے بے بہرہ لوگ موسیقی کو روح کی غذا سمجھنے لگے ہیں، یعنی جب تک موسیقی نہ سنیں گے روح کو سکون نہیں ملے گا (نعوذ باللہ) حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنا روح کی غذا ہے، ہمارے بچوں اور نوجوانوں میں گندے ناول اور بیکار قسم کے ڈائجسٹ اور افسانے پڑھنے کا شوق ہوگیا ہے۔ یہ بہت برا شوق ہے۔ اس سے باز آنا چاہیے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ گانا دل میں منافقت کو ایسے اگاتا ہے جیسے پانی کھیتی کو اگاتا ہے یہی وجہ ہے کہ پورے معاشرے میں منافقت کا زور ہے۔ ناولوں کو چھوڑ کر اچھی کتابیں پڑھنی چاہئیں۔ اور گانوں سے منہ موڑ کر قرآن مجید کی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا چاہیے۔

دلچسپ لطیفہ

زاہدہ قمر النساء آرائیں ——— فیصل آباد

ایک شخص نے خلیفہ امیر معاویہؓ کے خادم سے کہا کہ جاؤ اور امیر کو خبر کرو کہ ان کا باپ شریک اور ماں شریک بھائی دروازے پر کھڑا ہے اور اپنا حق مانگتا ہے۔ امیر نے اس شخص کو طلب کیا اور کہا کہ میں تم کو پہچانتا نہیں۔ تم خود کو میرا بھائی کس طرح کہتے ہو؟ اس نے جواب دیا میں آدم و حوا کا بیٹا ہوں۔ امیر نے خادم سے کہا کہ اسے ایک درہم دے دو۔ اس شخص نے کہا کیا ایک بھائی کو اتنی بڑی سلطنت سے صرف ایک درہم ملنا چاہیے؟ خلیفہ نے کہا چونکہ رہا ہے اسے خاموشی سے رکھ لو۔ اگر میرے سب بھائیوں کو (جو آدم و حوا کی اولاد ہیں) اس کی خبر ہوگئی، تو تمہارا حصہ میں یہ بھی نہیں آئے گا۔

دو روپے

عتیق الرحمٰن خان ——— فیصل آباد

ایک مرتبہ ایک پاگل نے کسی شخص کو تھپڑ مار دیا۔ دونوں کو عدالت میں لے جایا گیا۔ جج صاحب نے پاگل کو ۵ روپے جرمانہ دینے کو کہا: پاگل نے جیب سے دس روپے کا نوٹ نکالا اور جج کو ایک تھپڑ رسید کرتے ہوئے کہا: آپ دونوں پانچ پانچ روپے تقسیم کرلیں۔

جہاز کا کپتان ایک امیدوار کا انٹرویو لے رہا تھا۔ "اچھا تو تم ملاح بننا چاہتے ہو۔ پہلے ذرا یہ تو بتاؤ کہ اگر دوران سفر سمندر میں تمہارا جہاز طوفان میں گھر جائے تو؟ امیدوار۔ "تو لنگر گرا دوں گا" کپتان۔ "اور اگر ایک اور زوردار طوفان آجائے تو" امیدوار۔ "ایک اور لنگر گرا دوں گا" کپتان۔ "اور اگر ایک اور طوفان آجائے تو" امیدوار "ایک اور لنگر گرا دوں گا" کپتان۔ اور اگر اس سے بھی زیادہ طاقت ور طوفان آجائے تو۔ امیدوار "میں ایک اور لنگر ڈال دوں گا" کپتان جھنجھلاتے ہوئے۔ اتنے لنگر لاؤ گے کہاں سے؟ امیدوار۔ جہاں سے آپ اتنے طوفان لا رہے ہیں۔

سنہری باتیں

محمد اکرم رہبی ——— ہائی اسکول چونیاں

- تین چیزوں پر ایمان رکھو۔
  خدا ۔ رسول ۔ آخرت
- تین چیزوں کو حاصل کرو۔
  علم ۔ اخلاق ۔ شرافت
- تین چیزوں کو بڑھاؤ۔
  عقل ۔ ہمت ۔ محبت
- تین چیزوں کو عزیز رکھو۔
  ایمان ۔ سچائی ۔ نیکی
- تین چیزوں سے پرہیز کرو
  جھوٹ ۔ غیبت ۔ بداخلاقی۔
- تین چیزوں کو ہمیشہ یاد رکھو
  موت ۔ احسان ۔ نصیحت
- تین چیزوں کی کوشش کرو۔
  نماز ۔ جہاد ۔ رزقِ حلال۔
- تین چیزوں میں اضافہ کرو۔
  اچھی کتب ۔ اچھے دوست ۔ اچھے اعمال
- تین چیزوں کا احترام کرو۔
  والدین ۔ استاد ۔ قانون
- تین چیزوں کو پاک رکھو۔
  جسم ۔ لباس ۔ خیالات
- تین چیزوں کو پسند کرو۔
  رحمدلی ۔ حق گوئی ۔ انکساری
- تین چیزوں پر قابو رکھو
  غصہ ۔ زبان ۔ دل
- تین چیزوں سے بچو!
  آہ ۔ فریاد ۔ بددعا
- تین چیزوں کے لئے لڑو
  قوم ۔ ملک ۔ صحیح حق

معذرت

جلد نمبر ۶ شمارہ نمبر ۳۶ میں برطانیہ گلاسگو کی ایک رپورٹ خبروالے صفحہ میں شائع ہوئی وہ رپورٹ ہمارے معاون خصوصی جناب اکرم راہی نے ارسال کی تھی سہواً ان کا نام لکھنے سے رہ گیا ہے ادارہ ان سے معذرت خواہ ہے۔

اخبار ختم نبوت

قادیانیوں کے ضلع سانگھڑ کے امیر پر ۲۹۵ سی کا مقدمہ اور احمد پور گوٹھ کے قادیانیوں پر ۲۹۸ سی کا مقدمہ درج کر لیا گیا

ٹنڈو آدم (شہداد پور کے نزدیک پچھلے دنوں گوٹھ احمد پور میں قادیانیوں نے جلسہ کیا اور قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے درس قرآن و حدیث دیا جس پر مولانا علامہ احمد میاں حمادی اور مبلغ ختم نبوت مولانا حفیظ الرحمن رحمانی نے عدالت میں مقدمہ درج کرایا آج کل مجسٹریٹ شہداد پور کی عدالت میں ان پر کیس چل رہا ہے۔ یہاں ہم پیشی پر ۱۰ کے قریب افراد جمع ہوتے ہیں اسی طرح ضلع سانگھڑ قادیانیوں کے امیر فضیل چوہدری پر ایک قادیانی رسالہ ماہنامہ انصار اللہ کی تبلیغ کرنے اور تقسیم کرنے پر ۲۹۵ سی توہین رسالت کا مقدمہ شہداد پور میں مولانا علامہ حمادی نے درج کر لیا اس پر فضیل چوہدری کو گرفتار کر لیا گیا۔ علامہ احمد میاں حمادی اور مولانا رحمانی نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ جہاں کہیں بھی قادیانی اپنے ارتداد کی تبلیغ کریں یا کلمہ طیبہ کا بیج لگائیں تو ان پر ۲۹۸ سی کے بجائے ۲۹۵ سی (توہین رسالت) کا مقدمہ درج کرایا جائے کیونکہ وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے اور لاہور ہائی کورٹ کے فیصلے کے مطابق قرآن مجید، اذان، کلمہ، درود شریف جہاں کہیں بھی لفظ "محمد" ہے تو اس سے مراد قادیانی مرزا قادیانی لیتے ہیں۔ تو یہ قرآن مجید اذان کلمہ اور درود کی توہین کے ساتھ ساتھ ہمارے نبی کریم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے جو ۲۹۵ سی دفعہ کے تحت آتا ہے۔

ٹنڈو غلام علی میں قادیانی غنڈہ گردی اور منشیات فروشی ـــــ ایک رپورٹ

ٹنڈو غلام علی ضلع بدین کا مشہور و معروف شہر ہے۔ اس شہر کی آدم شماری تقریباً بیس ہزار ہے اس شہر میں منشیات کا کاروبار عروج پر ہے۔ منشیات کی وجہ سے یہاں کا نوجوان طبقہ بہت ہی زیادہ متاثر ہو رہا ہے آخر ٹنڈو علی میں کون سا طبقہ ہے جو منشیات فروخت کر کے نوجوان نسل کو تباہ کر رہا ہے۔ جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو غلام علی کے جیالے کارکنوں نے تفتیش کی تو وہ شر انگیز گروہ قادیانیوں کا تھا جو ایک میڈیکل اسٹور پر سر عام شراب فروخت کرتا ہے۔ قادیانی ایک شر انگیز اور فتنہ برپا کرنے والا طبقہ ہے یہ طبقہ اسلام اور ملک دونوں کا غدار ہے قادیانیوں نے ۱۹۸۶ء میں جب مسلمانوں کے نوجوان ختم نبوت کا جلسہ سن کر آ رہے تھے جب قادیانیوں کی گلی سے گزرے تو ان کم سن لڑکوں کو اغوا کرنے کی کوشش کی مگر وہاں پر یو تھ فورس ختم نبوت کے جیالے کارکن پہنچ گئے۔ کارکنوں کو دیکھ کر قادیانی اپنی پرانی روایت کے مطابق اپنے گھروں میں بھاگ گئے اس کے بعد ۲۰ مارچ ۱۹۸۷ء میں قادیانیوں نے ایک اور نئی چال کی یہ کہ انہوں نے اپنی طرف سے ختم نبوت کے مسلمانوں پر سن گکٹرت اور جھوٹا ۳۲۶ پرچہ کٹوایا بہر حال یہ قادیانوں کی پرانی روایتیں ہیں۔ شرم ان کو مگر نہیں آتی" قادیانی ملک عزیز پاکستان میں خاص طور پر صوبہ سندھ کے بڑے صنعتی شہروں کراچی اور حیدر آباد کے حالیہ ہنگاموں میں ملوث ہیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان ہفت روزہ ختم نبوت نے ان کے نشاندہی کی اس کے علاوہ پچھلے سال جھوٹا گروپ کی صورت میں آ گئے تھے۔ اور آج کل مرزا طاہر قادیانیوں کا پوپ ملکہ وکٹوریہ کا فرمانبردار بیٹا اور انگریز کا خود کاشتہ پودا لندن (برطانیہ) کی فاش الفاظوں میں کہہ رہا ہے کہ پاکستان عنقریب ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ ترکیبوں سے مسلمانوں میں انتشار پھیلا رہے ہیں۔ پچھلے دو برسوں سے ختم نبوت ٹنڈو غلام علی کے کارکنوں نے چیخ و پکار کر رکھی ہے کہ قادیانی شہر میں منشیات کا کاروبار کرتے ہیں اور انتظامیہ سے خود جا کر وفد کی شکل میں ملے ہیں۔ لیکن ان غریبوں کی فریاد کون سنتا ہے۔ ۳ محرم الحرام ۱۴۰۸ھ میں جناب اسسٹنٹ کمشنر ماتلی بخشل خان عباسی نے ٹاؤن کمیٹی ٹنڈو غلام علی میں امن کمیٹی کی میٹنگ رکھی جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو غلام علی کا رہنما محمد یعقوب مزاری نے بھی شرکت کی ختم نبوت کے رہنما نے A.C ماتلی سے کہا کہ جناب ٹنڈو غلام علی شہر میں قادیانی سر عام شراب چلاتے ہیں انتظامیہ کوئی نوٹس نہیں لیتی۔ تو A.C ماتلی نے S.H.O انتظامیہ ٹنڈو غلام علی کو متنبہ کیا۔ S.H.O ٹنڈو غلام علی نے کہا سر میں تفتیش کروں گا۔ اور آئندہ شکایت نہیں آئے گی۔ لیکن A.C ماتلی کے کہنے کے بعد بھی وہ قادیانی منشیات چلاتا رہا لیکن بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی ایک دن چھری کے نیچے آتا ہے۔" پھر ۱۵ دسمبر ۱۹۸۷ء کی شام کو ایکسائیز پولیس EXISE-POLICE نے چھاپا مارا۔ ولایتی اور دیسی شراب تامیر میڈیکل اسٹور ٹنڈو غلام علی سے برآمد کی۔ اسٹور کا مالک کافی عرصہ سے یہی منشیات کا کاروبار ہے اسی قادیانی کے اسٹور سے ایکسائیز پولیس EXISE-POLICE نے شراب اور اس کے ملازم جو کہ اقلیتوں کی سیٹ سے ٹنڈو غلام علی کا نو منتخب کونسلر ہے گرفتار کیا۔ اور اسٹور کے قادیانی مالک کو پولیس نے اب تک گرفتار نہیں کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت اور دیگر مذہبی تنظیموں کے عہدیداروں نے احتجاجاً حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قدیر قادیانی جو اصل ملزم ہے اسے گرفتار کر کے سخت سزا دی جائے

جمعیت علماء اسلام تحصیل مری کے امیر اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری کو صدمہ

مری۔ جمعیت علماء اسلام تحصیل مری کے امیر الحاج قاری محمد اسد اللہ عباسی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل مری کے سیکرٹری قاری محمد سیف اللہ عتیقی کے برادر اکبر حاجی محمد نایاب عباسی مرحوم و مغفور اچانک حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے

صوفہ سیٹ • کار • ٹریکٹر • موٹر سائیکل کے معیاری پوشش کیلئے
العتیق پوشش ہاؤس
پروپرائٹر۔ محمد خلیق چوہان
بالمقابل نیو خان ٹرانسپورٹ کمپنی کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ

...کے پابند تھے مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ انتہائی عقیدت رکھتے تھے ہفت روزہ ختم نبوت کے قاری تھے امیر جمعیت الحاج قاری اسد اللہ عباسی۔ اور سیکرٹری مجلس قاری سیف اللہ جیلانی نے قارئین ختم نبوت سے بالخصوص اور دینی حلقوں سے بالعموم مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کی دعا کی اپیل کی انہوں نے اس ضمن میں پاکستان کے دینی اداروں کے ذمہ داران سے التماس کی کہ وہ دین کی نسبت سے مرحوم کے حق میں خصوصیت سے دعائے مغفرت فرمائیں۔

کوئٹہ میں بلوچستان ہائی کورٹ کا فیصلہ سننے کیلئے ہزاروں مسلمانوں کا اجتماع

بلوچستان ہائی کورٹ نے جس دن قادیانی مقدمہ کا فیصلہ سنایا لوگ فیصلہ سننے کے لئے ہزاروں کی تعداد میں میزان چوک پر جمع ہوگئے جو جلسے کی صورت اختیار کر گیا۔ اس اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا انوار الحق حقانی خطیب مرکزی جامع مسجد نے کہا کہ آج ہمارے لئے خوشی کا مقام ہے کہ قادیانیت کے کفریہ عقائد سے ہر مسلمان واقف ہو چکا ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ قادیانی اپنی شاطرانہ چال سے عوام کے سامنے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے کافی پروپیگنڈا کرتے تھے ہمارے اکابرین نے عالمی سطح پر قادیانیت کا کفر واضح کرکے انہیں خارج از اسلام قرار دیا۔ اور حکومت پاکستان نے ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں کو روکنے کے لئے مستقل قانون نافذ کیا۔ لیکن قادیانیوں نے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے توہین کلمہ کی مہم کا آغاز کیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں نے جس کا ہر وقت نوٹس لیتے ہوئے قادیانی افراد کو قانون کے حوالے کیا۔ سٹی مجسٹریٹ کی عدالت سے ان افراد کو سزائیں ہوئیں سیشن کورٹ سے ان کی اپیل خارج ہوئی۔ پھر قادیانیوں کی طرف سے ہائی کورٹ کی عدالت میں اپیل کی گئی آج ہائی کورٹ نے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے قادیانیوں کو مستوجب سزا قرار دیا۔ مولانا حقانی نے کہا کہ آج کے دن کی اہمیت کے پیش نظر ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ میزان چوک کا نام۔ ختم نبوت چوک رکھا جائے۔ عوام نے پرجوش...

... مولانا نذیر احمد نے کہا کہ قادیانی اسلام اور ملک کے دشمن ہیں جو لہٰذا مسلمانوں کا یہ فرض بنتا ہے کہ قادیانیوں کا ہر معاملہ میں مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ اس لئے آج کے بعد کوئی مسلمان قادیانیوں سے لین دین نہ رکھے۔ مجلس کے مبلغ مولانا نذیر احمد تونسوی نے کہا کہ اس موقع پر یہ وضاحت کرنا ضروری ہے کہ قادیانی کلمہ طیبہ کے دوسرے جزو۔ محمد رسول اللہ میں محمد سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی کو لیتے ہیں۔ یہ بات ہماری طرف سے نہیں ہے بلکہ قادیانی کتب اس بات کی گواہ ہیں اس پر انہوں نے قادیانی کتب کے چند حوالے پیش کرکے یہ بات ثابت کی۔ انہوں نے کہا کہ اسلام ایک سچے نبی کے جھوٹے نام لیواؤں کو بطور ذمی کے برداشت کرتا ہے۔ لیکن کسی جھوٹے مدعی نبوت کے جھوٹے پیروکاروں کو ہرگز برداشت نہیں کرتا نصر اللہ کاکڑ نے کہا کہ تمام مسلمانوں کو باہم مل کر اتفاق و اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہوئے قادیانیت کی تخریبی سرگرمیوں کا موثر نوٹس لینا چاہیے۔ جمعیت طلباء اسلام حلقہ پشتون آباد کے صدر محمد اسلم قاسم نے کہا کہ ہمارے ساتھی ختم نبوت کی حفاظت کیلئے اپنی جانوں کا نذرانہ تک پیش کرنے کو تیار ہیں۔ جب بھی ہمارے اکابرین فتنہ قادیانیت کے سدباب کے لئے کوئی فیصلہ کریں گے تو ہمارے نوجوان ساتھی ہر قسم کی قربانی پیش کریں گے۔ اس اجتماع سے آخر میں مولانا عبداللہ جان نے خطاب کیا انہوں نے کہا کہ اسلام دشمن طاقتوں کے خاتمے تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی مولانا عبداللہ جان کی دعا کے بعد مجلس کے رہنماؤں کی ہدایت پر عوام پرامن طریقے سے منتشر ہو گئے جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض حافظ محمد انور خان مندخیل نے ادا کئے۔

قادیانیوں کے خلاف توہین رسالت کا مقدمہ

منڈی بہاؤالدین (نامہ نگار) شبیہ ادبی پولیس نے توہین رسالت کا ایک اور مقدمہ خلیل احمد قادیانی کے خلاف زیر دفعہ 295 سی درج کر لیا ہے یہ مقدمہ خلیل احمد کی جانب سے ربوہ سے شائع ہونے والے رسالہ انصار اللہ میں حضور پر لکھی گئی اہانت آمیز تحریر کی تشہیر کرنے پر درج کیا گیا ہے قبل ازیں مختار احمد علی احمد اور عبدالرحمن قادیانی توہین رسالت کے مقدمات زیر سماعت ہیں۔

بلوچستان ہائی کورٹ کے فیصلے سے پورے بلوچستان میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا نذیر احمد نے کہا ہے کہ بلوچستان ہائی کورٹ کے فیصلے سے پورے بلوچستان کے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی وہ آج دفتر ختم نبوت کوئٹہ میں کارکنوں سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے کیس کی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ بلوچستان ہائی کورٹ کے جج جناب امیر الملک مینگل نے اس کیس کا فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں نے کلمہ طیبہ کا بیج لگا کر جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ جو قانون کی خلاف ورزی ہے لہٰذا قادیانیوں کی سزا کو بحال رکھا جاتا ہے فیصلہ سنتے ہی مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی مسلمانوں کے نمائندوں نے جب عدالت سے باہر آ کر عوام کو فیصلے سے آگاہ کیا تو عوام نے پرزور نعروں سے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا۔ اسلام زندہ باد، ختم نبوت زندہ باد سید عطاء اللہ شاہ بخاری زندہ باد، مفتی محمود زندہ باد، اعجاز یوسف ایڈووکیٹ زندہ باد، ظاہر مقیم انصاری زندہ باد اور دیگر مسلمان وکلاء زندہ باد کے نعرے لگاتے رہے ہائی کورٹ سے جلوس کی شکل میں مسلمان نعرے لگاتے ہوئے میزان چوک

ختم نبوت زندہ باد
مطب صدیقی
ھو الشافی
تشخیص فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

کی طرف روانہ ہو گئے۔ عوام کی شرکت سے یہ جلوس بڑھتا رہا جب یہ جلوس شارع اقبال سے گزر رہا تھا تو عوام کے جذبات کا منظر قابل دید تھا۔ سینکڑوں کی تعداد میں عوام روڈ کے دونوں طرف کھڑے ہو کر ہاتھ ہلا کر اس فیصلے کا خیر مقدم کرنے کے ساتھ ساتھ مبارکباد پیش کر رہے تھے۔ جب یہ جلوس مینار چوک پر آیا تو ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع ہو چکے تھے اور ایک دوسرے سے کیس کی تفصیلات پوچھنے میں مصروف تھے مجلس کے رہنماؤں نے ہنگامی حالت میں لاؤڈ اسپیکر کا انتظام کر کے مسلمانوں کے اجتماع کو اس تاریخی فیصلے کا پس منظر بتانے کا بروقت فیصلہ کیا۔

قادیانیوں کو جلسہ کی اجازت نہ دینے کا خیر مقدم

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ربوہ میں قادیانیوں کے سالانہ جلسہ ۲۶ تا ۲۸ دسمبر کی اجازت نہ دینے پر حکومت کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت ربوہ میں قادیانیوں کی عبادت گاہوں اور گھروں، دکانوں اور دفاتر پر کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی کے بورڈ لکھ کر آویزاں کر کے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے پر تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ سی کے تحت تھانہ ربوہ میں مقدمات درج کئے جائیں اور قادیانی عبادت گاہوں سے نام ہٹائے جائیں انہوں نے کہا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت قادیانی مذہب کی ہر قسم کی تبلیغ و تشہیر پر پابندی ہے جبکہ مرزا کا سالانہ جلسہ ۱۹۸۴ء سے پہلے صرف سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور حکومت پاکستان کے خلاف سازشیں کرنے کے لئے منعقد کیا جاتا تھا۔ جس پر آرڈیننس کے اجراء کے بعد پابندی لگائی جا چکی ہے مقام افسوس ہے کہ قادیانی جماعت ربوہ مرزائیوں کی طفل تسلیاں دینے کے لئے جلسہ کے انعقاد کا اعلان غیر قانونی طور پر کر دیتی ہے جس پر قادیانیوں کے سرکردہ لوگوں کے خلاف مقدمہ چلایا جائے۔

مردان میں مشہور قادیانی خاندان کا قبول اسلام

مولانا نور الحق نور اطلاع دیتے ہیں کہ مردان کی مشہور قادیانی قاضی فیملی جس کے آنجہانی قاضی یوسف مرزا غلام کذاب کے نام نہاد صحابی اور جماعت مرزائیہ کے جہنم رسید ہونے تک سربراہ تھے اللہ تعالیٰ نے جوانان مردان کی سعی اور کوششوں سے اس فیملی کے ذمہ دار افراد کو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن اطہر ومقدس سے وابستہ کرنے کے راستے کھول دیئے ہیں قبل ازیں اس خاندان کی مشہور لیڈی ڈاکٹر محترمہ اقبال صاحبہ سیدو شریف سوات کی عدالت میں مع اہل وعیال کے حلقہ بگوش اسلام ہو کر مرزائیت کے کفر ہونے کا برملا اعلان کر چکی ہیں جس کے باعث ربوہ کے ایوانوں میں زلزلہ آ گیا اور مردان ربوہ سے متعدد ٹیلی فون کالوں کے ذریعے مردان کے مرزائی سربراہ آدم خان سے باز پرس کی گئی مگر الحمد للہ جمعہ کے روز قاضی فیملی کے ایک مشہور خاندان قاضی نثار احمد اور اس کے اہل وعیال نے جناب حسین احمد صاحب مہتمم مدرسہ تحفیظ القرآن پار ہوتی کے دست مبارک پر اسلام قبول کرنے کا اعلان کر کے مرزائیت کی بیخ کنی کے اسباب پیدا کر دیئے ہیں قاضی نثار احمد نے جمعہ کے اجتماع میں قادیانیت سے تائب ہونے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ میں مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کو کافر اور مرتد سمجھتا ہوں اس موقع پر مدرسہ میں طلباء کے علاوہ علمائے کرام اور علاوہ ازیں مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد موجود تھی۔ اور فضا اللہ اکبر ختم نبوت زندہ باد مرزائیت مردہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ قاضی نثار احمد کے حقیقی بڑے بھائی ریٹائرڈ میجر اکبر مرزائی نے گذشتہ دنوں مردان کے ختم نبوت کے ساتھیوں پر فائر کھول دیا تھا اور مرزائیت کی تبلیغ بھی کرتے ہوئے گرفتار ہو چکا تھا۔ مرزائی اکبر خان کے خلاف اب بھی مقدمات عدالت میں زیر سماعت ہیں اور آج اسی مرزائی کا حقیقی بھائی اور اس کے اہل وعیال مسلمانوں کی صف میں شامل ہو کر اس کے مقابل آ گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے چاہا تو قاضی فیملی کے افراد قاضی نثار احمد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مرزائیت پر تین حرف بھیجکر حلقہ بگوش اسلام ہوں گے۔

قادیانیوں کی جانب سے مسلمانوں کے جذبات مجروح کرنے کے اقدامات روکیں

ضلعی انتظامیہ کو ہدایت

گوجرانوالہ (نمائندہ جنگ) وفاقی مذہبی امور نے ایک مراسلے کے ذریعے تمام اضلاع کے حکام کو ہدایت کی ہے کہ وہ قادیانیوں کی جانب سے ایسے اقدامات کو روکیں جن سے مسلمانوں کے جذبات مجروح نہ ہوں اور امن وامان کی صورت حال خراب نہ ہو۔ وفاقی حکومت کو مسلسل ایسی شکایات موصول ہو رہی تھیں

نوشہرہ صدر میں
ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل
ملنے کا پتہ
سراج نعمانی نوری مسجد آر اے بازار نوشہرہ کینٹ
گھر گھر، دکان دکان پہنچانے کا معقول انتظام ہے

کہ قادیانی اپنے مردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرتے ہیں چنانچہ یہ اقدام اٹھانے کا فیصلہ کیا گیا۔

محکمہ ٹیلی فون ایبٹ آباد کی قادیانیت نوازی

ایبٹ آباد (نمائندہ ختم نبوت) محکمہ ٹیلی فون ایبٹ آباد نے شہر سے ایک میل موضع شیخ البانڈی میں تین قادیانی گھرانوں کے لئے ترجیحی بنیادوں پر ٹیلی فون کی کیبل بچھا کر ان تین گھرانوں کو کنکشن دیئے جبکہ وہاں کنکشن بکس کے قریب واقع متعدد درخواستیں برائے کنکشن ان قادیانیوں سے پہلے کی جمع شدہ ہیں۔ اہلیان موضع شیخ البانڈی محکمہ ٹیلی فون کی اس قادیانیت نوازی پر سخت احتجاج کرتے ہوئے ارباب اختیار سے کارروائی اور تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہیں کہ مذکورہ تین قادیانیوں کو ترجیحی بنیادوں پر کیوں کنکشن دیئے گئے

امریکہ میں قادیانیت کی تباہی ـــــ مرزا طاہر کا اعتراف

امریکہ سے آمدہ ایک اطلاع کے مطابق امریکہ میں قادیانی گروہ زبردست فتنے کا شکار ہے۔ اول تو وہاں بسنے والے قادیانیوں کو ان کے جماعتی نظام سے کوئی دلچسپی نہیں اکثر قادیانی چندہ دیتے دیتے تنگ آچکے ہیں ان لوگوں سے چندہ وصول کرنے کے لئے ربوہ سے جو مبلغین بھیجے جاتے ہیں اور مرکز سے جو ہدایات جاتی ہیں ان ہدایات کو ماننے سے وہاں کے قادیانیوں نے انکار کر دیا ہے۔ اطلاع میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بعض قادیانی گھرانے اپنے آپ کو قادیانی یا احمدی کہلانا بھی پسند نہیں کرتے قادیانیوں میں سوائے چند ایک کے کسی کو اپنے "تبلیغی" کاموں میں دلچسپی نظر نہیں آتی۔ کینیڈا میں بھی اب یہی رجحان بنتا جا رہا ہے۔ بہت سے قادیانیوں میں اختلافات نمایاں نظر آتے ہیں اب بات یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ خود قادیانی سربراہ مرزا طاہر کی ہدایات پر بھی عمل نہیں کیا جاتا۔ گزشتہ دنوں قادیانی سربراہ مرزا طاہر نے جو امریکہ کینیڈا کا دورہ کیا تھا اس میں یہی مقصد کار فرما تھا کہ قادیانیوں میں پیدا ہونے والے اختلافات ختم کرانے کی کوشش کی جائے اور جو جماعتی نظام سے کٹ گئے ہیں ان کو دوبارہ جوڑا جائے۔ ہماری اس اطلاع کی تائید مرزا طاہر کے ان بیانات سے بھی ہوتی ہے جو انہوں نے کینیڈا امریکہ و برطانیہ میں جمعہ کے اجتماعات میں دیئے۔ مرزا طاہر نے اپنے خطبات میں کینیڈا کے قادیانیوں کے متعلق شکایت کرتے ہوئے کہا کہ یہاں کی زمین سخت ہے اور جو بیج ڈالا جاتا ہے وہ کم اُگتے ہیں اور یہ بھی کہا کہ جب میں دعوت کے لئے بلاتا ہوں تو خاموشی دکھائی دیتی ہے۔ انہوں نے ایک دوسرے خطبے میں یہ تسلیم کیا کہ امریکہ میں کئی بعض جماعتوں میں فتنے پیدا ہو گئے ہیں اور مرزا طاہر اور ان کے درمیان حائل ہونے والے لوگوں کو قادیانیوں نے ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ اور یہ بھی تسلیم کیا ہے کہ امریکہ کے قادیانیوں میں شیرازے بکھیرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں، سازشیں بھی ہو رہی ہے۔ اور یہاں تک کہہ دیا کہ امام جماعت کی ہدایات پر عمل نہ کرنے کا باغیانہ رویہ اختیار کیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ مرزا طاہر نے ہاتھ جوڑ کر قادیانیوں سے درخواست کی تھی کہ "وہ خدا کی خاطر ایک ہو جائیں"۔ ہماری اطلاع کے مطابق اب کینیڈا و امریکہ میں بھی قادیانیوں کے لئے بنگلہ دیش جیسے حالات پیدا ہو جائیں گے اور وہ قادیانیت کو چھوڑ کر مسلمان بننے میں عافیت سمجھیں گے کم از کم مسلمان ہونے کے بعد ان قادیانیوں پر جو روہ پابندیاں نہیں ہوں گی تو وہ چندے کی بھرمار سے بچ جائیں گے۔

منچن آباد میں

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

منچن آباد (...) گذشتہ روز یہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس منعقد ہوئی جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین و مبلغین نے شرکت کی۔ جلسے سے مولانا لیاقت علی بہاولنگر، جناب خالد محمود وڈیو ویڈیو کیسٹ منچن آباد۔ جناب مولانا قاری عبدالغفور بہاولنگر حضرت مولانا قطب الدین بہاولنگر نے خطاب کئے اس کے بعد مرکزی مبلغ حضرت مولانا محمد احمد صاحب نے فرمایا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کا مروجہ سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ بعد ازاں۔ شاہین ختم نبوت فاتح ربوہ خطیب اسلام حضرت مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم نے خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ اللہ رب العزت نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل جتنے نبی بھیجے ان کے لئے جگہ اور علاقہ کی حد مقرر کی جب اللہ پاک نے حضور سرور کائنات کو مبعوث فرمایا تو اللہ پاک نے تمام تر پابندیوں اور حد بندیوں کو ختم کر دیا اور فرمایا اے محمد عربی جہاں جہاں تک میری خدائی ہے وہاں وہاں تک تیری مصطفائی نہ میری خدائی کی کوئی انتہا ہے نہ تیری مصطفائی کی کوئی انتہا ہے۔ نہ خدا کی خدائی میں کوئی شریک نہ محمد کی مصطفائی میں کوئی شریک نہیں۔ واحد مسئلہ ختم نبوت ایسا مسئلہ ہے جس کے بارے میں اللہ نے قرآن پاک میں ۱۰۰ آیات کریمہ نازل فرمائی ہیں۔ اس مسئلہ کی عظمت کا ان باتوں سے اندازہ لگائیں کہ اس کو سمجھانے کے لئے حضور نے ۲۰۰ سے زائد مرتبہ بیان فرمائیں۔ مرزائیت کسی مذہب یا عقیدہ کا نام نہیں۔ مرزائیت حضور سرور کائنات کے دین سے بغاوت کا دوسرا نام ہے۔ ایک وقت تھا کہ ملک عزیز پاکستان میں مرزائیوں کو کافر کہنا جرم تھا۔ علماء کی کوششوں سے آج کوئی قادیانی مائی کا لال اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتا۔ اور دنیا کے چھ براعظموں میں کوئی براعظم ایسا نہیں جس میں ختم نبوت کا کام نہ ہو رہا ہو دنیا کے ستر ممالک میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے باقاعدہ دفاتر موجود ہیں۔ آخر میں مجلس کے بزرگ راہنما قاضی اللہ یار خان نے خطاب کیا اور قادیانیوں کی مصنوعات خصوصاً شیزان سے بائیکاٹ کا عہد لیا لوگوں نے ہاتھ کھڑے کر کے وعدہ دیا کہ وہ آئندہ کسی قادیانی سے کاروبار ہرگز نہ ہی شیزان شربت میں آنے دی جائے گی۔ جلسہ کی اختتامی دعا مولانا معین الدین لکھوی نے کرائی۔

گستاخ رسول اکرم عربی کو پھانسی دیجائے

منظور احمد الحسینی

کراچی: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی ڈویژن کے ناظم نشریات مولانا منظور احمد الحسینی نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ گستاخ رسول بدباطن شخص اکرم عربی جس نے لاہور شہر میں ارتداد کا بازار گرم کر رکھا ہے کو سرعام پھانسی کی سزا دی جائے اس کے ادارے پر پابندی عائد کی جائے اور اس کے تمام لٹریچر کو نذر آتش کیا جائے۔

بقیہ:۔ آپ کے مسائل

ج:۔ اگر کوئی وضو کرانے والا نہ ہو تو کوئی تیمم ہی کرا دیا کرے۔ نماز نہ چھوڑیں۔

س:۔ اگر تیمم کرانا ہو تو کیا تیمم کرانے والے کا خود باوضو ہونا ضروری ہے، اگر وہ خود تیمم کرنا چاہیں تو کیا صورت ہے

کیونکہ وہ صرف چہرے اور بازوؤں پر ہاتھ پھیر سکتے ہیں؟

ج:۔ تیمم کرانے والے کا باوضو ہونا ضروری نہیں، اگر وہ خود تیمم کر لیا کریں اور دائیں ہاتھ کا تیمم کوئی دوسرا کرا دیا کرے تو بہتر ہے۔

س:۔ چھوٹا پیشاب کرتے ہوئے عموماً چند قطرے ان کے کپڑوں پر لگ جاتے ہیں، اسی طرح پاخانہ کرتے ہوئے بھی احتیاط ممکن نہیں اور ہر نماز کے لئے کپڑے بدلنا ممکن نہیں۔ اس کے بارے میں کیا حکم ہے، کیا ان کی نماز ناپاک کپڑوں میں ہو جائے گی۔

ج:۔ ہر نماز کے لئے ممکن نہ ہو تو گاہے گاہے ان کے کپڑے بدلتے رہیں۔

س:۔ بستر پر بیٹھ کر نماز پڑھتے ہیں وہ ناپاک ہوتا ہے اور اوپر کی چادر پاک ہوتی ہے، لیکن بعض اوقات پیشاب کرتے ہوئے اس کے اوپر بھی چند قطرے گر جاتے ہیں ان کے لئے جگہ کے پاک ہونے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج:۔ چادر کے جس حصے پر وہ نماز پڑھ رہے ہوں اگر پاک ہو تو صحیح ہے۔

س:۔ نماز وہ بیٹھ کر اشاروں سے پڑھتے ہیں اور فالج کی وجہ سے دماغ بھی متاثر ہے، اس لئے نماز میں اکثر بھول جاتے ہیں، یعنی انہیں یاد نہیں رہتا کہ کتنی رکعت پڑھ چکا ہوں یا اب رکوع کے بعد کیا کرنا ہے، سجدے کے بعد ہاتھ باندھنے ہیں یا التحیات پڑھنی ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس صورت میں ان کے پاس بیٹھ جاتا ہوں اور وہ بلند آواز سے نماز پڑھتے ہیں، التحیات، تشہد، درود اور دعا بھی۔ اور جہاں بھولتے ہیں میں انہیں بتا دیتا ہوں، اگر یہ طریقہ ٹھیک ہے تو کیا میرا وضو ہونا بھی ضروری ہے یا نہیں؟

ج:۔ یہ طریقہ ٹھیک ہے، آپ کا وضو ہونا ضروری نہیں۔

س:۔ اس کے علاوہ کیا وہ سنتیں بھی پڑھیں گے؟

ج:۔ صرف فرض ہی پڑھ لیا کریں۔

بقیہ:۔ عدالت کا سفر

کی بدولت وہ حق مجھے مل چکا ہے۔ تو میں اس بے ادبی کی آپ سے معافی چاہتا ہوں اور نہایت خوشی کے ساتھ اپنے سارے مکان کو خدا کی راہ میں وقف کرتا ہوں۔ آپ کو اختیار دیتا ہوں کہ اسے گرا کر مسجد نبوی میں شامل فرمالیں تاکہ تنگی کی وجہ سے نمازیوں کو جو تکلیف ہوتی ہے وہ ایک حد تک دور ہو جائے۔ اور اللہ تعالیٰ میری اس قربانی کو قبول فرمائے

(سیرۃ العباسؓ)

بقیہ:۔ شاہ جیؒ

سے مدد کی طلبگار ہو۔ وہ خدا اپنا وجود اپنے مخالفوں اور دشمنوں سے خود ہی منوا لیتا ہے۔ ابرہہ نے خداوند قدوس کے گھر بیت اللہ شریف کو منہدم کرنے کا فیصلہ کیا اور ہاتھیوں کی بھاری فوج لے کر میدان کارزار میں کود پڑا تھا۔ کیوں بھائی اس خطرناک حملہ کا مقابلہ کرنے کیلئے مکہ معظمہ کے لوگوں نے کیا تیاریاں کی تھی جانتے ہو جبر خدا کے گھر کی طرف بری نیت سے نگاہ ڈالنے والوں کا کیا حشر ہوا۔ ابابیل پرندوں کی معرفت کنکریاں مار مار کر اُن کا بھرکس نکال دیا آج جب ان منکرین خدا تعالیٰ کا دماغ درست کرنے کیلئے جرمن فوج میدان میں کود پڑی ہے تو ان بدبختوں کو خدا تعالیٰ کی یاد آ گئی۔ کیوں بھائی روس کو الٹ پڑھا جائے تو کیا بنتا ہے۔۔۔ سامعین۔۔۔۔ سوور بن جاتا ہے۔ شاہ صاحب نے کہا روسیو! سن لو تم خود بگڑ جاؤ گے مگر اللہ واحد کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔

صدیوں سے فلسفہ کی چناں اور چنیں رہی
لیکن خدا کی بات جہاں تھی وہیں رہی۔

شاہ جی کی تقریر صبح فجر کی اذان تک جاری رہی اور دعا کے بعد تقریر ختم ہو گئی:۔

بقیہ:۔ خواتین اسلام

حیثیت سے انہوں نے رسول کریمؐ کے ساتھ وقت گزارا۔ منافقین نے ان پر الزام تراشی کی تو ان کی عزت و عفت طہارت و پاکیزگی کی شہادت اللہ تعالیٰ نے خود دی۔ ان کی عظمت شان اور پاکدامنی کا اظہار حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خصوصی رنگ میں اس طرح فرمایا کہ ان کی مبارک اوڑھنی کا پرچم جنگ بدر، خیبر اور فتح مکہ میں نمایاں کیا گیا۔ اسی پرچم کے تلے صحابہ کرام کے دوش بدوش فرشتوں نے بھی حصہ لیا۔ رسول کریمؐ سے ایک مرتبہ پوچھا گیا یارسول اللہ آپ کو سب سے زیادہ محبت کس سے ہے تو فرمایا عائشہؓ سے۔ پوچھا گیا: مردوں میں سے؟ تو فرمایا: عائشہ کے باپ سے۔

انہی اور ان جیسی پاکیزہ سیرت ہستیوں کا اثر ہے کہ اسلام نے بالتخصیص ماؤں کے پاؤں تلے جنت فرما کر عورت کی قدر و منزلت کو بلند و بالا کر دیا۔

اب یہ ہمارے افعال و اعمال پر منحصر ہے کہ ان معزز و مؤقر ترین ہستیوں کے دامن عظمت سے وابستگی اختیار کرکے اور ان کے نقش قدم پر چل کر رفعت حاصل کریں یا ان کے اطوار سے انحراف کر کے قعر مذلت میں جاگریں۔

اے ہماری بلند مرتبت رہنما خواتین! ہم آپ کی عظمت پر سلام نیاز پیش کرتی ہیں۔

بقیہ:۔ متولیان مساجد

تو اول ان کو سمجھائیں اور پھر بھی ضد پر رہیں تو کچھ پرواہ نہ کریں۔ اس لئے کہ چند متبع سنت و شریعت نمازیوں کا ہونا غلط روی کی بھیڑ سے بہتر ہے۔ اگر کوئی امام آپ کے زیر اہتمام خلاف شرع اور بے ثبوت بدعات و رسم و رواج کی اشاعت کرے گا۔ تو ایسے فاسد امام کو فوراً برطرف کر دیں اور اس کی خوشامد و تملق کا بالکل لحاظ نہ کریں۔ بعض متولی یہ چاہتے ہیں کہ جو عیوب اور غلطیاں خود ان میں ہیں امام اُن پر وعظ و نصیحت نہ کرے۔ ایسا کرنا سخت در سخت گناہ ہے۔ اور ویصدون عن سبیل اللہ نیز ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیھا اسمہ کی تحت وعید میں داخل ہے۔ عبادات و مواعظ اور اس کے دینی کاموں میں ہرگز دخل نہ دیں۔ شرعاً متولیوں کو ان میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں۔ ان کا کام صرف مسجد کا انتظام وغیرہ ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا۔ اگر آپ نے ان مندرجہ بالا ہدایات کا پوری دینداری کے ساتھ لحاظ رکھا تو قوی امید ہے کہ آپ ایک بہترین نیک نام متولی ثابت ہوں گے اور آخرت میں اس بار عظیم سے جو آپ نے اپنی گردن پر لے رکھا ہے۔ سبکدوش ہو سکیں گے۔

ایک سلسلہ وار مضمون

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات یا پیش گوئیاں

مولانا احمد سعید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

غزوات سے متعلق پیش گوئیاں

مسلم نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں ان مرنے والے کفار کی جو اس جنگ میں مارے گئے مرنے کی جگہ ہم کو بتادی تھی اور یہ فرمایا تھا کہ فلاں مشرک یہاں مارا جائے گا انشاء اللہ اور فلاں انشاء اللہ یہاں قتل ہوگا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین حق دے کر بھیجا ہے، بدر کے دن اسی طرح اور ہر مرنے والے کی جگہ حضورؐ نے جو بتائی تھی وہ اسی جگہ قتل ہوا، اور اس جگہ سے سر مو تجاوز نہیں کرسکا۔

بیہقیؒ نے عروہؓ اور سعید بن المسیبؒ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی ابن خلف سے فرمایا تھا کہ تو میرے ہاتھ سے قتل ہوگا اور تجھ کو میں قتل کروں گا، چنانچہ ابی ابن خلف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے زخمی ہوا اور اسی زخم میں مرگیا، ابی ابن خلف ایک مشہور اور سخت متعصب دشمن تھا، جب کبھی مکہ میں حضورؐ کو دیکھ لیتا تو کہتا، اے محمدؐ میں نے تمہارے لئے ایک گھوڑا پال رکھا ہے اس پر سوار ہو کر تم کو قتل کروں گا، آپؐ اس کے جواب میں فرماتے "انشاء اللہ تو ہی میرے ہاتھ سے قتل ہوگا"

چنانچہ جنگ احد میں وہ کم بخت گھوڑے پر سوار ہو کر نکلا اور کہتا تھا محمدؐ کہاں ہے؟ اس کو میرے مقابلہ میں بھیجو، جاں نثار انِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس بدبخت کو روکنا چاہتے تھے مگر وہ نیمہ کی طرف بڑھتا چلا آتا تھا، آپؐ نے فرمایا۔ اس کو آنے دو، جب وہ قریب آیا تو آپؐ نے اس کے گلے کے قریب ایک نیزہ مارا، چونکہ وہ جگہ زرہ سے خالی تھی اور تمام مقامات پر لوہے کی زرہ تھی۔ وہ تھوڑا سا حصہ نظر آتا تھا۔ اگرچہ نیزہ معمولی قوت سے مارا اور اس سے اس کے گلے پر معمولی سی خراش آئی مگر وہ ہیبت محمدیؐ سے گھوڑے پر سے گر پڑا اور اٹھ کر بھاگا، اور قریش کے لشکر میں جا گھسا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ گھبرانے کی کیا بات ہے۔ خراش بہت معمولی ہے خون بھی نہیں نکلا، مگر اس نے کہا کہ یہ محمدؐ کے ہاتھ کی خراش ہے، میں اس سے جانبر نہیں ہوسکوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا، واپسی میں یہ میدان رابغ میں پہنچ کر مرگیا۔

ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ تھوڑی رات گئے میں اس میدان سے گذرا تو میں ایک جگہ آگ روشن دیکھ کر رک گیا تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص زنجیروں سے بندھا ہوا ہے اور اس کو عذاب دیا جارہا ہے وہ اس آگ سے نکل کر بھاگنا چاہتا ہے اور چلاتا ہے کہ میں پیاسا ہوں۔ کوئی دوسرا شخص کہتا ہے کہ اس کو پانی نہ دینا۔ یہ ابی ابن خلف ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے قتل کیا گیا ہے۔

سلیمان بن صُردؓ سے بخاریؒ نے روایت کیا ہے کہ جب غزوۂ خندق سے اعداء کا لشکر بھاگ گیا اور مدینہ منورہ کا محاصرہ ہٹ گیا، اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب وہ دشمن ہم پر چڑھائی نہ کرسکے گا اور ہم ان پر لشکر کشی کریں گے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ غزوۂ احزاب کے بعد کفار مکہ مدینہ منورہ پر حملہ آور نہیں ہوسکے بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ پر لشکر کشی فرمائی اور مکہ معظمہ پر فتح پائی۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسلم نے روایت کی ہے کہ غزوہ خندق کے دور میں جہاں اور لوگ خندق کھودنے میں مشغول تھے، وہاں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی خندق کھود رہے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان خندق کھودنے والوں کے پاس سے گذرے تو حضرت عمارؓ کے سر پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اے سمیہ کے بیٹے تجھے باغیوں کا ایک گروہ قتل کرے گا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت عمارؓ جنگ صفین میں جو کہ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے درمیان ہوئی تھی، حضرت معاویہؓ کی فوج کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔

حضرت عمارؓ اس جنگ میں حضرت علیؓ کے طرف داروں میں سے تھے۔ عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کا نام سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا اور وہ شہداء اسلام میں پہلی خاتون ہیں جو اسلام کے نام پر شہید کی گئیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے بخاری میں روایت ہے کہ ہم غزوۂ حنین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ ہمارے ہمراہیوں میں ایک شخص جو اسلام کا مدعی تھا اور جس کا نام قزمان تھا آپؐ نے اس قزمان کے متعلق کہا کہ یہ دوزخی ہے۔

چنانچہ وہ شخص جنگ میں شریک ہوا اور کفار سے اس نے خوب مقابلہ کیا یہاں تک کہ وہ زخمی بھی ہوگیا ہے۔ ایک شخص نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا، یا رسول اللہ جس کو آپؐ نے دوزخی فرمایا تھا وہ تو خوب جنگ کر رہا ہے اور وہ زخمی بھی ہوگیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ "بلاشبہ وہ دوزخی ہے۔"

تھوڑی دیر کے بعد معلوم ہوا کہ وہ شخص زخموں کی تاب نہ لاسکا اور اس نے اپنے ترکش سے تیر نکال کر خودکشی کرلی، اس بات پر چند مسلمان دوڑتے ہوئے آئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؐ کی بات صحیح ثابت ہوئی اور اس شخص نے خودکشی کی۔ آپؐ نے یہ واقعہ سن کر فرمایا۔ اللہ اکبر اشھد انی عبد اللہ ورسولہ۔ "میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔"

کہتے ہیں کہ قزمان منافق تھا، بہرحال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پیشین گوئی فرمائی تھی وہ پوری ہوئی۔

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

صلی اللہ علیہ وسلم

مسلم غازی

رہبرِ عالم قبلۂ ایماں صلی اللہ علیہ وسلم
خُلقِ مجسّم، حاملِ قرآں، صلی اللہ علیہ وسلم

معدنِ حکمت، مصدرِ اُلفت، باعثِ خلقت، نورِ ہدایت
چاند سے بڑھ کر روئے درخشاں صلی اللہ علیہ وسلم

روحِ شرافت، بحرِ سخاوت، دل کی مسرت، جانِ مُروّت
زخم کا مرہم درد کا درماں، صلی اللہ علیہ وسلم!

کون و مکاں کے مصلحِ اعظم، دونوں جہاں کے مونس و ہمدم
پیکرِ رحمت حاصلِ ایماں صلی اللہ علیہ وسلم

روحِ منزہ، نفسِ مطہر، سب پہ مقدم سب سے مؤخر
ہادیٔ اکمل، صاحبِ قرآں صلی اللہ علیہ وسلم

شاہِ مدینہ سیدِ عالم نورِ سراپا، حسنِ مجسّم!!
فیض کا دریا چشمۂ عرفاں صلی اللہ علیہ وسلم

تیرا پسینہ عطر سے بڑھ کر تیری زلفیں مشک بداماں
تجھ سے معطر حق کا گلستاں صلی اللہ علیہ وسلم

ہادیٔ دین و دنیا تم ہو دونوں جہاں کے آقا تم ہو
رحمتِ عالم سرورِ دوراں صلی اللہ علیہ وسلم

خاطی و عاصی گو کہ ہے بے حد چشمِ کرم ہو شافعِ محشر
غازی بھی ہے تیرا ثنا خواں صلی اللہ علیہ وسلم